زبان کی آفتیں
محمد عون المصطفیٰ قادری
پروگریسو بکس

زبان کی آفتیں

محمد عون المصطفیٰ قادری

پروگریسو بکس لاہور
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

زبان کی آفتیں

محمد عون المصطفیٰ قادری

بار اول .... مئی 2016
پرنٹرز .... آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق .... النافع گرافکس
تعداد .... -/600
ناشر .... چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول
قیمت .... =/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-6836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہارس الموضوعات

تقریظ جلیل ......❁

استاذ العلماء جگر گوشہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ

مفتی ڈاکٹر محمد عارف نعیمی

مہتمم جامعہ نعیمیہ للبنات چائنہ سکیم

''اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔'' یہ جملہ اپنے معنی میں بے انتہا وسعت رکھتا ہے۔ علماء کرام نے اس وسعت کو چند بنیادی شعبہ جات میں تقسیم کیا ہے۔

اسلام ان میں سے اخلاقیات کے علاوہ باقی تمام شعبہ جات جو تبشیر وانذار کے سائے میں رکھ کر عمل درآمد کرواتا ہے۔ جبکہ اخلاقیات ایک ایسا شعبہ ہے کہ جس کو صرف اور صرف ترغیب وتحریص کے تحت ہی ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس کو اگر انذار وتوبیخ کے تحت کیا جائے تو اپنی افادیت کھو بیٹھتا ہے۔ اور کسی بھی کام کی تحریص وترغیب اس کی مافیہا اور ماعلیہا کی روشنی میں ہی ہوسکتی ہے۔

جہاں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اوامر ونواہی کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کا حکم دیا ہے وہاں انہیں ایک نظام اخلاق بھی عطا فرمایا ہے جس کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگنا از بس ضروری ہے۔ لیکن جب مخاطب کو اس رنگ میں رنگنے کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ اس کے تعارف سے دوری کی وجہ سے عمل پیرا نہیں ہو پاتا۔ ایسے میں ضروری تھا کہ اس کو اخلاقیات کے اسرار ورموز کے ساتھ ساتھ اس پر چلنے کا طریقہ کار بھی بتایا جائے۔

اپنی جگہ پر اخلاقیات بھی ایک وسیع موضوع ہے جس کو اخلاق حسنہ اور اخلاق رزیلہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اخلاق حسنہ میں حفاظت زبان بڑی اہمیت کی حامل ہے، جیسا

کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ" (ق، آیت:۱۸)

کوئی بات جو زبان سے نکالی جائے تو اس کے پاس ایک محافظ تیار بیٹھا ہوتا ہے۔ (جو اس کو لکھ لیتا ہے)

حفاظت زبان کے سلسلے میں بعض اوقات لاشعوری کوتاہی بھی بڑی بڑی آفات کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ بہت سے برے اعمال جنہیں اسلام نے قابل عقوبت گناہ قرار دیا ہے، ایسے ہیں جن کا ارتکاب زبان ہی سے کیا جاتا ہے۔ زبان کی حفاظت کر کے انسان ان تمام گناہوں سے بچ جاتا ہے، جن کیلئے زبان آلہ کار بنتی ہے، لہذا زبان کی حفاظت اپنی افادیت میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔

اس کتاب میں حفاظتِ زبان کے اہم نکات پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ برخوردار محمد عرفان صاحب یہی مطمح نظر رکھ کر اپنی کوشش کے ساتھ میدان میں وارد ہوئے ہیں اور بہت احسن طریقے سے اپنے مقصد میں کامیاب بھی نظر آتے ہیں۔ عرفان صاحب نے اس کتاب میں نہ صرف ان آفات کی طرف نشاندہی کی ہے، جو حفاظتِ زبان میں عدم توجہی کی وجہ سے دنیا و آخرت کو تاریک کر دیتی ہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے ان سے نبرد آزما ہونے کے اسلوب بھی قرآن و حدیث سے استدلال کے ساتھ واضح کئے ہیں۔

یہ عرفان صاحب کے سلسلہ تالیف میں ایک احسن اضافہ ہے اور حسب سابق اپنی افادیت میں بھی باکمال ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر) محمد عارف نعیمی جامعہ نعیمیہ للبنات چائنہ سکیم لاہور

تقریظ جلیل ......❁

استاذ العلماء زینت مسند تدریس حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد امین نقشبندی

مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ شیخ بہاؤ الدین (گھوڑے شاہ) روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک طرف باقی حیوانات اور مخلوقات کے مقابلے میں سیدھی قد و قامت عطا فرما کر بزرگی اور امتیاز بخشا تو دوسری طرف اس کو قوتِ مدرکہ اور عقل عطا فرما کر دریابندۂ معقولات (عقلی باتوں کو سمجھنے والا) بنایا۔ اور اپنے مافی الضمیر اور مقصود کو بیان کرنے اور بتانے کیلئے زبان جیسی عظیم نعمت عطا فرما کر ناطق بنا کر باقی حیوانات اور مخلوقات پر فوقیت اور درجہ عطا فرمایا۔

زبان بظاہر گوشت کی ایک بوٹی ہے۔ سب انسانوں میں اس کا سائز، بناوٹ، ماہیت اور حقیقت ایک جیسی ہے مگر اس سے بولی جانے والی بولیاں، زبانیں اور آوازیں مختلف ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور قدرت پر عظیم دلیل اور نشانی ہے کہ جو گوشت کی ایک بوٹی میں ان کمالات کا خالق ہے وہی "اللہ" ہے اور "وحدہ لا شریک لہ" ہے اور وہی مستحق عبادت ہے۔

انسان دل کے ساتھ توحید و رسالت کی تصدیق کرتا، زبان کے ساتھ اقرار کرتا اور ہاتھ پاؤں و دیگر اعضا کے ساتھ احکام پر عمل کرتا ہے تو کامل مومن و مسلم بنتا ہے۔ زبان کے ساتھ ہی کثرت کے ساتھ توحید و رسالت کے پیغام و احکام کو دوسروں تک پہنچاتا ہے تو

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا علمبردار اور داعی بن کر بہتریں امت ہونے کے شرف و اعزاز کے مرتبہ کی حفاظت کرتا ہے۔اسی وجہ سے باقی اعضاءِ بدن کو زبان کے تابع بنادیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر زبان اور ہاتھوں کے مثبت و منفی پہلو اور کردار کو بیان فرمایا اور ان کے صحیح و غلط استعمال کے نفع و نقصان کو واضح طور پر ذکر فرمایا،ان کو قابو اور کنٹرول میں رکھنے کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اپنی زبان کو روک کر رکھو''(۱)

''کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''(۲)

''جو مجھے اپنی زبان کی (غلط استعمال سے حفاظت) کی گارنٹی دے،میں اسے جنت کی گارنٹی دیتا ہوں۔''(۳)

''اللہ کا ذکر کرنے والی زبان بڑا قیمتی مال ہے''(۴)

الغرض ظاہری لحاظ سے زبان کے اقرار پر ایمان کا اور انکار پر کفر کا دارومدار ہے۔

خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول مبارک ہے''جراحات اللسان اصعب من

---

(۱)......جامع ترمذی،الزہد،حدیث نمبر:۲۴۰۶

(۲)......صحیح بخاری،الرقاق،۲۳،جامع ترمذی،الزہد،۶۱

(۳)......صحیح بخاری،حدیث نمبر:۶۴۷۴

(۴)......جامع ترمذی،جلد:۲،صفحہ:۱۳۰۶

جراحات السنان" زبان کے زخم نیزوں کے زخموں سے زیادہ سخت ہیں۔

زیر نظر کتاب "زبان کی آفات" میں اسی موضوع پر قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل باحوالہ قلم اٹھایا گیا ہے اور زبان کے مفید و نقصان دہ استعمال سے مکمل آگاہی مہیا کی گئی ہے۔ مصنف نے انصاف اور ذمہ داری سے اس حق کو ادا کیا ہے۔ یہ وہ مضامین ہیں جو "ماہنامہ بہار اسلام" میں قسط وار چھپتے رہے ہیں، اب ان کو یکجا کر دیا گیا ہے تاکہ قارئین کو اس موموضوع پر سب کچھ ایک ہی جگہ پڑھنے، سمجھنے کیلئے مل جائے اور اس کے بعد عمل کی راہیں کھل سکیں۔

اللہ تعالیٰ فاضل مصنف استاذ العلماء علامہ محمد عرفان طریقتی ایڈیٹر ماہنامہ بہار اسلام کی اس حسین کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اہل اسلام خواتین و حضرات کو ان باتوں پر عمل کر کے دین و دنیا سنوارنے اور اس نیک کام میں تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

محتاج دعا:

مفتی محمد امین

مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ

خطیب جامع مسجد نظام آباد کوٹ خواجہ سعید لاہور

کلماتِ تحسین

متین کاشمیری

انبیاء و اولیاء کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ ودیعت فرمائے۔جن کی زبانِ مبارک میں ایسی تاثیر تھی کہ مخلوق خدا ان کی مطیع اور گرویدہ ہوگئی۔ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی زبان اقدس سے صادر ہونے والے کلمات قرآن و حدیث اور اولیاء کرام کے ارشادات کو ملفوظات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔آج کے مادیت پرست دور میں اکثر و بیشتر جو زبان استعمال ہوتی ہے وہ بہت شرمناک ہے جس میں کافی حد تک آلودگی و پراگندگی کی آمیزش ہو چکی ہے۔جو مومن و مسلم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ مومن و مسلمان کا شیوہ نہیں کہ وہ بدزبانی یا بدکلامی کرے بلکہ اسے چاہئے کہ شائستہ، شستہ شگفتہ اور مہذب زبان استعمال کرے۔اگر کوئی شخص اچھی بات نہیں کر سکتا تو اسے خاموش رہنا بہتر ہے۔

ایک عام مقولہ ہے کہ ”زبان ہی تخت شاہی بٹھاتی ہے اور زبان ہی تختہ دار پر لٹکاتی ہے“ مطلب یہ کہ خوش کلامی شہرت و نیک نامی کا ذریعہ ہے اور بدزبانی رسوائی و بدزبانی کا موجب بنتی ہے۔تیر و تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے مگر زبان کا زخم ہرا رہتا ہے۔مغربی مفکر ”ڈیل کارینگی“ نے مسلمان مفکرین سے متاثر ہو کر ان کی تقلید میں اس موضوع پر کتاب ”میٹھے بول میں جادو“ لکھی، جس میں اس نے عقلی دلائل سے اچھی گفتگو کے کمالات بیان کئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں ایسی کتب اپنے زیرِ مطالعہ رکھنی چاہئیں جن میں اخلاقیات کو ابھارا، سنوارا اور نکھارا گیا ہو۔

محترم المقام جناب محمد عرفان طریقتی القادری مدظلہ مبارک باد کے مستحق ہے جنہوں نے دورِ حاضر کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ''زبان کی آفات'' کو مرتب فرمایا اور اسے انتیس ابواب کی بجائے ''انتیس آفات'' پر تقسیم کیا جو صغائر و کبائر کا موجب بنتی ہیں۔

کتاب پڑھنے کے بعد ہمیں یہ احساس ہوگا کہ زبان سے جو برائیاں جنم لیتی ہیں وہ ہم میں کس حد تک پائی جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کے ذریعے ہم اپنی اصلاح با آسانی کر سکتے ہیں۔ مؤلف نے کتاب ہذا کو آیت قرآنی، احادیث مبارکہ، کتب تصوف و تفسیر اور سیر و تاریخ کے حوالہ جات سے مزین کیا ہے۔

عرفان طریقتی نے بہت کم وقت میں علمی و روحانی حلقہ میں خود کو متعارف کروایا ہے۔ آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ موصوف کی تحقیقی تالیف ''منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟'' موصوف کو ''نوعمر محقق'' کے طور پر متعارف کروا چکی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے اور مشائخ عظام کی نظرِ کرم سے ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور ان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین۔

دعا گو و دعا جو

متین کاشمیری

۲۳ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

مقدمہ...... ❁

خاموشی کے فضائل اور زبان کی اہمیت

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو انسانی جسم کے تمام اعضاء زبان سے دست بستہ گذارش کرتے ہیں کہ خدارا اپنے اوپر کنٹرول رکھنا، جب بولنے لگو تو سوچ سمجھ کر بولنا کیونکہ تم نے تو اپنے ساتھ ایک جملہ بول دینا ہے مگر اس کے ردِ عمل میں جو ہماری حالت ہوگی وہ بہت سخت ہوگی۔ اسی بنیاد پر صوفیاء کرام خاموش رہنے کو ترجیح دیتے ہیں اور زبان کو بہت کم اجازت دیتے ہیں کہ وہ گفتگو کرے۔ ذیل میں ہم چند احادیث ذکر کرتے ہیں جن میں خاموشی کی فضیلت، حکمت اور اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یقیناً ان فرامین رسول ﷺ کو پڑھنے کے بعد ہر ذی شعور آدمی سمجھ جائے گا کہ

"خاموشی ہزار نعمت ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے خاموشی اختیار کی، وہ نجات پا گیا۔(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو سلامتی چاہتا ہے، خاموشی کو اختیار کر لے۔(۲)

---

(۱)...... المسند للامام احمد، جلد:۲، صفحہ:۱۵۹......السنن للدارمی، کتاب الرقاق جلد:۲، صفحہ: ۲۹۹ ......الجامع للترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، جلد:۴، صفحہ:۶۶۰......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:۱۱، صفحہ:۳۰۹ ......>

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاموشی بلند ترین عبادت ہے۔(۳)

حضرت عبداللہ بن محرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاموشی عالم کیلئے زیب و زینت اور جاہل کیلئے پردہ ہے۔ یعنی جاہل شخص جب تک خاموش رہتا ہے لوگ اس کے حال سے واقف نہیں ہوتے اور جب وہ گفتگو کرتا ہے تو لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ جاہل ہے، کیونکہ اس کی بات میں معقولیت اور شائستگی و شستگی نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔(۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاموشی اچھی عادتوں کی سردار ہے۔(۵)

......>

(۲)......کتاب الصمت لابن ابی الدنیا، حدیث نمبر:۱۱......المطالب العالیۃ لابن حجر، جلد:۳، صفحہ:۱۹۰ ......المسند لابی یعلی، حدیث نمبر:۳۲۲۰

(۳)......اخبار اصفہان لابی نعیم، جلد:۲، صفحہ:۷۳......الاتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، جلد:۷، صفحہ:۴۵۵

(۴)......جمع الجوامع للسیوطی، جلد:۱، صفحہ:۴۲۶......کنز العمال، حدیث نمبر:۶۸۸۲......کشف الخفاء للعجلونی، حدیث نمبر:۱۶۲۵......الاتحاف للزبیدی، جلد:۷، صفحہ:۴۵۵

(۵)......جمع الجوامع (الجامع الکبیر للسیوطی) جلد:۱، صفحہ:۴۲۶......کنز العمال، حدیث نمبر:۶۸۸۳ ......کشف الخفاء، حدیث نمبر:۱۶۲۵......الاتحاف للزبیدی، جلد:۷، صفحہ:۴۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کے دس حصے ہیں۔ نو 9 حصے تنہا رہنے میں اور ایک خاموش رہنے میں (حاصل ہوتا) ہے۔(۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاموشی حکمت ہی حکمت ہے (لیکن) اس کو حاصل کرنے والے کم ہیں۔(۷)

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ بھلائی ہی کی بات کرے یا خاموش رہے۔(۸)

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طبیبوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ طِبّ کی بنیاد "پرہیز کرنا" ہے۔ اور حکماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ حکمت کی بنیاد "خاموشی" ہے۔(۹)

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فرمان ہے: اگر تمہارا کلام چاندی ہو تو خاموش رہنا پھر بھی سونا (Gold) ہے۔(۱۰)

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں تمہارا گفتگو کرنا چاندی کی حیثیت رکھتا ہے تو اس کی نافرمانی سے بچنے کیلئے خاموش رہنا تمہارے لئے "سونا" (Gold) ہے۔(۱۱)

---

(۶)......کشف الخفاء، جلد:۱، صفحہ:۳۶۳ (۷)......المطالب العالیۃ، حدیث نمبر:۳۲۱۹

(۸)......الصحیح للبخاری، جلد:۱، صفحہ:۸۴......الصحیح للمسلم، جلد:۳، صفحہ:۱۱۵۳

(۹)......کتاب الصمت لابن ابی الدنیا، الرقم:۶۲۴ (۱۰)......کتاب الصمت لابن ابی الدنیا، الرقم:۶۱۱

(۱۱)......حسن السمت فی الصمت للسیوطی، صفحہ:۴۷

زبان کی اہمیت اور حفاظت:

زبان اللہ رب العزت کا عطا کردہ ایک گراں مایہ تحفہ ہے جس کے ذریعے انسان اپنی ذات سے لے کر پوری کائنات تک کی تفہیم وتسخیر کرسکتا ہے۔ انسان اپنی تمام تر ضروریات، جذبات، احساسات، خیالات، تجربات، مشاہدات، افکار، عمل اور رد عمل کا اظہار جس طرح اپنی زبان سے کرتا ہے اس طرح کسی اور ذرائع نہیں کرسکتا۔

امام غزالی زبان کے دائرہ کار کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان اللسان من نعم اللہ العظیمة ولطائف صنعه الغریبة فانه صغیر جرمه ، عظیم طاعته و جرمه ، اذ لا یستبین الکفر والایمان الا بشهادة اللسان .... فان کل مایتناوله العلم یعرب عنه اللسان اما بحق او باطل ، ولا شئ الا والعلم متناول له ، وهذه خاصیة لا توجد فی سائر الاعضاء ، فان العین لا تصل الی غیر الالوان والصور ، والآذان لا تصل الی غیر الاصوات ، والید لا تصل الی غیر الاجسام و کذا سائر الأعضاء ۔ واللسان رحب المیدان لیس له مرد ، ولا لمجاله منتهی وحد۔(۱)

زبان اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت اور لطائف میں سے ایک لطیفہ ہے۔ اس کا حجم اگرچہ مختصر ہے لیکن اسکی اطاعت بھی زیادہ ہے اور اس کا گناہ بھی بڑھ کر ہے۔

---

(۱)......احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، صفحہ:۹۹۵

ایمان اور کفر دونوں حقیقتوں کا اظہار زبان ہی کے ذریعے سے ہوتا ہے۔............علم کے دائرے میں جتنی بھی چیزیں ہیں چاہے وہ حق ہوں یا باطل، سب زبان ہی کے ذریعے بیان کی جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو زبان کو دیگر اعضاء سے ممتاز کرتی ہے۔ آنکھ کی رسائی صرف رنگوں اور شکلوں تک ہے۔ کانوں کا دائرہ کار صرف آوازوں کی حد تک ہے۔ ہاتھ صرف ان چیزوں تک جا سکتا ہے جن کا جسمانی وجود ہو۔ یہی حال تمام اعضاء کا ہے۔ ان میں سے صرف زبان ہی ایسا عضو ہے جس کا دائرہ اختیار انتہائی وسیع ہے۔

مزید فرماتے ہیں:

واعصی الاعضاء علی الانسان اللسان، فانه لا تعب فی اطلاقه ولا مؤنة فی تحریکه، وقد رساهل الخلق فی الاحتراز عن آفاته و غوائله والحذر من مصائده و حبائله و انه اعظم آلة الشیطان فی استغواء الانسان۔(۲)

انسان کے اعضا میں سب سے زیادہ نافرمانیاں زبان سے سرزد ہوتی ہیں۔ کیوں کہ اس کو حرکت دینے میں نہ کوئی دقت ہے اور تھکن۔ لوگ زبان کی آفتوں سے بچنے میں سستی سے کام لیتے ہیں اور اس کے شر کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں، حالانکہ یہ شیطان کا مؤثر ترین ہتھیار ہے جس کے ذریعے وہ انسانوں کو شکست دیتا ہے۔

بایں ہمہ زبان و بیان اور گفت و شنید ہماری زندگی کا ایک اہم حصہ ہے اور اس کا

---

(۲)......المرجع السابق

عمل دخل ہماری زندگی کے تقریباً تمام گوشوں میں پایا جاتا ہے۔ ہماری ذات وروایات، تہذیب وخواب اور رابطے وضابطے سب ہی زبان کے ساتھ منسلک ہیں۔ اس لئے زبان کو استعمال کرنا بھی ناگزیر ہے لیکن یہ بھی بہت ضروری ہے کہ لایعنی اور فضول گفتگو سے زبان کو محفوظ رکھا جائے۔ زبان سے کوئی ایسا لفظ یا جملہ نہ نکلنے پائے جو ہماری دنیوی واخروی ذلت کا باعث بن جائے۔ زیر نظر کتاب میں ہم نے زبان سے سرزد ہونے والے گناہوں اور اسکی آفات کا قدرے تفصیلی بیان ذکر کیا ہے۔ اگر ہم اپنی زبان کو پابند کریں کہ ان گناہوں میں سے کوئی گناہ اس سے سرزد نہ ہو تو زندگی کو خوشگوار اور آخرت کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کی ترتیب وتالیف کے لئے الدکتور سعید بن وہف القحطانی کی کتاب ''آفات اللسان'' کو سامنے رکھا گیا ہے جو اختصار وجامعیت کا حسین مرقع ہے۔ تاہم بعض ضروری ابحاث کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ قاری کو ہر طرح کی علمی تسکین میسر آ سکے۔

اس کتاب کو پڑھ کر کسی کے علم میں اضافہ ہو یا عمل میں آسانی ہو روخلوص دل کے ساتھ بندہ حقیر پر تقصیر کے لئے دعا کیجئے گا اور ساتھ ہی ساتھ میں ''پروگریسو بکس'' والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ کریم نے اس کی اشاعت کی خدمت ان سپرد فرمائی۔ اللہ کریم اس ادارے اور اس کے بانیان کو دنیوی واخروی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ابوالحیاء محمد عرفان قادری

حیاء اسلامک سنٹر لاہور

0313-4642506

آغاز کتاب

زبان کی آفتیں

ابوالحیاء مفتی محمد عرفان قادری

پروگریسو بکس
اردو بازار لاہور

پہلی آفت...... ❁

غیبت

یہ ایسی آفت ہے جس سے کوئی زبان محفوظ نہیں ہے۔ جہاں پر بھی دو افراد بیٹھتے ہیں، وہاں تیسرا شخص موضوعِ سخن کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ اور اس کی تمام خوبیوں اور خامیوں کا تیا پانچا کرنا حقِ محفل سمجھا جاتا ہے۔

<u>غیبت کی تعریف:</u>

امام ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

غیبت کی تعریف میں علماء نے مختلف آراء بیان کی ہیں، چنانچہ امام راغب اصفہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''غیبت کہتے ہیں کہ انسان کسی کے عیب کو بغیر ضرورت کے بیان کرے''

امام غزالی فرماتے ہیں کہ:

''غیبت کی تعریف یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی ان باتوں کو بیان کرو کہ جو اس تک پہنچیں تو اسے اچھی نہ لگیں''

ابن اثیر ''النہایۃ'' میں فرماتے ہیں:

''تمہارا کسی انسان کی غیر موجودگی میں اس کا برائی کے ساتھ ذکر کرنا غیبت ہے

اگر چہ وہ (برائی) اس میں موجود ہو"

امام نووی اپنی کتاب "الاذکار" میں، امام غزالی کی اتباع میں فرماتے ہیں:

"غیبت یہ ہے کہ کسی شخص کی ان باتوں کو ذکر کرنا جنہیں وہ ناپسند کرتا ہو چاہے وہ (عیب) اس آدمی کے بدن میں ہوں، دین میں ہوں، دنیا میں ہوں یا نفس میں، اخلاق میں ہوں یا خلقت میں، مال میں ہوں یا اولاد میں، زوجہ میں ہوں یا خادم میں، لباس میں ہوں یا حرکات میں، خوش گفتاری میں ہوں یا سخت کلامی میں، یا ان کے علاوہ کسی بھی ایسی چیز میں (عیب) ہوں جو اس آدمی سے تعلق رکھتی ہے۔ چاہے تم اسے لفظوں میں بیان کرو یا اشارے کنائے میں (ہر صورت میں غیبت ہوگی)

ابن التین نے کہا ہے:

"کسی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کا اظہار اسے ناپسند ہو، غیبت کہلاتا ہے"

امام نووی فرماتے ہیں کہ:

غیبت کے متعلق فقہاء کرام کے بہت سارے اقوال ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ جس کی غیبت کی جارہی ہو اس کا ذکر سن کر کہنا "اللہ ہمیں بچائے" یا کہنا "اللہ ہماری توبہ قبول فرمائے" یا یہ کہنا کہ "ہم اللہ سے عافیت مانگتے ہیں" وغیرہ یہ سب بھی غیبت میں شامل ہیں۔(۱)

غیبت، زبان کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ہر وہ طریقہ جس سے غیر موجود آدمی کی

(۱)......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:10، صفحہ:469......الاذکار للنووی، صفحہ:290-288

ناپسندیدہ بات کو سمجھا جا سکے، غیبت ہے۔ چاہے تعریض کے ذریعے ہو، فعل سے ہو، اشارے سے ہو، آنکھوں کے اشارے سے ہو یا لکھ کر بیان کیا جائے، اسی طرح ہر وہ طریقہ غیبت میں شمار ہوتا ہے جس سے مقصد (برائی بیان کرنا) حاصل ہو مثلاً کسی کے چلنے کے جیسا چل کر دکھانا کہ دیکھنے والا سمجھ جائے کہ فلاں کی بات ہو رہی ہے، یہ سب باتیں غیبت میں شمار ہوتی ہیں بلکہ یہ تو باقیوں سے بڑھ کر بڑی غیبت ہے کیونکہ اس کے ذریعے صحیح تصور قائم ہو جاتا ہے۔

غیبت اور چغلی میں فرق:

علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

غیبت اور چغلی کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یا ان دونوں میں فرق ہے۔ ترجیح اس بات کو ہے کہ غیبت اور چغلی دو الگ الگ چیزیں ہیں اور ان کے مابین ''عموم وخصوص من وجہ'' کی نسبت ہے۔ اور یہ اس طرح کہ ''چغلی'' کہتے ہیں، کسی آدمی کی حالت اس کی رضا کے بغیر دوسرے کے سامنے ذکر کرنا تاکہ فساد ہو، چاہے اس آدمی کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ اور غیبت صرف کسی آدمی کی ناپسندیدہ بات کو ذکر کرنے کا نام ہے۔ چغلی اس لحاظ سے الگ چیز ہے کہ اس میں جھگڑا اور فساد مقصود ہوتا ہے اور غیبت اس لحاظ سے الگ چیز ہے کہ اس میں کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کے متعلق بات کی جاتی ہے۔ باقی ہر لحاظ سے دونوں ایک جیسی ہیں۔ (۲)

---

(۲)......فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد:10، صفحہ:473

غیبت کا حکم:

علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ غیبت حرام ہے اور اس کی حرمت کے متعلق قرآن وسنت اور اجماع امت کے واضح دلائل موجود ہیں۔(۳)

غیبت سے بچنے کی تلقین:

اللہ رب العزت نے کتاب لا ریب میں مختلف مقامات پر غیبت سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا○(۴)

یعنی اللہ تعالیٰ بری بات اچھالنے کو پسند نہیں فرماتا سوائے اس آدمی کے جس پر ظلم ہوا اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ○(۵)

---

(۳)......الاذکار النوویۃ، صفحہ:289 (۴)......سورۃ النساء، آیت:148

(۵)......سورۃ الحجرات، آیت:12

اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بے شک کچھ گمان گناہ ہوتے ہیں اور نہ تجسس کرو اور نہ تم ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اس کو ناپسند کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ایک اور جگہ پر ارشاد ربی ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ (٦)

یعنی ہر طعنہ دینے والے عیب تلاش کرنے والے کیلئے خرابی ہے۔

ایک اور مقام پر فرمانِ خدا ہے:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ (٧)

یعنی کوئی بات بھی کہی جائے تو اس پر ایک محافظ مقرر ہے (یعنی وہ اس بات کو لکھ لیتا ہے۔)

ایک اور مقام میں فرمانِ ربی ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ (٨)

یعنی جس بات کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑ، بے شک کان، آنکھ اور دل ہر

---

(٦)......سورۃ الہمزۃ، آیت:1 (٧)......سورۃ ق، آیت:18

(٨)......سورۃ الاسراء، آیت:36

ایک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

زبان کی آفات میں سے غیبت بہت خطرناک آفت ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے اپنے فرمانِ اقدس میں اس کی پہچان بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں" تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تمہارا اپنے بھائی کو ایسے لفظوں میں یاد کرنا جنہیں وہ ناپسند کرتا ہو، غیبت ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر وہ بات ہمارے بھائی میں پائی جاتی ہو تو اسے بیان کرنے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا، وہ بات اس میں پائی جائے جبھی تو اس کو بیان کرنا غیبت ہے اور اگر وہ بات اس میں نہ ہو پھر تو تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔(۹)

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کو تو صفیہ کی فلاں فلاں خوبیاں کافی ہیں (آپ رضی اللہ عنہا نے اس سے ان کا پستہ قد ہونا مراد لیا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۹)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2001......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:247......الادب المفرد للبخاری، صفحہ:425......شرح السنۃ للبغوی، جلد:13، صفحہ:138......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:10، صفحہ:469......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4828......زاد المسیر فی علم التفسیر، جلد:7، صفحہ:472

اے عائشہ! تو نے ایسا کلمہ بولا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ بھی رنگین ہو جائے، سیدہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک انسان کی حکایت بیان کی ہے فرمایا مجھے کسی انسان کی حکایت بیان کرنا پسند نہیں چاہے مجھے اتنا اتنا مال مل جائے۔(۱۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

معراج کے موقع پر میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (غیبت کیا کرتے تھے) اور ان کی عزتوں پر حملہ کرتے تھے۔(۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس سے خیانت کرے اور نہ اس سے جھوٹ بولے اور نہ ہی اس کو ذلیل کرے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر

---

(۱۰)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:269......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:505......الاذکار النوویۃ، صفحہ: 300......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4853......تفسیر ابن کثیر، جلد: 7، صفحہ:359......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد:16، صفحہ:337

(۱۱)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:269......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:74، صفحہ:533......الدر المنثور، جلد:4، صفحہ:150......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:510......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5046......الاذکار النوویۃ، صفحہ:300......سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر:533......تفسیر ابن کثیر، جلد:5، صفحہ:8......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد:16، صفحہ:336

حرام ہے۔(پھر سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے۔کسی آدمی کے برا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔(۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ لگاؤ۔ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ایک دوسرے سے تعلق نہ توڑو۔ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرو۔سب اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس سے خیانت کرے اور نہ اس سے جھوٹ بولے اور نہ ہی اس کو ذلیل کرے پھر سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار ارشاد فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔کسی آدمی کے برا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ہر مسلمان کی عزت، مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔(۱۳)

---

(۱۲)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:1984......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:273......جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:325......سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:2119......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:277......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:5، صفحہ:320......المستدرک للحاکم، جلد:2، صفحہ:8......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4959......مجمع الزوائد، جلد:8، صفحہ:184......شرح السنۃ، جلد:13، صفحہ:130......تغلیق التعلیق لابن حجر العسقلانی، صفحہ:728......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:10، صفحہ:483......مشکل الآثار، جلد:2، صفحہ:354......سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر:504......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:185......ارواء الغلیل، جلد:8، صفحہ:100......کنز العمال، حدیث نمبر:741......تہذیب تاریخ دمشق، جلد:3، صفحہ:22......حلیۃ الاولیاء، جلد:2، صفحہ:95......الدر المنثور، جلد:6، صفحہ:99......>

فوت شدہ مسلمان بھائی کی غیبت، زندہ کی غیبت سے زیادہ بری اور سخت ہے کیونکہ زندہ آدمی سے معافی مانگ لینا اور درگزر کی گزارش کر لینا ممکن ہے مگر جو فوت ہو چکا اس سے یہ سب ممکن نہیں ہے۔ (۱۴)

حدیث پاک میں ہے، حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کو (برے لفظوں میں یاد کرنا) چھوڑ دو۔ (۱۵)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو جو زبانی کلامی ایمان لائے ہو اور ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا! تم مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور نہ ان کی عزت کے درپے رہا کرو کیونکہ جو ان کی

<......

(۱۳)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:1986......جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:235......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:277......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:6، صفحہ:219......ارواء الغلیل، جلد:8، صفحہ:99......الاذکار النوویہ، صفحہ:311

(۱۴)......عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، جلد:13، صفحہ:242

(۱۵)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:275......صحیح الجامع للالبانی، جلد:1، صفحہ:279......سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی، حدیث نمبر:285......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:10، صفحہ:374......المغنی عن حمل الاسفار، جلد:4، صفحہ:477......الکامل لابن عدی، جلد:5، صفحہ:1829......تاریخ اصفہان، جلد:2، صفحہ:346

عزت کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے پیچھے پڑ جائے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی عزت کے درپے ہو جائے تو اسے گھر بیٹھے بھی ذلیل کر دے گا۔(۱۶)

صاحب عون المعبود تحریر فرماتے ہیں:

اس حدیث پاک میں تنبیہ ہے کہ مسلمان کی غیبت کرنا منافقوں کا طریقہ ہے نہ کہ مومنوں کا۔اور جو لوگ مسلمانوں کی عزت کے درپے ہو جاتے ہیں ان کے لئے وعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عیب لوگوں پر ظاہر کر دے گا اور انہیں رسوا کر دے گا چاہے وہ لوگوں سے چھپ چھپا کر گھروں میں بیٹھ جائیں۔(۱۷)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اسی طرح کا لباس پہنائے گا۔اور جو کسی آدمی کے ساتھ ایسی جگہ پر کھڑا ہو جس

---

(۱۶)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:270......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:421,424......الصحیح الجامع للالبانی، جلد:6، صفحہ:308، حدیث نمبر:3549......المعجم الکبیر، جلد:11، صفحہ:186......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:239......شرح السنۃ، جلد:13، صفحہ:104......مجمع الزوائد، جلد:8، صفحہ:176......دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد:6، صفحہ:256......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:6، صفحہ:269......الدر المنثور، جلد:6، صفحہ:93......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد:16، صفحہ:333......تفسیر ابن کثیر، جلد:7، صفحہ:360

(۱۷)......عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، جلد:13، صفحہ:224

سے مقصود شہرت اور خودنمائی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے عذاب کی جگہ کھڑا کرے گا جہاں اس کی خوب شہرت اور خودنمائی ہو گی۔(۱۸)

اس حدیث پاک میں اس شخص کے لئے وعید ہے جو کسی مسلمان کی غیبت کرنے، اس کی عزت کے درپے ہونے اور اسے اس کے دشمنوں کے سامنے ذلیل کرنے کا سبب بنتا ہے، تو جتنا یہ آدمی کسی مسلمان کی رسوائی کا سبب بنے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا عذاب دے گا۔

علماء نے اس حدیث پاک کے الفاظ ''مَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ ......'' کے دو معانی ذکر کئے ہیں۔

پہلا معنی: یہ ہے کہ اس حدیث میں (بِرَجُلٍ) کی ''باء'' تعدیہ کیلئے ہے اب معنی یہ ہوگا کہ ''کوئی شخص کسی کو شہرت اور ریا کی جگہ پر کھڑا کرے اور اس کی صلاحیتوں، تقویٰ اور کرامات کا تذکرہ کرے اور ان کے ذریعے ان کی تشہیر کرے اور اس کی خواہشاتِ نفسانی اور دنیاوی ساز و سامان کے حصول کا سبب بنے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔

---

(۱۸)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:270......المستدرک للحاکم، جلد:4، صفحہ:128......سلسلة الأحاديث الصحيحة للالبانی، جلد:2، صفحہ:643، حدیث نمبر:934......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:229......المطالب العالیۃ، حدیث نمبر:2707......الدر المنثور، جلد:6، صفحہ:96......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد:16، صفحہ:331......تفسیر ابن کثیر، جلد:7، صفحہ:361

دوسرا معنی: (کہا گیا ہے کہ یہی معنی زیادہ مناسب ہے) کہ "باء" سببی ہے، اب معنی ہوگا کہ جو آدمی کسی صاحب مال وعزت شخص کے ساتھ اس وجہ سے کھڑا ہو کہ اپنے اندر بھلائی اور پرہیزگاری کا اظہار کرے تا کہ لوگ اس کے معتقد ہو جائیں اور اسے مال وعزت دین تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کاروں میں کھڑا کرے گا اور اسے رسوا کرے گا اور ریا کاروں جیسا عذاب دے گا۔(۱۹)

یہ بھی احتمال ہے کہ اس حدیث میں "باء" سببیۃ اور تعدیۃ دونوں کیلئے ہو، جیسا کہ عون المعبود میں ہے......

(باء کا دونوں معانی کیلئے ہونا بھی درست ہے لہذا) اگر "با" تعدیہ کے معنی میں ہو تو حدیث کا مطلب ہوگا کہ کوئی آدمی کسی دوسرے کو شہرت اور ریا کے مقام پر کھڑا کرے اور لوگوں کے سامنے اس کی بھلائی اور تقویٰ کا اظہار کرے تا کہ لوگ اس کے متعلق اچھا اعتقاد کرلیں اور اس کا احترام اور خدمت بجالائیں اور وہ آدمی اس کے سبب مال وجاہ بٹور سکے۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ شہرت اور ریا کے مقام پر یوں کھڑا کرے گا کہ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس ساتھ ایسا ہی کرو جیسا اس نے کیا ہے اور اس کا جھوٹ لوگوں کے سامنے ظاہر کردو۔ (یعنی اب اس کو جھوٹا اور ذلیل آدمی ہونے میں شہرت مل جائے گی۔)

اور اگر باء "سببیۃ" کیلئے ہو تو حدیث پاک کا مطلب ہوگا کہ کوئی آدمی اپنے آپ میں بھلائی اور تقویٰ ظاہر کرے کہ کوئی عظیم القدر اور مال ودولت والا آدمی اس کا معتقد ہو

---

(۱۹)......عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، جلد:13، صفحہ:225

جائے اور یہ اس سے مال وعزت حاصل کر سکے۔ (ایسے آدمی کو بھی اللہ ذلیل کرے گا اگرچہ وہ اپنے گھر میں چھپ کر بیٹھ جائے)(۲۰)

حضرت اسامہ بن شریک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی، نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کرنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس بارے میں ہمیں گناہ ہے؟ کیا اس بارے میں ہمیں گناہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے گناہ بس اس بات میں رکھا ہے کہ کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت میں کمی کرے، (یعنی اسے گالی دے یا اس کے عیب کو لوگوں میں بیان کرے) سو جس نے ایسا کیا وہ گناہگار ہوا اور ہلاک ہو گیا۔(۲۱)

حضرت سعید بن زید ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

سب سے بڑا سود (زیادتی) اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں ناحق زبان درازی کرنا ہے۔(۲۲)

---

(۲۰)......عون المعبود، جلد:13، صفحہ:226

(۲۱)......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:278......سنن ابن ماجہ، جلد:2، صفحہ:1137......سنن ابی داؤد، جلد:2، صفحہ:211......کنز العمال، حدیث نمبر:12545

(۲۲)......ابوداؤد، جلد:4، صفحہ:296......مسند احمد، جلد:1، صفحہ:190......صحیح الجامع للالبانی، جلد:2، صفحہ 442

اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھنے، اسکی عزت میں زبان درازی کرنے، اس پر اپنی بڑھائی ظاہر کرنے اور اسے گالیاں دینے کو سب سے بڑا سود قرار دیا۔ مسلمان کی بے عزتی کرنا سود سے بڑھ کر حرام اور گناہ ہے، کیونکہ انسان کو مال سے زیادہ اپنی عزت پیاری ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے مبالغے کے طور پر عزت کو مال کی جنس میں داخل فرمایا اور ''ربا'' یعنی سود کی دو قسمیں فرمادیں۔ 1 متعارف۔ 2 غیر متعارف

متعارف: وہ سود جو عام لوگ سمجھتے ہیں یعنی قرض دیکر اصل مال سے زیادہ وصول کرنا۔

غیر متعارف: اپنے مسلمان بھائی کی عزت گھٹانے کیلئے ناحق زبان درازی کرنا۔ اور نبی مکرم ﷺ نے واضح فرمادیا کہ سود کی دونوں قسموں میں سے زیادہ سخت اور حرام دوسری قسم ہے یعنی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا۔ (۲۳)

اور جہاں تک حق بجانب زبان درازی کرنے کا تعلق ہے تو یہ چند شرطوں اور قیدوں کے ساتھ جائز ہے۔ اس کا ذکر اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ صفحات میں آئے گا۔

حافظ ابو یعلی و دیگر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا قصہ روایت کیا ہے کہ......

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ

---

(۲۳)......عون المعبود، جلد:13، صفحہ:222

صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک فرما دیجئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا حتیٰ کہ حضرت ماعز نے اپنا جملہ چار بار دہرایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں مرتبہ دریافت کیا کہ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ حضرت ماعز نے کہا ''جی ہاں'' جب ان پر زنا ثابت ہو چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''رجم'' کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔

(رجم کر کے واپس آتے ہوئے) کچھ دیر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گفتگو سنی کہ ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا تھا، کیا تو نے اس آدمی (ماعز) کو نہیں دیکھا جس کا اللہ تعالیٰ نے پردہ رکھا لیکن اس نے خود اپنی جان کو پھنسا لیا حتیٰ کہ اسے کتے کی طرح پتھر مارے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گفتگو سنی تو چلتے رہے حتیٰ کہ آپکا گزر ایک مردہ گدھے کے پاس سے ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فلاں، فلاں کہاں ہیں'' آؤ اس مردہ گدھے کو کھاؤ، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ سے درگزر فرمائے کیا اسے کھایا جاتا ہے؟ (یعنی مسلمانوں کو تو حلال چیز کھانے کا حکم ہے اور مردار تو حرام ہوتا ہے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی جو تم دونوں اپنے بھائی کے عیب بیان کر رہے تھے وہ کام تو اس مردار کو کھانے سے بھی زیادہ برا ہے۔ (اور جہاں تک ماعز کا تعلق ہے تو) اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہ تو اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے کھا رہا ہے۔ (۲۴)

---

(۲۴)......تفسیر ابن کثیر، جلد:4، صفحہ:216......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:148......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:8، صفحہ:227

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کسی کے عیب نکالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب ظاہر کردے گا اور جو لوگوں پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر سختی کرے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اور نصیحت فرمایئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کی سب سے پہلے گلنے اور بدبودار ہوجانے والی چیز اس کا پیٹ ہے لہذا جس سے ہوسکے وہ صرف پاک روزی ہی کھائے ۔ اور جو طاقت رکھتا ہو (کچھ ایسا کرنے کی) کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون بھی حائل نہ ہو تو وہ ایسا ضرور کرے۔ (۲۵)

اس حدیث شریف کی شرح میں علامہ ابن حجر فرماتے ہیں......

اس حدیث سے، مومنوں کے متعلق بری باتیں کہنے سے منع کرنا، ان کے عیبوں کو ظاہر کرنے سے منع کرنا اور مومنوں کے راستے کی مخالفت ترک کرنا مراد ہے۔ اور اسی طرح مسلمانوں پر سختی اور تکلیف ڈالنے سے منع کرنا مراد ہے۔ (۲۶)

صحیح مسلم میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ:

میں نے اپنے حجرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "اے اللہ! جو میری امت پر والی یا حاکم مقرر ہوا اور ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی کر اور جوان پر نرمی

---

(۲۵)......صحیح البخاری، کتاب الاحکام، حدیث نمبر: 7152......مسند احمد، جلد: 5، صفحہ: 45......المعجم الکبیر، جلد: 2، صفحہ: 179......مجمع الزوائد، جلد: 8، صفحہ: 95......حلیۃ الاولیاء، جلد: 4، صفحہ: 301

(۲۶)......فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد 13، صفحہ: 130

کرے تو بھی اس پر نرمی کر"(۲۷)

جو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت سنے اسے کیا کرنا چاہیے؟:

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

خبردار! جو کسی مسلمان کی غیبت سنے، اسے چاہئے کہ اسے رد کر دے اور غیبت کرنے والے کو ڈانٹے، اور اگر کلام (یعنی زبان) کے ذریعے نہ ڈانٹ سکتا ہو تو ہاتھ سے روکے، اور اگر ہاتھ اور زبان دونوں سے روکنے کی قوت نہ ہو تو اس مجلس سے الگ ہو جائے۔ اور کسی نے اپنے شیخ (استاذ یا پیر) یا شیخ کے علاوہ کسی اور شخصیت کی غیبت سنی جس کا اس آدمی پر کوئی حق ہے، یا کسی صاحب فضیلت و صلاح کی غیبت سنے، تو مذکورہ ڈانٹ سے بڑھ کر اسے ڈانٹے یا روکنے کی کوشش کرے۔(۲۸)

حضرت عتبان ﷺ اپنی طویل مشہور حدیث (جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا فرمایئے تاکہ میں اسی جگہ کو جائے نماز بنالوں) میں فرماتے ہیں کہ......

رسول اکرم ﷺ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو کچھ لوگوں نے کہا مالک بن

---

(۲۷)......صحیح مسلم، جلد: 3، ص: 1458......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: 9، صفحہ: 43......الترغیب والترہیب، جلد: 3، صفحہ: 175...... جمع الجوامع، حدیث نمبر: 9837......کنز العمال، حدیث نمبر: 14926

(۲۸)......الاذکار النوویۃ، ص: 294

دخیش (یا مالک بن الدخشن) کہاں ہے؟۔تو بعض لوگوں نے کہا ''وہ تو منافق ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں رکھتا'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایسا نہ کہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے ''لا الہ الا اللہ ...... ''پڑھا ہے؟، لوگوں نے عرض کیا ''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جاننے والے ہیں'' پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ ہم اسے منافقین سے ملتے جلتے دیکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس آدمی پر دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھ لیا۔(۲۹)

حضرت جابر اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کسی مسلمان کو ایسی جگہ پر ذلیل و رسوا کرے جہاں اس کی عزت کی جاتی ہو تا کہ اس کی عزت کم ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی مدد درکار ہو گی۔ اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہو حالانکہ وہاں اس کی عزت ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں اسے مدد درکار ہو گی۔(۳۰)

---

(۲۹)......صحیح بخاری، جلد:1، صفحہ:110......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:455

(۳۰)......سنن ابی داؤد، جلد: 4، صفحہ: 271......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:30......صحیح الجامع الصغیر للألبانی، جلد:5، صفحہ:160......الاذکار النوویۃ، صفحہ:306

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو بندہ اپنے مسلم بھائی کی عزت کو تنگی سے بچائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسکے چہرے کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔(۳۱)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اپنے بھائی کے گوشت کو غیبت سے بچایا (یعنی نہ تو خود اس کی غیب کی اور نہ کسی کو کرنے دی) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔(۳۲)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کے قصے والی طویل حدیث میں فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں قوم کے درمیان بیٹھے ہوئے فرمایا، کعب بن مالک کو کیا ہوا؟ تو بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دو چادروں اور اپنے پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے بہت بری بات کہی ہے، اللہ کی قسم! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو اس کے بارے بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے......(۳۳)

---

(۳۱)......سنن ترمذی، جلد: 4، صفحہ: 327......مسند احمد، جلد: 6، صفحہ: 450......صحیح الجامع الصغیر للألبانی، جلد: 5، صفحہ: 295......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: 8، صفحہ: 168......الدر المنثور، جلد: 2، صفحہ: 255......الترغیب والترہیب، جلد: 3، صفحہ: 517......اتحاف السادة المتقین، جلد: 6، صفحہ: 284......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد: 15، صفحہ: 323......الاذکار النوویہ، صفحہ: 305

(۳۲)......مسند احمد، جلد: 5، صفحہ: 461......مجمع الزوائد، جلد: 8، صفحہ: 95

(۳۳)......صحیح بخاری، جلد: 5، صفحہ: 130......صحیح مسلم، جلد: 4، صفحہ: 2122......مسند احمد، جلد: 3، صفحہ: 457

غیبت پر ابھارنے والے اسباب:

جب کوئی عاقل مسلمان شخص ان اسباب کو سوچے جن کی وجہ سے کوئی غیبتی غیبت کرتا ہے، یا کوئی چغل خور چغلی کرتا ہے تو درج ذیل اسباب سامنے آتے ہیں۔

پہلا سبب:

''کسی آدمی کیلئے سینے میں غیظ وغضب کا پایا جانا'' لہذا اس کا اظہار کرنے کیلئے وہ دوسرے کی غیبت کرتا ہے یا اس پر بہتان باندھتا ہے یا پھر اس کی چغلی کھاتا ہے۔

دوسرا سبب:

''دوسروں کے لئے کینہ اور بغض رکھنا'' لہذا غیبتی شخص اپنے کینے کے مرض سے تندرست ہونے اور اپنے سینے کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اس آدمی کی غیبت کرتا ہے جس سے بغض وکینہ رکھتا ہو۔ اور یہ کامل الایمان مومنوں کی صفات نہیں ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

تیسرا سبب:

''اپنے نفس کی بڑائی اور دوسرے کی پستی کا اظہار کرنا'' مثلاً وہ کہتا ہے، کہ فلاں جاہل ہے، اس کی سوچ کمزور اور بیمار ہے، وہ کمزور عقل والا ہے، (وہ یہ سب کہتا ہے تاکہ) آہستہ آہستہ لوگوں کی نظروں کو اپنے نفس کی فضیلت اور اپنے شرف وبزرگی کی طرف پھیر دے، کہ وہ ان نقائص سے منزہ ہے جن کا ذکر وہ دوسرے کی غیبت کے ذریعے کر رہا ہے۔ اور یہ معاذ اللہ نفس کا تکبر ہے اور ان ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ہے جن کو نبی

اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔

چوتھا سبب:

"دوست واحباب اور اہل مجلس کے ساتھ باتوں میں موافقت کرنا" (یعنی جس طرح عام مجالس میں لوگ بیٹھ کر ایک دوسرے کی غیبت کرتے ہیں ایک دوسرے کے باتیں کرتے ہیں، تو غیبتی بھی جب اس مجلس میں بیٹھتا ہے تو انہی جیسی گفتگو کرتا ہے) تاکہ ان کی خوشنودی حاصل ہو جائے اگرچہ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ کا غضب ہو رہا ہو۔ اور یہ کمزور ایمان اور اللہ تعالیٰ کی نگہبانی کی طرف عدم توجہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

پانچواں سبب:

"گناہگاروں پر تعجب کا اظہار کرنا" مثلاً ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے بڑھ کر عجیب آدمی نہیں دیکھا، اچھا بھلا عقل مند آدمی ہے اور پھر بھی دیکھو کیسے گناہ کرتا ہے ، یا وہ کتنا بڑا آدمی یا کتنا عالم شخص ہے، (اور پھر بھی گناہ کرتا ہے) وغیرہ۔

چھٹا سبب:

"لوگوں سے تمسخر کرنا، مذاق اڑانا اور ان کا حقارت سے ذکر کرنا"

ساتواں سبب:

"کسی منکر پر اللہ کے غضب کا اظہار کرنا" مثلاً کوئی شخص کہتا ہے کہ فلاں کو اللہ سے ذرا حیا نہیں آتی کہ وہ یوں یوں کرتا ہے۔ یعنی وہ آدمی کسی شخص پر اللہ کے غضب اور ناراضگی کا اظہار کر رہا ہوتا ہے مگر اس دوران اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو غیبت کے

ذریعے داغدار کر دیتا ہے۔

آٹھواں سبب:

"حسد کرنا" لوگ کسی آدمی کی تعریف کریں اور اس سے محبت کریں تو غیبتی شخص اس سے حسد کرتا ہے اور کم عقل و کم دین غیبتی اس کی عزت و شان کو کم کرنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے لہذا اسے غیبت اور اس آدمی کی عزت کے در پے ہونے کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہیں آتا، پس وہ لوگوں کے سامنے اس کی غیبت کرتا ہے تاکہ لوگ اس کی تعریف کرنا اور اس سے محبت کرنا ترک کر دیں۔ ایسا آدمی لوگوں میں سب سے بڑھ کر برا اور خبیث نفس کا مالک ہوتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ سب سے افضل آدمی کون ہے؟ فرمایا صاف دل اور زبان کا سچا آدمی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ہم جانتے ہیں کہ زبان کا سچا آدمی کون ہے لیکن یہ صاف دل سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، وہ پاکباز اور پرہیزگار آدمی جس کا دل اتنا صاف اور پاک ہو کہ جس میں نہ کبھی گناہ کا خیال آیا ہو نہ بغاوت کا نہ کینہ کا اور نہ حسد کا۔ (۴۴)

نواں سبب:

"دوسروں کیلئے رحمت، بھائی چارے اور محبت کا اظہار کرنے کیلئے ان کی غیر

(۴۴)......سنن ابن ماجہ، ابواب الزہد، باب الورع والتقوی، حدیث نمبر: 4216......الدر المنثور، جلد: 3، صفحہ: 551......مکارم الاخلاق، صفحہ: 9

موجودگی میں ان کے متعلق گفتگو کرنا'' مثلاً کہنا کہ فلاں مسکین کے حالات نے مجھے غمگین کر دیا ہے۔ ایسا کرنے میں گناہ نہیں ہے۔

دسواں سبب:

''تصنع، ٹھٹھا، کھیل کود اور دوسروں کو ہنسانے کیلئے'' خبیث النفس غیبتی کسی مجلس میں بیٹھتا ہے تو دوسروں کی غیبت کرتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسا سکے۔ پس لوگ اس کی باتوں پر ہنستے ہیں تو وہ جھوٹ اور غیبت میں زیادتی کرنے لگتا ہے۔ ایسے آدمی پر وہ حدیث پاک منطبق ہوتی ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس آدمی کیلئے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے، اس کیلئے ہلاکت ہے، اس کیلئے ہلاکت ہے۔ (۳۵)

گیارھواں سبب:

کسی دوسرے کی طرف کسی برے فعل کی نسبت کرنا تاکہ اپنا (اس فعل سے) بری ہونا ظاہر کر سکے اور دوسروں پر ملامت اور قصور ڈالنے کیلئے تاکہ وہ لوگوں پر ظاہر کر سکے کہ وہ خود عیبوں سے پاک صاف ہے۔

بارھواں سبب:

کسی آدمی کا یہ جان لینا کہ فلاں شخص اس کے خلاف گواہی دینے کا ارادہ رکھتا ہے، یا کسی بڑے آدمی کے سامنے، دوستوں یا بادشاہ کے سامنے اس کی تنقیص کرنا چاہتا ہے تو وہ اس

---

(۳۵)......جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:557

آدمی سے پہلے ان کے پاس چلا جاتا ہے اور اس کی غیبت کرتا ہے تا کہ وہ بادشاہ یا دوستوں وغیرہ کی نظروں سے گر جائے اور اس کا سچا پن ان کی نظروں میں مشکوک ہو جائے۔(۳۶)

غیبت کا علاج:

غیبت کا علاج یہ ہے کہ انسان سمجھ لے، اگر اس نے کسی کی غیبت کی تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور ناپسندیدگی حاصل کرنے والا ٹھہرے گا۔ جیسا کہ گذشتہ اقساط میں مذکور احادیث اور ان کے علاوہ دیگر صحیح حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک تم میں سے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا والی بات کرتا ہے اور وہ وہاں تک پہنچتی ہے جہاں تک اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کیلئے قیامت تک اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی بات کرتا ہے اور وہ وہاں تک پہنچتی ہے جہاں تک اس کا خیال بھی نہیں ہوتا، تو اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے اس پر اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔" (۳۷)

اور انسان یہ جان لے کہ قیامت کے دن اس کی نیکیاں لے کر اس آدمی کو دے دی جائیں گی جس کی اس نے غیبت کی ہوگی اور اس کی عزت کو اچھالا ہوگا، اور اگر اس کے

---

(۳۶)......تطهير العيبة من دنس الغيبة، لابن حجر مكى هيثمى، صفحہ:56

(۳۷)......جامع الترمذی، جلد:4، صفحہ:559......سنن ابن ماجہ، جلد:2، صفحہ:1312......مؤطا امام مالک، جلد:2، صفحہ:985......مسند احمد، جلد:3، صفحہ:469

پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو اس (جس کی غیبت کی ہوگی) کے گناہ لے کر اس کے پلڑے میں ڈال دیئے جائیں گے۔اور جب اس کے گناہوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا تو اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

دوسرا علاج یہ ہے کہ پہلے نمبر پر آدمی اس علت اور سبب کو تلاش کرے جس کی وجہ سے وہ کسی کی غیبت کرتا ہے۔اور پھر اس علت کو ختم کرنے کیلئے کوشش کرے کیونکہ علت کو ختم کرنے سے معلول خود ہی ختم ہو جائے گا۔مثلاً اگر وہ کسی پر غصہ کی وجہ سے اس کی غیبت کرتا ہے تو سوچ لے کہ آج اگر میں فلاں آدمی پر غصے کی وجہ سے اس کی غیبت کر رہا ہوں، تو اللہ تعالیٰ اس غیبت کی وجہ سے مجھ پر بھی غصہ کر سکتا ہے اور مجھے عذاب دے سکتا ہے۔اسی طرح دیگر اسباب میں غور و فکر کر کے غیبت جیسی لعنت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

❀❀❀❀❀❀

دوسری آفت...... ❁

چغلی

چغلی کی تعریف:

علامہ ابن حجر، امام غزالی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

چغلی اصل میں کسی بات کو اس آدمی تک پہنچانا ہے جس کے متعلق وہ بات کی گئی ہو۔ چغلی صرف اس کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جس چیز کو ظاہر کرنا ناپسندیدہ ہو اسے ظاہر کر دینا۔ برابر ہے کہ جس آدمی سے یہ بات نقل کی جارہی ہے وہ اس کا اظہار ناپسند کرتا ہو یا وہ آدمی جس کی طرف اس بات کو نقل کیا جارہا ہے، یا ان دونوں کے علاوہ کوئی اور۔ اور برابر ہے کہ نقل کی جانے والی بات کسی کا قول ہو یا فعل، عیب ہو یا عیب نہ ہو۔ (۳۸)

امام نووی فرماتے ہیں:

ایک روایت میں ہے کہ چغل خور (نمام) جنت میں داخل نہیں ہوگا اور دوسری روایت میں ہے کہ ''قتات'' جنت میں نہیں جائے گا۔ اور قتات پہلے (نمام) کا ہم معنی ہے، اور قتات ہی نمام ہے (یعنی قتّات اور نمّام دونوں کا معنی ''چغل خور'' ہے۔)............علماء

---

(۳۸)......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: 10، صفحہ: 473

فرماتے ہیں کہ لوگوں میں فساد پیدا کرنے کیلئے ان کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانے کو "چغلی" کہتے ہیں ۔(۳۹)

امام بخاری نے چغلی کے متعلق جو باب باندھا ہے، اس میں فرماتے ہیں "بَابُ مَا یُکْرَہُ مِنَ النَّمِیْمَةِ"، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ ابن حجر فرماتے ہیں:

امام بخاری نے اس ترجمۃ الباب سے یہ اشارہ دیا ہے کہ بعض باتیں جو فساد کیلئے (نقل کی جاتی ہیں) جائز ہیں مثلاً جس آدمی کے متعلق بات نقل کی جائے وہ کافر ہو جیسا کہ کافروں کے ممالک میں جاسوسی کرنے کیلئے جانا جائز ہے اور ان کی ایسی باتیں اپنے (ملک) کی طرف منتقل کرنا جائز ہے جو ان کیلئے نقصان دہ ہوتی ہیں۔(۴۰)

چغلی کا حکم:

اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ چغلی کرنا حرام ہے۔ اور اس پر قرآن و حدیث اور اجماعِ امت کے دلائل بالکل واضح ہیں۔(۴۱)

چغلی کرنے سے بچنا:

اللہ رب العزت، قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ"(۴۲)

---

(۳۹)......شرح النووی علی المسلم، جلد:2، صفحہ:112

(۴۰)......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:10، صفحہ:472

(۴۱)......الاذکار للنووی، صفحہ:289 (۴۲)......سورۃ القلم، آیت:12-11

"بہت طعنے دینے والا، چلتا پھرتا ہے چغل خور۔ نیکی سے روکنے والا، حد سے بڑھا ہوا، سخت گناہگار"

"وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ "(۴۳)

"ہر طعنہ زن عیب جو کیلئے ہلاکت ہے۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ"(۴۴)

چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

قتات اور نمام دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔ امام مسلم نے ابو وائل کے ذریعے

---

(۴۳)......سورۃ الہمزۃ، آیت:1

(۴۴)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:76......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:101......سنن ابی داؤد، حدیث نمبر:4871......سنن ترمذی، حدیث نمبر:2026......سنن النسائی، جلد:8، صفحہ:318......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:382......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:8، صفحہ:166......المعجم الصغیر للطبرانی، جلد:1، صفحہ:203......مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:9، صفحہ:91......الادب المفرد للبخاری، صفحہ:322......مسند ابی عوانہ، جلد:1، صفحہ:32-31......شرح السنۃ، جلد:13، صفحہ:147......المعجم الکبیر، جلد:3، صفحہ:18......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:6، صفحہ:255......الامالی للشجری، جلد:1، صفحہ:34......زاد المسیر، جلد:8، صفحہ:332......المغنی عن حمل الاسفار، جلد:2، صفحہ:193......تہذیب تاریخ دمشق، جلد:1، صفحہ:405......حلیۃ الاولیاء، جلد:4، صفحہ:179......سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر:43......تاریخ بغداد، جلد:6، صفحہ:263

حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے جس میں ''نمام'' کا لفظ ہے۔

قتات اور نمام ''چغل خور'' کو کہتے ہیں، بس فرق یہ ہے کہ نمام وہ ہے جو خود کسی واقع کو دیکھے اور پھر کسی دوسرے تک پہنچائے جب کہ قتات سنی سنائی بات کو ہی آگے پہنچا دیتا ہے۔(۴۵)

علامہ ابن حجر، فرماتے ہیں:

''چغل خور کے جنت میں نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ ابتداءً، جنت میں نہیں جائے گا۔(بلکہ اپنے گناہوں کی سزا پاکر جائے گا۔)(۴۶)

اہلسنت کا مذہب یہی ہے کہ جن احادیث میں کسی مسلمان کو جنت میں نہ جانے کی وعید سنائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سیدھا جنت میں نہیں جائے گا بلکہ جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا پاکر پھر جنت میں داخل ہوگا۔ کیونکہ گناہ کرلے سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہوجاتا جب تک کہ اس کی کوئی تخصیص وارد نہ ہو جائے۔ اور دائمی عذاب صرف کافروں کیلئے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ کیا چیز سخت حرام ہے؟ یہ چغلی ہے جو لوگوں کے درمیان پھیل جاتی ہے۔ ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ اور ایک

---

(۴۵)......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:10، صفحہ:473

(۴۶)......المرجع السابق

آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔(۴۷)

ابن عبدالبر نے یحییٰ بن کثیر کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ ''چغل خور اور جھوٹا آدمی ایک ساعت میں اتنا فساد پھیلاتے ہیں جتنا کہ کوئی جادوگر ایک سال میں بھی نہیں پھیلاتا۔ چغلی جادو کی اقسام میں سے ایک قسم ہے، کیونکہ لوگوں میں تفریق کرنے، دو محبت کرنے والوں میں جدائی ڈالنے اور شر پھیلانے میں جادو اور چغلی مشترک ہیں۔(۴۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے مگر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب (کی چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ منگوائی اور اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم فرما کر دونوں کی قبر پر ایک ایک لگا دی اور فرمایا ''جب تک یہ شاخیں خشک نہیں ہو جاتیں، ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔''(۴۹)

جس کے سامنے چغلی کی جائے اسے کیا کرنا چاہیے:

امام نووی فرماتے ہیں:

---

(۴۷)......صحیح مسلم، جلد، صفحہ:2012

(۴۸)......فتح المجید شرح کتاب التوحید، صفحہ:325

(۴۹)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:78......جامع ترمذی، جلد:1، صفحہ: 102 ......سنن ابی داؤد، جلد:1، صفحہ:6

جس آدمی کے سامنے چغلی کی جائے اور اس سے کہا جائے کہ فلاں تیرے بارے میں یوں یوں کہتا ہے، تو اس پر چھ امور لازم ہیں:

(۱)......چغلی کرنے والے کی تصدیق نہ کرے کیونکہ چغل خور فاسق ہے۔

(۲)......اسے اس عمل سے منع کرے اور نصیحت کرے اور اس فعل کی قباحت بیان کرے۔

(۳)......اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے چغل خور سے بغض رکھے کیونکہ وہ اللہ کے ہاں بھی مبغوض ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہو مومن پر بھی اس سے بغض رکھنا واجب ہے۔

(۴)......اپنے غیر حاضر بھائی کے بارے میں برا گمان نہ کرے۔

(۵)......جو کچھ اس سے بیان کیا گیا ہے اس پر تجسس نہ کرے۔

(۶)......جس چیز سے (یعنی چغل خوری سے) اس نے چغل خور کو منع کیا ہے، اپنے لئے اس پر راضی نہ ہو۔ یعنی اب خود اس آدمی کی چغلی کسی کے سامنے نہ کرنے لگ جائے کہ مجھے فلاں نے ایسا ایسا کہا ہے، ورنہ یہ بھی اسی کی طرح چغل خور بن جائے گا۔(۵۰)

دو چہروں والا؟:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک لوگوں میں سب سے بڑا شرارتی دو چہروں والا شخص ہے جو ایک چہرے کے

---

(۵۰)......الاذکار النوویۃ، صفحہ:299

ساتھ ان کے پاس آتا اور ایک چہرے کے ساتھ ان کے پاس آتا ہے۔(۵۱)

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں:

دو چہروں والا ہونا بھی چغل خوری کی صورتوں میں سے ایک ہے۔ دو چہروں والا سب لوگوں سے بڑھ کر شریر ہوتا ہے کیونکہ اس کا حال منافق کے حال جیسا ہے...... پس وہ ایک گروہ کے پاس آتا ہے اور اس کے درمیان من پسند باتیں، فساد ڈالنے کیلئے کرتا ہے اور اس پر ظاہر یہ کرتا ہے کہ وہ انہیں میں سے ہے، اور پھر دوسرے گروہ کے پاس اس کی مخالفت کرتا ہے۔ اور یہ منافقت اور دھوکے والا عمل ہے۔ اور وہ جھوٹ بولتا ہے اور دونوں گروہوں کے اسرار (رازوں) پر مکر سے کام لیتا ہے۔ اور یہ عمل فریب ہے اور حرام ہے۔ البتہ جو آدمی لوگوں کے مابین صلح کروانے کیلئے ایسا عمل کرتا ہے تو یہ لائق تحسین ہے۔ وہ ہر گروہ کے پاس ایسی باتیں لاتا ہے جن میں دوسرے گروہ کی طرف سے صلح کی باتیں ہوتی ہیں اور وہ ایک گروہ کے سامنے دوسرے کی معذرت پیش کرتا ہے اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے دونوں گروہوں کے درمیان اچھی اور خوبصورت باتوں کو نقل کرتا ہے اور بری اور قبیح باتوں کو چھپا لیتا ہے۔ (اور یہ عمل محمود ہے) جب کہ اس کے الٹ کرنا مذموم ہے۔(۵۲)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۵۱)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2511......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:307......صحیح بخاری، جلد:9، صفحہ:89......تہذیب تاریخ دمشق، جلد:7، صفحہ:51

(۵۲)......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:2662

جس کے دنیا میں دو چہرے ہیں، قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہونگی۔(۵۳)

چغلی پر ابھارنے والے امور:

جو امور غیبت پر ابھارتے ہیں، وہی چغلی کرنے پر ابھارتے ہیں۔ان کے علاوہ ،کسی کی ناپسندیدگی، جس کے سامنے کسی کی چغلی کی جائے اس سے جھوٹا تقرب، چغل خوری کے شغل میں رغبت ہونا، اجتماعات میں تفریق اور لوگوں کے دلوں میں بغض کا بیج بونے کا شوق، چغلی پر ابھارنے والے امور میں شامل ہیں۔

چغلی کا علاج:

چغلی سے بچنے کا طریقہ وہی ہے جو پچھلے صفحات میں غیبت کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆
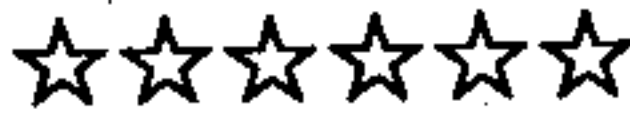
(۵۳)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:268...... مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:8، صفحہ:370...... سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر:892......الترغیب والترھیب، جلد:3، صفحہ:604......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:7، صفحہ:568......مصنف عبدالرزاق، جلد:3، صفحہ:154

تیسری آفت...... ۞

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا

جھوٹ کی تعریف:

امام نووی فرماتے ہیں:

مذہب اہلسنت کے مطابق خلاف واقع شے کی خبر دینے کو جھوٹ کہتے ہیں چاہے جان بوجھ کر خبر دے یا جہالت کی بنا پر۔ لیکن جہالت کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا جبکہ جان بوجھ کر ایسا کرنے پر گناہگار ہوگا۔ (۵۴)

چنانچہ جھوٹ کی تعریف یہ ہے کہ خلافِ واقع بات کی خبر دینا جھوٹ ہے چاہے جان بوجھ کر ایسا کیا جائے یا بھول کر۔

اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے اجتناب:

اس بات میں شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ بولنا، دوسروں پر جھوٹ بولنے سے زیادہ بڑا گناہ اور زیادہ قبیح فعل ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

(۵۴)......الاذکار للنووی، صفحہ:326......شرح مسلم للنوی، جلد:1، صفحہ:69

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ (۵۵)

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے تا کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔

ایک اور مقام پر فرمانِ خداوندی ہے:

وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ وَھُمْ بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ○ (۵۶)

اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمانِ اقدس ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ (۵۷)

اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو ایسی بات جو کرتے نہیں۔ کیسی سخت ناپسند ہے اللہ تعالیٰ کو یہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

---

(۵۵) القرآن الحکیم، سورۃ الانعام، آیت: 144

(۵۶)......القرآن الحکیم، سورۃ الانعام، آیت: 150

(۵۷)......القرآن الحکیم، سورۃ الصف، آیت: 2-3

ایک اور مقام پر ارشادِ ربی ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (۵۸)

پس اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ۔ بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔

ایک مقام پر مزید ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَصَدَفَ عَنْھَا سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا کَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ○ (۵۹)

تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے عنقریب جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں بڑے عذاب کی سزا دیں گے، بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا۔

ایک اور مقام پر فرمانِ خداوندی ہے:

قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ○ (۶۰)

(اے محبوب! ﷺ) فرما دیجئے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہیں پائیں گے۔

---

(۵۸)......القرآن الحکیم، سورۃ الانعام، آیت: 21

(۵۹)......القرآن الحکیم، سورۃ الانعام، آیت: 157

(۶۰)......القرآن الحکیم، سورۃ سورۃ یونس، آیت: 69

ایک اور مقام پر فرمانِ خدا ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۝ (۶۱)

جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

مزید، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلٰلٌ وَّ ھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝ (۶۲)

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں، یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھے ان کا بھلا نہ ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ (۶۳)

---

(۶۱)......القرآن الحکیم، سورۃ النحل، آیت:105

(۶۲)......القرآن الحکیم، سورۃ النحل، آیت:116

(۶۳)......القرآن الحکیم، سورۃ الانعام، آیت:93

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی حالانکہ اسے کوئی وحی نہیں ہوئی یا کہے، ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ اتارتا ہے۔ اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔

ایک اور مقام پر فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○ (۶۴)

آپ فرمادیجئے کہ بے شک میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں، ان میں سے جو کھلی ہیں اور چھپی ہیں، اور گناہ اور ناحق زیادتی (حرام فرمائی ہے) اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔

حضرت علی المرتضیٰ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' (۶۵)

---

(۶۴)......القرآن الحکیم، سورۃ الاعراف:33

(۶۵)......صحیح بخاری، جلد: 1، صفحہ: 35......صحیح مسلم، جلد: 1، صفحہ: 9......سنن ترمذی، حدیث نمبر:2660......کنز العمال، حدیث نمبر:36519......الاسرار المرفوعہ، صفحہ:5

حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زبیر سے دریافت کیا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے میں نہیں سنتا جیسا کہ فلاں فلاں، رسول اللہ ﷺ سے احادیث روایت کرتے ہیں؟ تو حضرت زبیر نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔(۶۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے تمہارے سامنے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے صرف رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان روکتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔(۶۷)

حضرت ابو ہریرہ ؓ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھ لیا کرو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میرے صورت نہیں دھار سکتا۔ اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔(۶۸)

حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

---

(۶۶)......صحیح بخاری، جلد:1، صفحہ:35......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:10

(۶۷)......صحیح بخاری، جلد:1، صفحہ:35......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:10

(۶۸)......صحیح بخاری، جلد:1، صفحہ:36

سنا: جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ "جس نے مجھ سے ایسی حدیث روایت کی جسے وہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔(۶۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی دوسرے پر جھوٹ باندھنے کے جیسا نہیں ہے، جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔(۷۰)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے، یا اپنی آنکھوں کو دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھا یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی بات کہے جو انہوں نے نہ فرمائی ہو۔(۷۱)

---

(۶۹)......مقدمہ صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:9

(۷۰)......مقدمہ صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:11......صحیح بخاری، جلد:1، صفحہ:81

(۷۱)......صحیح بخاری مع الفتح الباری، جلد:6، صفحہ:530......مقدمہ صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:10......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:106......کنز العمال، حدیث نمبر:43736......فتح الباری، جلد:8، صفحہ:430......التاریخ الکبیر للبخاری، جلد:6، صفحہ:55

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے۔(۷۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کا حکم، اور ان وجوہات کا بیان جن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والا عام جھوٹے سے بڑھ کر عذاب کا مستحق ہوتا ہے:

(۱)...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا حرام چیزوں میں سے بہت بڑا ہے۔اور یہ کھلی بے حیائی اور بہت بڑی ہلاکت ہے۔لیکن اس کی وجہ سے آدمی کافر نہیں ہوتا ہاں اگر وہ کوئی ایسی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دے کہ جس کی وجہ سے کوئی حرام چیز حلال کے حکم میں چلی جائے تو کفر ہے۔اور یہ جمہور کا مذہب ہے۔

(۲)......دوسری رائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرنا بعض اہل علم کے نزدیک کفر ہے،ان میں شیخ ابو محمد الجوینی شامل ہیں۔لیکن ان کے صاحبزادے امام الحرمین اور ان کے بعد کے علماء نے اس قول کو ضعیف قرار دیا۔اور ابن المنیر اس قول کی طرف مائل ہیں۔اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے سے حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دینا لازم آتا ہے۔مثال کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی

---

(۷۲)......مقدمہ صحیح مسلم، حدیث نمبر:5......مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:8، صفحہ:408......شرح السنۃ، جلد:12، صفحہ:362......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:165......الکامل لابن عدی، جلد:7، صفحہ:2660

چیز کو حرام قرار دیا ہے اور کوئی آدمی اسی فعل حرام کو کر رہا ہو اور روکنے یا پوچھنے پر آپ ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کر دے کہ آپ ﷺ نے اس کام کو جائز قرار دیا ہے۔ پس ایسی صورت میں اس نے حرام چیز کو حلال کرنا چاہا اور حرام کو حلال کرنے کی کوشش کرنا کفر ہے۔

امام الحرمین شیخ ابن الجوینی اس رائے کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ عظیم لغزش ہے۔ اور امام نووی اور علامہ ابن حجر نے جمہور کی رائے کو ترجیح دی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پر جھوٹ باندھنا کفر نہیں ہے جب تک کہ کسی حرام کو حلال قرار دینے کا اعتقاد نہ ہو۔

(۳)......علامہ ابن حجر فرماتے ہیں:

آپ ﷺ پر جھوٹ باندھنا گناہِ کبیرہ ہے اور آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور آدمی پر جھوٹی بات کرنا گناہِ صغیرہ ہے۔ پس یہ دونوں الگ حیثیت کے حامل گناہ ہیں۔ اور آپ ﷺ پر اور عام آدمی پر جھوٹ باندھنے والے کے بارے میں یکساں وعید وارد ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کا ٹھکانہ (جہنم میں) ایک ہی ہو یا اس (جہنم میں) ان کے قیام کی مدت برابر ہو۔

آپ ﷺ کا فرمان "فَلْيَتَبَوَّأْ" جہنم میں طول اقامت پر دلالت کرتا ہے بلکہ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جہنم سے نکلے گا ہی نہیں کیونکہ اس نے جہنم کے علاوہ کہیں اپنا ٹھکانہ نہیں بنایا۔

مگر دلائل قطعیہ اس بات پر قائم ہو چکے ہیں کہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کا دخول کافروں کے ساتھ خاص ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے اپنے اور کسی دوسرے پر جھوٹ باندھنے کے مابین فرق بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے اوپر

جھوٹ بولنا کسی دوسرے پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔(۷۳)

(۴)......جس نے کسی ایک حدیث کی روایت میں نبی کریم ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ فاسق ہے اور اس کی تمام روایات سے حجت پکڑنا باطل ہو جائیگا۔

(۵)......میں (مؤلف کتاب) کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی طرح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىؕ (۷۴)

آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ آپ ﷺ کا فرمان وحی الٰہی ہوتا ہے۔

لہذا جس نے رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھا وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہوگا:

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَؕ (۷۵)

آپ ﷺ فرما دیجئے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہیں

---

(۷۳)......صحیح بخاری، جلد: 2، صفحہ: 81......صحیح مسلم، جلد: 1، صفحہ: 10......مسند احمد، جلد: 4، صفحہ: 245......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: 4، صفحہ: 72......مجمع الزوائد، جلد: 1، صفحہ: 1443......المطالب العالیہ، حدیث نمبر: 3087......الترغیب والترہیب، جلد: 1، صفحہ: 111......مشکل الآثار، جلد: 1، صفحہ: 172......کنز العمال، حدیث نمبر: 29498......شرح معانی الآثار، جلد: 4، صفحہ: 295......مصنف ابن ابی شیبہ، جلد: 8، صفحہ: 576......الکامل لابن عدی، جلد: 1، صفحہ: 22

(۷۴)......القرآن الحکیم، سورۃ النجم، آیت: 3-4

(۷۵)......القرآن الحکیم، سورۃ یونس، آیت: 69

پائیں گے۔

مطلقاً جھوٹ بولنے کی ممانعت:

امام نووی فرماتے ہیں:

جھوٹ کے حرام ہونے پر قرآن وسنت کی نصوص ظاہر ہیں اور فی الجملہ یہ قبیح گناہوں اور فحش عیوب میں سے ہے۔اور جھوٹ کی حرمت پر تمام علماءِ امت کا اجماع ہے۔(۷۶)

مزید فرماتے ہیں:

جھوٹ سے نفرت کرنے پر وہی حدیث پاک کافی ہے جس کے صحیح ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

منافق کی تین علامات ہے۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔(۷۷)

---

(۷۶)......الاذکار النوویۃ، صفحہ:324

(۷۷)......صحیح بخاری معہ فتح الباری، جلد:1، صفحہ:89......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:78......مسند احمد، جلد: 2، صفحہ: 357...... السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: 6، صفحہ: 58...... شرح السنۃ، جلد: 1، صفحہ:72......تاریخ بغداد، جلد:14، صفحہ:70......الکامل لابن عدی، جلد:3، صفحہ:1129......تفسیر ابن کثیر، جلد:1، صفحہ:299......کنز العمال، حدیث نمبر:842......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:6، صفحہ:263......تاریخ اصفہان لابی نعیم، جلد:1، صفحہ:325

جھوٹ سے بچنے پر آیات واحادیث:

اللہ رب العزت کا ارشادِ پاک ہے:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ، اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا" اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے درپے نہ ہو بے شک کان، آنکھ اور دل (قیامت کے روز) ہر ایک سے سوال کیا جائے گا۔(۷۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک سچ نیکی کی طرف لیجاتا ہے اور نیکی جنت تک لیجاتی ہے، اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے۔ اور بیشک جھوٹ گناہ کی طرف لیجاتا ہے اور گناہ دوزخ تک لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔(۷۹)

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

---

(۷۸)......القرآن الحکیم، سورۃ الاسراء، آیت:36

(۷۹)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:95......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2012......مسند احمد، جلد:1، صفحہ:384......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:196......سنن الدارمی، جلد:2، صفحہ:299......المستدرک للحاکم، جلد:1، صفحہ:127......الدر المنثور، جلد:3، صفحہ:290......جمع الجوامع للسیوطی، حدیث نمبر:5659......حلیۃ الاولیاء، جلد:8، صفحہ:378......کنز العمال، حدیث نمبر:6859......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد:8، صفحہ:289

تم پر سچ بولنا لازم ہے بیشک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت تک لی جاتی ہے، اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ میں کوشش کرتا ہے حتی کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچو، بیشک جھوٹ برائی کی طرف لیجاتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ میں کوشش کرتا ہے حتی کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔(۸۰)

امام بخاری علیہ الرحمہ نے "صحیح بخاری" میں ایک باب باندھا ہے "باب ما یمحق الکذب والکتمان فی البیع" یعنی خرید و فروخت میں جھوٹ ملانا اور عیب کو چھپا لینا، اس باب کے تحت امام بخاری نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جائیں، یا فرمایا حتیٰ کہ وہ جدا ہو جائیں۔ اگر انہوں نے سچ بولا اور ساری بات واضح طور پر بیان کر دی (یعنی کوئی عیب وغیرہ چھپا کر نہ رکھا) تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے عیب چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔(۸۱)

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے ذریعے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہلاکت ہے اس شخص کیلئے جو لوگوں کو ہنسانے

---

(۸۰)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2013

(۸۱)......صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:11......سنن ترمذی، حدیث نمبر:1245......سنن ابی داؤد، حدیث نمبر:3457......سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:2182

کیلئے جھوٹ بولتا ہے، ہلاکت ہے اس کیلئے، ہلاکت ہے اس کیلئے۔(۸۲)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث پاک جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا بیان ہے، میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے رات کو دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے، انہوں نے میرے ہاتھوں کو پکڑا اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہاں پر ایک آدمی بیٹھا ہے اور ایک آدمی کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں لوہے کی سلاخ ہے (اور ہمارے بعض اصحاب نے موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ) وہ اس لوہے کے ٹکڑے کو اسکے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گدی تک پہنچ جاتا ہے اور اسی طرح دوسری طرف کرتا ہے اور پہلا جبڑا جڑ جاتا ہے، وہ پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلئے......(اس حدیث پاک کے آخر میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے ان دو آدمیوں سے کہا تم نے مجھے ساری رات پھرایا اب بتاؤ کہ جو کچھ میں نے دیکھا وہ کیا ہے، انہوں نے کہا جسے آپ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جارہے ہیں، وہ بہت جھوٹا شخص ہے، جھوٹی باتیں بناتا اور لوگ انہیں لے کر دنیا بھر میں اڑاتے۔ اور اس کے ساتھ قیامت

---

(۸۲)......سنن ترمذی، جلد: 4، صفحہ: 557......سنن ابی داؤد، جلد: 4، صفحہ: 297، حدیث نمبر: 4990......الترغیب والترہیب، جلد: 3، صفحہ: 598......مسند احمد، جلد: 5، صفحہ: 5......شرح السنۃ، جلد: 13، صفحہ: 5......السنن الکبریٰ، جلد: 10، صفحہ: 176......المستدرک للحاکم، جلد: 1، صفحہ: 46......المعجم الکبیر، جلد: 19، صفحہ: 403......تاریخ بغداد، جلد: 4، صفحہ: 4

تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔(۸۳)

خواب بیان کرتے وقت جھوٹ بولنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تو اس کو جَو میں گرہ لگانے کا کہا جائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا (تو اس کو عذاب دیا جائے گا) اور جو شخص کسی قوم کی باتیں سنے حالآنکہ وہ اس کو پسند کرتے ہوں اور اس سے دور بھاگتے ہوں تو اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جو تصویر بنائے اسے عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا اس میں روح ڈالو لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔(۸۴)

☆☆☆☆☆☆

(۸۳)......صحیح بخاری، لد:2،صفحہ:104

(۸۴)......صحیح بخاری مع الفتح الباری ،جلد: 12،صفحہ: 427......نصب الرایۃ ، جلد: 4، صفحہ:240......شرح السنۃ ،جلد:12، صفحہ:130......الترغیب والترہیب ،جلد:3، صفحہ:438...... مشکوٰۃ المصابیح،حدیث نمبر:4499

چوتھی آفت...... ❀

شهادة الزور
(جھوٹی گواہی دینا)

شہادۃ الزور (جھوٹی گواہی دینا):

دراصل ''اَلــزُّوْرُ'' کسی شے کو مزین و آراستہ کرنے اور اس کی ایسی صفت بیان کرنے کو کہتے ہیں جو اس میں نہیں ہوتی، تا کہ سننے والا اس کو ویسا خیال نہ کرے جیسی کہ وہ نظر آرہی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی شرک بھی اس (الزور) میں داخل ہوتا ہے کیونکہ وہ بھی اپنے اہل (یعنی مشرک) کیلئے شرک کو آراستہ کر کے پیش کرتا ہے حتیٰ کہ شرک کرنے والا اس کو حق سمجھتا ہے حالانکہ وہ باطل ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی گانا بھی اس میں داخل ہوتا ہے کیونکہ اس کو بھی آواز کا اتار چڑھاؤ خوبصورت بنا دیتا ہے اور سننے والا گانا سننے کو حلال سمجھنے لگتا ہے اور اسی طرح ''جھوٹ'' بھی اس میں داخل ہوتا ہے کیونکہ جھوٹا آدمی اپنی جھوٹی بات کو اس طرح آراستہ کر کے پیشکرتا ہے کہ سننے والا اس کو حق اور سچ گمان کرنے لگتا ہے۔

جن جن چیزوں کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ وہ ''الزور'' میں داخل ہوتی ہیں اگر ایسا ہی ہو تو صحیح تر قول کے مطابق ''الزور'' کے متعلق یوں کہا جائے گا کہ ''الزور'' تمام کا تمام باطل ہے چاہے بصورت شرک ہو، گانا ہو، جھوٹ ہو یا اس کے علاوہ کچھ اور ہو اور ہر

وہ چیز باطل ہے جس پر زور کا اسم لازم آتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ''عباد الرحمٰن'' کی صفات بیان کرتے ہوئے عمومیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ ''شہادۃ الزور'' نہیں دیتے لہذا اس کو صرف ایک معنی (جھوٹی گواہی) کے ساتھ خاص کر لینا مناسب نہیں ہے ہاں تب درست ہے جب کوئی دلیل موجود ہو۔(۸۵)

جھوٹی گواہی سے بچنے کا بیان:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا وَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا o(۸۶)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ یا رشتے داروں کا۔ جس پر گواہی دو وہ غنی (مالدار) ہو یا فقیر بہر حال اللہ تعالیٰ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے۔ تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حد سے بڑھ جاؤ اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیر دو تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ

---

(۸۵)......جامع البیان بتصرف، جلد:19، صفحہ:31

(۸۶)......سورۃ النساء، آیت:135

شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ o (۸۷)

اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ تمہیں کسی قوم کی عداوت انصاف نہ کرنے پر نہ ابھارے۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اسے تمہارے اعمال کی خبر ہے۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهَادٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ o وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ o (۸۸)

اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں۔ اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنکا باغوں میں اعزاز ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا o (۸۹)

اور (رحمان کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ (مقام) سے گزرتے ہیں تو اپنی عزت کو بچا کر گزر جاتے ہیں۔

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ o (۹۰)

اور گواہی کو مت چھپاؤ جس نے گواہی کو چھپالیا بے شک اس کا دل گناہگار ہے

---

(۸۷)......سورۃ المائدۃ، آیت:8 (۸۸)......المعارج، آیت:35-33

(۸۹)......سورۃ الفرقان، آیت:72 (۹۰)......سورۃ البقرۃ، آیت:283

اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی خبر رکھتا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (۹۱)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو گواہی کو چھپائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے پاس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ (۹۲)

اور اللہ تعالیٰ کیلئے گواہی قائم کرو اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کی نجات کی راہ نکال دیگا۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ○ (۹۳)

بات یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم کرے وہ اس کیلئے رب کے ہاں بہتر ہے اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے، سوائے ان کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے۔ تو دور ہو جاؤ بتوں کی گندگی سے اور جھوٹی بات سے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ

---

(۹۱)......سورۃ البقرۃ، آیت:140 (۹۲)......سورۃ الطلاق، آیت:2

(۹۳)......سورۃ الحج، آیت:30

عَنْهُ مَسْؤُلًا o (۹۴)

اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب سے سوال ہوتا ہے۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ o (۹۵)

اے محبوب فرما دیجئے کہ بے شک میرے رب نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے چاہے ظاہر ہوں یا چھپے، (اور اسی طرح) گناہ اور ناحق زیادتی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جس کی سند اللہ تعالیٰ نے نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ بات کہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔

امام عبدالرحمٰن ابن الجوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ'' میں عام حکم ہے کہ دین میں کوئی بھی غیر یقینی بات کی جائے تو وہ حرام ہے۔(۹۶)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا

---

(۹۴)......سورۃ الاسراء، آیت:36 (۹۵)......سورۃ الاعراف، آیت:33

(۹۶)......زاد المسیر فی علم التفسیر، جلد:3، صفحہ:192

کیونکہ نہیں یارسول اللہ ﷺ؟ (ضرور بتایئے) فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اور سیدھے ہو کر فرمایا اور (تیسرا بڑا گناہ) جھوٹی گواہی دینا، اور آپ ﷺ اس کو دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم دل میں کہنے لگے کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔(۹۷)

حضرت خُریم بن فاتک الاسدی ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: جھوٹی گواہی، شرک کی طرف عدول کر جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۝"(۹۸)

حضرت انس ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔(۹۹)

حضرت عمران بن حصین ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر وہ لوگ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر وہ لوگ جو اس کے ساتھ متصل ہیں۔ حضرت عمران فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دو یا تین

---

(۹۷)......صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:151......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:91......اللولو والمرجان فیما اتفق علیه الشیخان، جلد:1، صفحہ:16

(۹۸)......مسند امام احمد، جلد:4، صفحہ:187,321

(۹۹)......صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:151......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:92

بار کے بعد فرمایا: بے شک تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جو خیانت کریں گے اور وہ امانت دار نہیں ہونگے ، اور وہ گواہی دیں گے حالآنکہ ان سے گواہی مانگی نہیں جائے گی ، اور وہ نذر مانے گے اور اسے پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔(۱۰۰)

عبیدہ ، حضرت عبداللہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں میں سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں ، پھر وہ جو ان کے بعد ہونگے ، پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی ایک کی شہادت ، قسم سے پہلے ہوگی اور کسی ایک کی قسم ، شہادت سے پہلے ہوگی۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ہم کم عمر تھے تو لوگ ہمیں قسم کھانے اور شہادت دینے پر پیٹا کرتے تھے۔(۱۰۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا ، کبیرہ گناہ کونسے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا ، اس نے پوچھا پھر کونسا گناہ ہے؟ فرمایا: والدین کی نافرمانی کرنا ، اس نے پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا: "یمین غموس" اس نے عرض کیا کہ یمین غموس کیا ہے؟ فرمایا: یہ ایسی قسم ہے جس کے ذریعے کوئی شخص مسلمان بھائی کا مال بٹورے حالآنکہ وہ اس میں جھوٹا ہو۔(۱۰۲)

---

(۱۰۰)......صحیح بخاری ، جلد:3 ، صفحہ:151 (۱۰۱)......صحیح بخاری ، جلد:3 ، صفحہ:151

(۱۰۲)......صحیح البخاری معہ الفتح الباری ، جلد:11 ، صفحہ:555

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو (روزہ دار) جھوٹی بات، اور اس کے مطابق عمل اور جاہلانہ حرکات نہیں چھوڑتا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کھانا پینا ترک کردے۔ (۱۰۳)

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ:

ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹی گواہی دینے کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ حق کو باطل کردیتی ہے۔ اور اسی طرح سچی گواہی کو چھپانے سے منع کیا ہے کیونکہ وہ بھی اسی طرح حق کو باطل کردیتی ہے۔ (۱۰۴)

جھوٹی گواہی سے پیدا ہونے والے جرائم:

جھوٹی گواہی، بڑے بڑے خطرات ونقصانات کا پیش خیمہ ہوتی ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سے جرائم جنم لیتے ہیں۔ ان میں سے چند کا بیان حسب ذیل ہے۔

(۱)...... جھوٹی گواہی پر مرتب ہونے والے جرائم میں یہ بھی شامل ہے کہ جج کو فیصلہ کرنے میں حق سے بھٹکا دیا جاتا ہے اور جھوٹی گواہی ناحق فیصلہ دینے کا سبب بنتی ہے۔ کیونکہ فیصلہ چند امور کی بنیاد پر کیا جاتا ہے مثلاً مدعی پر گواہ پیش کرنا لازم ہے اور منکر (مدعیٰ علیہ) پر قسم، اور جب گواہی جھوٹی ہوگی تو فیصلے پر اثر انداز ہوگی جس سے ناحق فیصلہ سنایا جائے گا۔ اور اس کا سارا گناہ گواہ پر ہوگا۔

---

(۱۰۳)...... صحیح بخاری، جلد: 7، صفحہ: 87

(۱۰۴)...... الفتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: 5، صفحہ: 263

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ اقدس ہے:

میں بھی انسان ہوں جب تم اپنے جھگڑوں کو (فیصلہ کروانے کیلئے) میرے پاس لاتے ہو تو کبھی کبھی ایک شخص اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہوتا ہے، سو جو میں سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں۔ (لہذا غلط اور جھوٹی بات سے بچا کرو) (۱۰۵)

(۲)......مشہود لہ پر ظلم: جھوٹی گواہی کا وبال صرف گواہی دینے والے پر ہی نہیں پڑتا بلکہ جس کے حق میں گواہی دیجاتی ہے اس پر بھی اس کا وبال آتا ہے، فرمانِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

میں بھی انسان ہوں جب تم اپنے جھگڑوں کو (فیصلہ کروانے کیلئے) میرے پاس لاتے ہو تو ایک شخص اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہوتا ہے، (جب وہ اپنا موقف تیزی طراری سے بیان کر دیتا ہے تو فیصلہ اس کے حق میں ہو جاتا ہے۔) سو جس کیلئے میں اسکے (مسلمان) بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ دیتا ہوں تو گویا جہنم کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اس کو دیتا ہوں، پس اسے چاہئے کہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ (۱۰۶)

یعنی کوئی بندہ اپنے حق میں جھوٹا فیصلہ ہو جانے پر خوش نہ ہو، اس فیصلہ کی بنا پر اسے جائیداد یا مال و اسباب نہیں بلکہ جہنم کی آگ دی جارہی ہوتی ہے، اور یہ سب جھوٹی گواہی کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے نہ صرف گواہ پر گناہ لازم آتا ہے بلکہ جس کی

---

(۱۰۵)......صحیح بخاری معہ الفتح الباری، جلد:5، صفحہ:288

(۱۰۶)......صحیح بخاری معہ الفتح الباری، جلد:5، صفحہ:288

خاطر اس نے گواہی دی ہوتی ہے ناحق فیصلہ ہو جانے کی وجہ سے وہ بھی جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے اور یہ ایک طرح کا اس پر ظلم ہے۔

(۳)......**مشہود علیہ پر ظلم :** جھوٹی گواہی دینے سے، جس کے خلاف گواہی دیجائے اس پر بھی ظلم ہوتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے اس کا مال یا اس کا حق ظلماً اس سے لے لیا جاتا ہے ۔مظلوم آدمی جس کسی کیلئے بددعا کرتا ہے تو اس کی پکار کو رد نہیں کیا جاتا ،اور اللہ تعالیٰ اور اس بندے کے درمیان کوئی حجاب آڑے نہیں آتا۔ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین بندے ہیں جن کی دعا کو کبھی رد نہیں کیا جاتا......اور ان میں سے ایک مظلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی پکار کو بادلوں سے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کیلئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتا ہے ''مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں تیری مدد ضرور کروں گا اگر چہ کچھ وقت کے بعد کروں۔'' (۱۰۷)

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس ہے:

---

(۱۰۷)......جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب العفو والعافیۃ، جلد:5، صفحہ:578......سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:1572......السنن الکبریٰ للبیہقی ، جلد:3، صفحہ:345......موارد الظمآن ، صفحہ:894، حدیث نمبر:2407......الاذکار النوویۃ، صفحہ:172......الدر المنثور، جلد:1، صفحہ:182......اتحاف السادۃ المتقین ، جلد:8، صفحہ:213...... کنز العمال ، حدیث نمبر:3325...... الترغیب والترھیب ، جلد:2، صفحہ:89......تفسیر ابن کثیر، جلد:1، صفحہ:104

جس نے قسم کی وجہ سے کسی مسلمان بھائی کا حق مارا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کو واجب کر دیا اور جنت کو حرام کر دیا۔ ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! اگرچہ وہ ایک معمولی سی چیز ہو؟ فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ (۱۰۸)

(۴)......مجرموں کا سزا سے بچ جانا: جھوٹی گواہی کے نقصانات میں سے یہ بھی کہ اس کی وجہ سے مجرموں کو سزا نہیں مل پاتی اور یہ بات لوگوں میں ارتکابِ جرم کا سبب بنتی ہے۔

(۵)......جھوٹی گواہی محرمات کی بے آبروئی، معصوم لوگوں کی موت اور ناحق مال کھانے کا سبب بنتی ہے۔ حاکم، محکوم لہ اور محکوم علیہ سب کے سب قیامت کے روز جھوٹے گواہ کے دشمن اور اس کے مخالف ہو جائیں گے۔ اس لئے اسے گواہی دینے سے پہلے سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔

(۶)......جھوٹی گواہی سے مشہود لہ (جس کے حق میں گواہی دی جا رہی ہے) کا پاک وصاف اور نیک ہونا ظاہر ہوتا ہے حالآنکہ وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ اور مشہود علیہ (جس کے خلاف گواہی دی جا رہی ہے) پر ناحق جرح کی جاتی ہے۔

(۷)......جھوٹی گواہی دینے سے اللہ تعالیٰ کے دین میں بغیر علم ناحق بات کہنا

---

(۱۰۸)......صحیح مسلم، کتاب الایمان، جلد:1 صفحہ:122، حدیث نمبر:137......سنن النسائی، جلد:8، صفحہ:247......مسند ابی عوانہ، جلد:1، صفحہ:32......الدر المنثور، جلد:2، صفحہ:45......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:260......الترغیب والترہیب، جلد:2، صفحہ:625

لازم آتا ہے اور یہ بہت بڑا فتنہ وفساد اور راہِ خدا سے بھٹکانے کا سبب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر جرأت اور قائل کی جہالت پر واضح دلیل ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○ (۱۰۹)

اور جن چیزوں کے متعلق تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں ان کے بارے میں یہ نہ کہو کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے، تا کہ تم اللہ پر جھوٹا بہتان باندھو۔ بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہونگے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

(۱۰۹)......القرآن الحکیم، سورۃ النحل، آیت:116
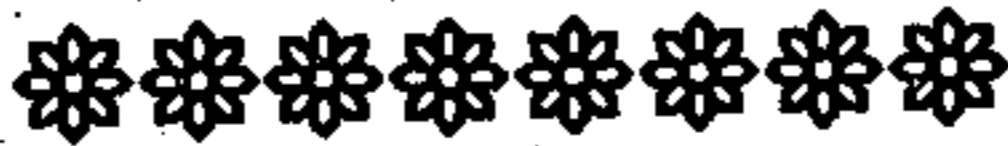
پانچویں آفت...... ❁

قذف

قذف کی تعریف:

کہا جاتا ہے" قذف بالحجارۃ ای رمی بھا "یعنی پتھر مارنا اور" قذف بالمحصنۃ" زنا کی تہمت لگانا۔(۱۱۰)

اصل میں قذف کا مطلب ہے کسی چیز کو زور سے پھینکنا، بعد میں" زنا کی تہمت لگانے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔(۱۱۱)

قذف سے بچنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝(۱۱۲)

اور وہ لوگ جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں، پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو

---

(۱۱۰)......القاموس المحیط، فصل القاف، باب الفاء، جلد:3، صفحہ:183

(۱۱۱)......الروض المربع بشرح زاد المستقنع، جلد:3، صفحہ:314

(۱۱۲)......سورۃ النور، آیت:4

انہیں اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهٰدَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ (۱۱۳)

اور وہ لوگ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے بندے کی گواہی یہ ہے کہ وہ چار بار اللہ کے نام سے گواہی دے کہ وہ سچا ہے ۔اور پانچویں (بار) یہ (کہے) کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہے۔اور عورت سے اس طرح سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ (کہے) کہ عورت پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔

فرمانِ ربُ العٰلمین ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (۱۱۴)

---

(۱۱۳)......القرآن الحکیم،سورۃ النور،آیت:9-6

(۱۱۴)......القرآن الحکیم،سورۃ النور،آیت:24-23

بے شک وہ لوگ جو انجان پارسا ایمان والیوں کو عیب لگاتے ہیں، ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔ جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں جو کچھ وہ کرتے تھے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡكِ عُصۡبَةٌ مِّنۡكُمۡ‌ؕ لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّـكُمۡ‌ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ؕ لِكُلِّ امۡرِىءٍ مِّنۡهُمۡ مَّا اكۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ‌ۚ وَالَّذِىۡ تَوَلّٰى كِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ○ (۱۱۵)

بے شک وہ لوگ جو بڑا بہتان لائے، تمہیں میں سے ایک جماعت ہے، اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں ہر شخص کیلئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کیلئے بڑا عذاب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سات ہلاکت خیز چیزوں سے بچو۔ عرض کیا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے بھاگ جانا، پاکباز بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگا۔ (۱۱۶)

---

(۱۱۵)......سورۃ النور، آیت: 11

(۱۱۶)......صحیح بخاری، جلد: 3، صفحہ: 195......صحیح مسلم، جلد: 1، صفحہ: 92، حدیث نمبر: 145......سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: 28744......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: 6، صفحہ: 284......شرح السنۃ، جلد: 1، صفحہ: 86......اتحاف السادۃ المتقین، جلد: 1، صفحہ: 219......مسند ابی عوانہ، جلد: 1، صفحہ: 55

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا:

کیا تم جانتے ہو آج کونسا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا آج حرمت والا دن ہے، پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا گیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ حرمت والا شہر ہے، پھر فرمایا جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے؟ عرض گزار ہوئے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح حرام کی ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس دن کے اندر۔(۱۱۷)

☆☆☆☆☆☆☆☆

---

(۱۱۷)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:83......المنتقی لابن الجارود، جلد:3، صفحہ:131-130، حدیث نمبر:833......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:6، صفحہ:92......البدایۃ والنہایۃ، جلد:5، صفحہ:196

چھٹی آفت...... ❀

الجدل: لڑائی جھگڑے

جدل کی تعریف:

کسی شخص کا دوسرے پر غلبہ پانے کیلئے دلائل پیش کرنا "جدل" ہے۔ "جادل مجدالة وجدالا" یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی سے اس طریقے سے جھگڑا کیا جائے جس سے اظہارِ حق اور درست بات کی وضاحت نہ ہو سکے۔ (۱۱۸)

جدل (جھگڑے) کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)......جدلِ محمود: ایسے طریقے سے بات (بحث و مباحثہ وغیرہ) کرنا جس سے حق کی تائید ہو اور اس میں خالص نیت اور درست طریقہ پایا جائے۔ (۱۱۹)

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ○ (۱۲۰)

بلایئے اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے اور ان

---

(۱۱۸)...... المصباح المنیر، صفحہ: 93 (۱۱۹)......منہاج الجدل فی القرآن الکریم، صفحہ: 50

(۱۲۰)......القرآن الحکیم، سورۃ النحل، آیت: 125

سے اچھے طریقے پر بحث کرو۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

وَلَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ○ (۱۲۱)

اے ایمان والو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے کے ساتھ، مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا۔

"المجادلہ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَن" کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے، علم وبصیرت، حسن اخلاق، شفقت ومہربانی، نرمی وشائستگی کے ساتھ دعوتِ حق دینے اور حسنِ حق کے اظہار کیلئے گفتگو کی جائے۔ اور باطل کو اس طریقے سے رد کیا جائے کہ اس کی قباحت آسانی سے واضح ہو جائے۔ اور اس سے مدمقابل پر فقط غالب آنے اور اپنی شان ومرتبہ کے اظہار کا ارادہ نہ ہو بلکہ اظہارِ حق اور مخلوق کی راہنمائی کی نیت ہو۔ (۱۲۲)

(۲)......جدلِ مذموم: جس سے باطل کی تائید ہو اور علم وبصیرت کے بغیر مباحثہ کیا جائے، وہ "جدلِ مذموم" کہلاتا ہے۔

فرمانِ خداوندی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ○

---

(۱۲۱)......القرآن الحکیم، سورۃ العنکبوت، آیت:46

(۱۲۲)......تفسیر ابن کثیر ملخصا، جلد:2، صفحہ:592و جلد:3، صفحہ:416......تفسیر سعدی، جلد:4، صفحہ:254و جلد:6، صفحہ:92

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ (۱۲۳)

اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کے معاملے میں جھگڑتے ہیں بغیر جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝ ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ (۱۲۴)

اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یوں جھگڑتا ہے کہ نہ کوئی علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ (لکھی ہوئی کوئی بات) حق سے اپنی گردن موڑنے ہوئے تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے، اس کیلئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا ۝ (۱۲۵)

اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر خوشی اور ڈر سنانے والے (بنا کر) اور جو کافر ہیں وہ باطل (طریقے) کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ اس سے حق کو ہٹا دیں، اور انہوں نے میری آیتوں اور

---

(۱۲۳)......القرآن الحکیم، سورۃ الحج، آیت:3-4

(۱۲۴)......القرآن الحکیم، سورۃ الحج، آیت:8-9

(۱۲۵)......القرآن الحکیم، سورۃ الکہف، آیت:56

جو (رسول) انہیں ڈر سنائے گئے تھے ان کی ہنسی بنالی۔

لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۝ (۱۲۶)

حج میں نہ ہمبستری (جائز) ہے، نہ گناہ اور نہ جھگڑا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علم کو اس لئے نہ حاصل کرو کہ علماء پر برتری ظاہر کرو، نہ اس لئے کہ جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرو اور نہ اس لئے کہ محفلوں میں بڑے بنائے جاؤ۔ سو جس نے ایسا کیا اس کیلئے آگ ہے، آگ ہے۔ (۱۲۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس نے چار باتوں کیلئے علم حاصل کیا، وہ جہنم میں داخل ہوا۔

(۱) علماء کے ساتھ جھگڑا کرنے کیلئے۔

(۲) جاہلوں پر برتری ثابت کرنے کیلئے۔

---

(۱۲۶)......القرآن الحکیم، سورۃ البقرۃ، آیت: 197

(۱۲۷)......سنن ابن ماجہ، جلد: 1، صفحہ: 93......المستدرک للحاکم، جلد: 1، صفحہ: 86......صحیح ابن حبان معہ الاحسان، جلد: 1، صفحہ: 278، حدیث نمبر: 77......المطالب العالیۃ، حدیث نمبر: 3028......جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر، جلد: 1، صفحہ: 187......الترغیب والترھیب، جلد: 1، صفحہ: 116......اتحاف السادۃ المتقین، جلد: 1، صفحہ: 349......کنز العمال، حدیث نمبر: 29032......الکامل لابن عدی، جلد: 47، صفحہ: 2672......کشف الخفاء جلد: 2، صفحہ: 531

(۳) لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کیلئے۔

(۴) امیروں سے مال وغیرہ بٹورنے کیلئے۔(۱۲۸)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی قوم جو ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہوئی تو جھگڑنے (میں پڑ جانے) کی وجہ سے ہوئی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "ماضربوا لك الا جدلا بل هم قوم خصمون"(۱۲۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو جنت کے اندر گھر کی ضمانت دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے ناحق لڑائی جھگڑے کو ترک کر دیتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس ہے:

میں اس آدمی کیلئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو کسی آدمی کو (لڑائی جھگڑے کے وقت) چھوڑ دے اگرچہ یہ حق پر ہو، اور میں جنت کے وسط میں مکان کا ضامن ہوں اس آدمی کیلئے جس نے جھوٹ کو ترک کر دیا اگرچہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ

---

(۱۲۸)......سنن الدارمی، جلد:1، صفحہ:115

(۱۲۹)......سنن الترمذی، جلد:5، صفحہ:378......سنن ابن ماجہ، جلد:1، صفحہ:19......مسند احمد بن حنبل، جلد:2، صفحہ:252......المستدرک للحاکم، جلد:2، صفحہ:447......المعجم الکبیر، جلد:8، صفحہ:333......جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر، جلد:2، صفحہ:98......الترغیب والترہیب، جلد:1، صفحہ:132......الدر المنثور، جلد:6، صفحہ:20......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:1، صفحہ:277......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد:16، صفحہ:104......تفسیر ابن جریر، جلد:25، صفحہ:54

جھوٹ بولا ہو، اور میں جنت کے اعلیٰ مقامات میں اس کے مکان کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔(۱۳۰)

جھگڑے پر ابھارنے والے اسباب:

لڑائی جھگڑے پر ابھارنے والے اسباب بہت سے ہیں جن میں چند حسب ذیل ہیں۔

(۱)......تکبر و غرور، یعنی دوسرے کی تحقیر کرنے اور اپنے بڑے پن کو ظاہر کرنے کیلئے بھی جھگڑے کئے جاتے ہیں۔

(۲)......اپنے علم و فضل کا اظہار کرنے کیلئے۔

(۳)......کسی کمزور آدمی پر زیادتی کرنے، اسے تنگ کرنے اور تکلیف پہنچانے کیلئے۔

اس کا علاج، اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرنا اور اپنے نفس کو ذلیل کرنا ہے۔(۱۳۱)

☆☆☆☆☆

---

(۱۳۰)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:253......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:241......مجمع الزوائد، جلد:1، صفحہ:157......المعجم الکبیر، جلد:8، صفحہ:91......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:1، صفحہ:300......الترغیب والترہیب، جلد:1، صفحہ:131......تہذیب تاریخ دمشق، جلد:3، صفحہ:216

(۱۳۱)......احیاء علوم الدین للغزالی، جلد:3، صفحہ:116......منہاج الجدل، صفحہ:59

ساتویں آفت...... ❁

بری باتیں اور زیادہ بولنا

بری باتیں اور زیادہ بولنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (۱۳۲)

ان کے اکثر مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں ہے مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا، اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

علامہ ابن کثیر کہتے ہیں:

اس آیت میں "لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ" کا مطلب ہے "لا خیر فی کثیر من کلام الناس" یعنی لوگوں کی بہت سی باتوں میں بھلائی نہیں ہے۔ (۱۳۳)

---

(۱۳۲)......القرآن الحکیم، سورۃ النساء، آیت: 114

(۱۳۳)......تفسیر ابن کثیر، جلد: 2، صفحہ: 411

فرمانِ خداوندی ہے:

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ۝ (۱۳۴)

اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ بات چیت میں بیہودہ گوئی اور زبان کے ساتھ کسی کو تکلیف دینے کو پسند نہیں کرتا، ہاں وہ آدمی جس پر ظلم کیا جارہا ہو وہ ظالم کیلئے بددعا کرے یا اس میں پائی جانے والی برائی کو بیان کرے، تو جائز ہے۔

حضرت ابن عباس ﷜ فرماتے ہیں کہ "لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ" کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کیلئے بددعا کرنے کو پسند نہیں کرتا، سوائے مظلوم کے کہ وہ ظالم کیلئے کرسکتا ہے۔(۱۳۵)

فرمانِ ربانی ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ۝

کوئی بھی بات کہی جاتی ہے تو اس پر ایک محافظ مقرر ہے (جو اسے لکھ لیتا ہے۔)(۱۳۶)

---

(۱۳۴)......القرآن الحکیم، سورۃ النساء، آیت: 148

(۱۳۵)......صفوۃ التفاسیر للصابونی، جلد: 1، صفحہ: 314

(۱۳۶)......القرآن الحکیم، سورۃ قٓ، آیت: 18

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ رَبَّکَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ۝

بے شک تمارے رب سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔(۱۳۷)

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا:

"جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔"(۱۳۸)

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: بے شک ایک بندہ اپنی زبان سے ایسی بات کر دیتا ہے جس کی سنگینی کا اسے پتا نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے وہ جہنم میں اتنی دور پھینک دیا جاتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔(۱۳۹)

---

(۱۳۷)......القرآن الحکیم، سورۃ الفجر، آیت:14

(۱۳۸)......صحیح بخاری، جلد:1، صفحہ:10......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:65......سنن ترمذی، حدیث نمبر:2504......سنن النسائی، جلد:8، صفحہ:107......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:191......سنن الدارمی، جلد:2، صفحہ:299......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:243......المستدرک للحاکم، جلد:3، صفحہ:626......المعجم الکبیر، جلد:8، صفحہ:315......مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:9، صفحہ:64......مجمع الزوائد، جلد:1، صفحہ:54......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:522

(۱۳۹)......صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، جلد:4، صفحہ:2290......صحیح بخاری، جلد:8، صفحہ:125......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:8، صفحہ:164......المستدرک للحاکم، جلد:1، صفحہ:45......>

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک کوئی آدمی لاعلمی میں کوئی ایسی بات کر جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بن جاتی ہے حالانکہ اس بندے کے دل میں اس کا خیال تک نہیں ہوتا، اور اللہ تعالیٰ اس بندے کے درجات کو بلند فرما دیتا ہے۔ اور کوئی شخص ایسی بات کر جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن جاتی ہے حالانکہ اسے خیال تک نہیں ہوتا، اور وہ اس کی وجہ سے جہنم میں ڈال دیا جاتا ہے۔ (۱۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک کوئی آدمی (باتوں باتوں میں) ایسی بات کر جاتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بن جاتی ہے حالانکہ وہ آدمی ایسی گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، مگر اس کی وجہ سے اس کو جہنم میں 70 سال کی مسافت جتنا دور پھینک دیا جاتا ہے۔ (۱۴۱)

......>

الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:536......جمع الجوامع للسیوطی، حدیث نمبر:5693......سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر:540......زاد المسیر، جلد:6، صفحہ:22

(۱۴۰)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:185......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:334......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:8، صفحہ:165......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:536......تہذیب تاریخ دمشق، جلد:10، صفحہ:285......جمع الجوامع للسیوطی، حدیث نمبر:5692......شرح السنۃ، جلد:14، صفحہ:313

(۱۴۱)......سنن ابن ماجہ، جلد:2، صفحہ:1313......جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:557......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:8، صفحہ:165......الضعفاء للعقیلی، جلد:3، صفحہ:203

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ ہمیشہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ (۱۴۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص مجھے دو جبڑوں کے درمیان اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان اور شرمگاہ) کی (حفاظت کرنے کی) ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (۱۴۳)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یہ کلمات تین مرتبہ کہتے ہوئے سنا

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر، قیل وقال، کثرتِ سوال اور اضاعتِ مال (مال ضائع

(۱۴۲)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:184......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:68

(۱۴۳)......صحیح بخاری، جلد:8، صفحہ:125......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:8، صفحہ:166......مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4812......الدر المنثور، جلد:2، صفحہ: 220......الاذکار النوویۃ، صفحہ:295

کرنے) سے منع فرمایا کرتے تھے، اور چیخ چیخ کر رونے، ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ دفن کر دینے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے۔ (۱۴۴)

حضرت بلال بن حارث مُزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا کلمہ نکالتا ہے اور وہ کلمہ وہاں تک پہنچتا ہے جہاں پہنچنے کا اس بندے کو گمان بھی نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ قیامت تک اس آدمی کیلئے اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کلمہ نکالتا ہے اور وہ وہاں تک پہنچتا ہے جہاں تک اس شخص کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور اللہ تعالیٰ قیامت تک اس آدمی کیلئے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ (۱۴۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیت اللہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکٹھے ہوئے جن کے پیٹوں پر چربی زیادہ اور دلوں میں سمجھ بوجھ کم تھی۔ ایک نے کہا کہ تمہاری کیا رائے ہے کہ جو کچھ ہم بولتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے؟ ایک نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز میں بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ دوسرے نے کہا اگر وہ بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ کو بھی سنتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی یہ آیت نازل فرمائی:

---

(۱۴۴)...... صحیح بخاری، جلد:8، صفحہ:124...... مسند احمد، جلد:4، صفحہ:250...... الادب المفرد للبخاری، صفحہ:46

(۱۴۵)...... صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:185...... مؤطا امام مالک، جلد:2، صفحہ:985

وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم O(۱۴۶)

حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس کو میں تھامے رکھوں، فرمایا:

تو کہہ کہ اللہ میرا رب ہے اور پھر اس پر ثابت قدم رہ۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ کس چیز سے خوفزدہ رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا، اس سے۔(۱۴۷)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی بات سنائی کہ اس نے کہا بخدا اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص کون ہوتا ہے اللہ کے متعلق ایسی قسم اٹھانے والا، بے شک میں نے فلاں آدمی کو تو بخش دیا

---

(۱۴۶)......صحیح بخاری، جلد:6، صفحہ:37......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2141......اللؤلؤ والمرجان، جلد:3، صفحہ:270

(۱۴۷)......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:65......مسند احمد، جلد:3، صفحہ:413...... جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:607......مسند احمد، جلد:3، صفحہ:413......سنن الدارمی، جلد:2، صفحہ:298 ......المستدرک للحاکم، جلد:4، صفحہ:313......موارد الظمآن، حدیث نمبر:2543......المعجم الکبیر، جلد:7، صفحہ:78......السنۃ لابن عاصم، جلد:1، صفحہ:15......کنزالعمال، حدیث نمبر:36524......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:7، صفحہ:451......الترغیب والترھیب، جلد:3، صفحہ:527......تاریخ بغداد، جلد:9، صفحہ:334

ہے مگر تیرے اعمال کو ضائع کر دیا۔(۱۴۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو کیونکہ ذکر خدا کے سوا باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور سب سے زیادہ دور اللہ تعالیٰ سے سخت دل آدمی ہے۔(۱۴۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے سارے اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ گزارش کرتے ہیں کہ ہمارے اللہ معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، کیونکہ ہم تیرے وجہ سے ہی قائم ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تم ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔(یعنی برے کلمات تو نکالے گی اور پٹائی ہماری ہوجائے گی۔)(۱۵۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ لوگ کس وجہ سے جنت میں داخل ہونگے؟ فرمایا: تقویٰ اور حسن اخلاق کی وجہ سے۔ پھر عرض کیا گیا کہ جہنم میں سب سے زیادہ کس وجہ سے جائیں گے، فرمایا: منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔(۱۵۱)

---

(۱۴۸)......صحیح مسلم، جلد: 4، صفحہ: 2023......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2334......اتحاف السادۃ المتقین، جلد: 9، صفحہ: 188......سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر: 1685

(۱۴۹)......جامع ترمذی، جلد: 4، صفحہ: 607......الترغیب والترہیب، جلد: 3، صفحہ: 538......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2276......الدر المنثور، جلد: 5، صفحہ: 325......کنز العمال، حدیث نمبر: 1840......الاذکار النوویہ، صفحہ: 296

(۱۵۰)......جامع ترمذی، جلد: 4، صفحہ: 615 (۱۵۱)......جامع ترمذی، جلد: 4، صفحہ: 363

آٹھویں آفت...... ❀

ستاروں کو بارش برسنے یا کسی بھی کام کا سبب جاننا

ستاروں سے بارش طلب کرنا:

ستاروں کو مؤثر حقیقی جانتے ہوئے ان کو بارش یا کسی بھی دوسرے کام کا سبب سمجھنا کفر وحرام ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ○وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○وَاِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ○وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ○(١٥٢)

تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں ستارے واقع ہوتے ہیں۔اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔بے شک یہ بڑی عزت والا قرآن ہے۔محفوظ کتاب میں (ہے) اسکو صرف پاک لوگ چھوتے ہیں۔رب العالمین کی طرف سے نازل کیا ہوا اور تم اپنے رزق کا شکر اس طرح ادا کرتے ہو کہ (قرآن مجید کو) جھٹلاتے ہو (اور کہتے ہو کہ ستاروں کے سبب سے بارش ہوئی ہے۔)

صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

(١٥٢)......القرآن الحکیم،سورۃ الواقعہ،آیات:82-75

زمانہ اقدس میں بارش ہوئی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

صبح کو بعض لوگوں نے شکر کیا اور بعض نے ناشکری کی، شکر ادا کرنے والوں نے کہا کہ یہ (بارش) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور ناشکروں نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کے اثر سے بارش ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

فلا اقسم بمواقع النجوم ......(۱۵۳)

علامہ آلوسی ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ان آیات سے معلوم ہوا کہ جن کا یہ اعتقاد ہے کہ ستارے بارش برسانے میں مؤثر حقیقی ہیں، وہ بلاشبہ کافر ہیں اور جن کا یہ اعتقاد ہے کہ بارش صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے اور ستارے، بارش کیلئے وقت اور علامت ہیں، وہ کافر نہیں ہیں۔ (۱۵۴)

حضرت زید بن خالد جہنی ﷺ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے مقام پر رسول کریم ﷺ نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور اس وقت رات کی بارش کا اثر باقی تھا۔ پھر لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کیا تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا:

(رب فرماتا ہے کہ) میرے بندوں میں سے بعض کی صبح ایمان پر اور بعض کی صبح کفر پر ہوتی ہے۔ پس جس نے کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے بارش ہوئی تو

---

(۱۵۳)......صحیح مسلم، جلد: 1، صفحہ: 84

(۱۵۴)......روح المعانی، جلد: 27، صفحہ: 157

وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کا کفر کیا اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کے اثر سے بارش ہوئی تو اس نے میرا کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔ (۱۵۵)

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور ہر چیز کو موجود کرنے کا ایک سبب بنایا ہے، لیکن یہ اسباب موثر حقیقی نہیں ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے بغیر بھی اس چیز کو وجود دیدے۔ اگر وہ کسی چیز کو پیدا کرنا نہ چاہے تو ان اسباب کے باوجود بھی وہ چیز موجود نہیں ہوتی۔ مثلاً مرد اور عورت کے ملاپ کو انسان کی پیدائش کا سبب بنایا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے، عورت کے بغیر حضرت حواء اور مرد کے بغیر حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو پیدا فرمایا اور مرد و عورت دونوں کے بغیر حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما دیا۔ اس سے ظاہر ہو گیا ہے مرد و عورت انسان کی پیدائش کیلئے سبب ہیں لیکن موثر حقیقی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ان کے بغیر بھی انسان کی پیدائش ممکن ہے۔ اور کبھی مرد و عورت کے اختلاط کے باوجود بھی انسان کی پیدائش نہیں ہوتی۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں، اس نے یہ سب حکمتیں اسی لئے قائم فرمائی ہیں کہ لوگوں کی نظر مسبب الاسباب یعنی اللہ جل شانہ کی طرف رہے اور لوگ ان ظاہری اسباب کو نہیں بلکہ اللہ جل شانہ کو موثر حقیقی جانیں۔

ستاروں کو بارش برسانے میں موثر حقیقی ماننا کفر ہے اور یقینی سبب ماننا عدم دلیل کی وجہ سے باطل ہے لیکن کفر نہیں ہے۔ البتہ کفار کے قول کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے

---

(۱۵۵)......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:83......المؤطا للامام مالک، جلد:1، صفحہ:192......صحیح بخاری، حدیث نمبر:846......سنن ابی داؤد، حدیث نمبر:3906......سنن النسائی، جلد:3، صفحہ:16

اسی طرح باقی اسباب کا حال ہے مثلاً سورج کو روشنی کیلئے موثر حقیقی ماننا کفر ہے، لیکن اس کا روشنی کیلئے سبب یقینی ہونا دلیل سے ثابت ہے لہذا اس کو سبب یقینی ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور جس کی تاثیر پر حتمی دلیل نہ ہو اس کو اسباب ظنیہ کے طور پر مان لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسے مختلف دواؤں کا مختلف امراض میں مؤثر ہونا ہے۔ان کو اسباب غالبہ ظنیہ کے طور پر ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱۵۶)

☆☆☆☆☆☆

---

(۱۵۶)......ماحصل شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:2، صفحہ:51......شرح صحیح مسلم للسعیدی، جلد:1، صفحہ:526

نویں آفت...... ❁

غیر اللہ کی قسمیں اٹھانا

غیر اللہ کی قسمیں اٹھانا:

حضرت بریدہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں۔ (۱۵۷)

حضرت عمر ﷛ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک تمہارا رب تمہیں اپنے باپوں کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے، حضرت عمر کہتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے میں نے نہ تو کبھی اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اور نہ کسی اور کی طرف سے۔ (۱۵۸)

---

(۱۵۷)......سنن ابی داود، جلد:3، صفحہ:223......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:30......شرح السنۃ، جلد:10، صفحہ:8......مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3420......کنز العمال، حدیث نمبر:46341......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:607......موارد الظمآن، حدیث نمبر:1318......سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر:94

(۱۵۸)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:221......صحیح مسلم جلد:3، صفحہ:1266......سنن ترمذی، حدیث نمبر:1534......سنن النسائی، جلد:7، صفحہ:5-4......سنن ابی داود، حدیث نمبر:3249......<

حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر ؓ کو دیکھا کہ وہ ایک سواری پر سوار تھے انہوں نے اپنے آباء کی قسم اٹھائی تو ان کو رسول اللہ ﷺ نے پکارا کہ بے شک تمہارا رب تمہیں اپنے باپوں کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے لہذا جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔(۱۵۹)

حضرت ابن عمر ؓ سے ہی مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا: غیر اللہ کی قسم نہ کھائی جائے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔(۱۶۰)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

>......

مسند احمد ، جلد:1، صفحہ:18......السنن الکبریٰ للبیہقی ، جلد:10، صفحہ:28......المستدرک للحاکم ،جلد:1، صفحہ:52......سنن الدارمی ، جلد:2، صفحہ:185......منحۃ المعبود، حدیث نمبر:1210......جمع الجوامع ، حدیث نمبر:5350......کنز العمال ،حدیث نمبر:46333......تاریخ دمشق ، جلد:7، صفحہ:371......المعجم الکبیر، جلد:1، صفحہ:26......شرح السنۃ، جلد:10، صفحہ:3......الترغیب والترہیب ،جلد:3، صفحہ:605

(۱۵۹)......صحیح بخاری ،جلد:7، صفحہ:98......صحیح مسلم ، جلد:3، صفحہ:1267......اللؤلؤ والمرجان ، جلد:2، صفحہ:172

(۱۶۰)......سنن ترمذی، حدیث نمبر:1535......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:125......المستدرک للحاکم ،جلد: 1، صفحہ: 18......السنن الکبریٰ للبیہقی ، جلد: 10، صفحہ: 29......شرح السنۃ ،جلد: 10، صفحہ:7......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:606......تلخیص الحبیر ،جلد:4، صفحہ:168

جس نے قسم اٹھائی اور (قسم اٹھاتے ہوئے) کہا "لات کی قسم، عزیٰ کی قسم" اسے چاہئے کہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)" پڑھے، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہئے۔(۱۶۱)

غیر اللہ کی قسم کھانے سے ممانعت کا سبب:

غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیوں کیا گیا؟ اس کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانی رقمطراز ہیں:

قال العلماء: السر فی النهی عن الحلف بغیر الله ان الحلف بالشیء یقتضی تعظیمه والعظمة فی الحقیقة انما هی لله وحده ۔(۱۶۲)

غیر اللہ کی قسم کھانے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ کسی کے نام کی قسم کھانا اس کی عظمت کا تقاضا کرتا ہے اور عظمت حقیقت میں صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی فرماتے ہیں:

والحکمة فی النهی عن الحلف بالآبآء انه یقتضی تعظیم المحلوف به وحقیقة العظمة مختصة بالله جلت عظمته فلا یضاهی به غیره۔(۱۶۳)

---

(۱۶۱)......صحیح بخاری، جلد:6، صفحہ:51......صحیح مسلم، جلد:3، صفحہ:1267......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:309......سنن ابی داود، حدیث نمبر:3247......تفسیر ابن کثیر، جلد:1، صفحہ:391

(۱۶۲)......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:2934

(۱۶۳)......عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد:23، صفحہ:175

آباؤ واجداد (یعنی غیر اللہ) کی قسم کھانے سے منع کرنے میں حکمت یہ ہے کہ حقیقتاً عظمت اللہ جل شانہ کے ساتھ خاص ہے لہذا کسی اور کو اس میں اللہ تعالیٰ کے مشابہ نہ کیا جائے۔

اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی مخلوق کی قسمیں یاد فرمائی ہیں، تو علماءِ کرام نے ان کے درج ذیل جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔

(1)......اللہ تعالیٰ خالق و مالک اور اپنے کسی بھی فعل پر جواب دہ نہیں ہے، وہ جس کی چاہے قسم اٹھائے، وہ کسی قاعدے کا پابند نہیں ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے پابند ہیں، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کر دیا ہے اس لئے غیر اللہ کی قسم اٹھانا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔

(2)......اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں، ان کو اپنی ذات وصفات پر شاہد و گواہ بنایا ہے۔

(3)...... اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں، ان کو اپنی ذات و صفات پر دلیل بنایا ہے۔

(4)......اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں، وہ دراصل ان چیزوں کی نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی قسمیں ہیں۔ کیوں کہ عربی گرامر کے قواعد کے مطابق ان سے پہلے مضاف محذوف ہے۔ مثلاً ''والطور'' اصل میں ''ورب الطور'' ہے یعنی طور کے رب کی قسم۔'' (۱۶۴)

---

(۱۶۴)......شرح صحیح مسلم للسعیدی، جلد:4، صفحہ:563-564

دسویں آفت...... ❁

جھوٹی قسم کھانا اور احسان جتلانا

جھوٹی قسم کھانا اور احسان جتلانا:

فرمانِ خداوندی ہے۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی" (۱۶۵)

اے ایمان والو! اپنے صدقات تکلیف دے کر اور احسان جتلا کر باطل نہ کرو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَ اَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (۱۶۶)

بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑا مال لیتے ہیں ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک

---

(۱۶۵)......القرآن الحکیم، سورۃ البقرۃ، آیت:264

(۱۶۶)......القرآن الحکیم، آل عمران، آیت: 77

عذاب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص کسی مسلمان کے مال پر ناحق قسم کھائے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ جل شانہ اس پر ناراض ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا (١٦٧)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کا حق (جھوٹی) قسم کے ذریعے ہتھیا لے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیا اور اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ (١٦٨)

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ مال تھوڑا سا ہو؟ فرمایا اگرچہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہو۔ (١٦٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(١٦٧)......صحیح بخاری، جلد:2، صفحہ:987 قدیمی

(١٦٨)......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:260

(١٦٩)......صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث نمبر:137......سنن النسائی، کتاب آداب القضاء، حدیث نمبر:5419......سنن الشافعی، حدیث نمبر:545......سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، حدیث نمبر:2324......کنز العمال، حدیث نمبر:46377

تین بندے ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بات کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نگاہ فرمائے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کریگا اور ان کو دردناک عذاب دے گا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس جنگل میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اس کے باوجود کسی مسافر کو پانی نہ دے۔ دوسرا وہ آدمی جس نے عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کی اور اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے حالانکہ ایسا نہ تھا۔ اور تیسرا وہ آدمی جو دنیاوی مال کی خاطر کسی حاکم کی بیعت کرے اگر مال مل جائے تو اس کی اطاعت کرے اور اگر نہ ملے تو نہ کرے۔ (۱۷۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین بندے ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بات کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نگاہ فرمائے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کریگا اور ان کو دردناک عذاب دے گا۔ آپ ﷺ نے اس (آیت) کو تین بار پڑھا، حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں رہے، وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر مال فروخت کرنے والا۔ (۱۷۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

---

(۱۷۰)......صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:75......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:103

(۱۷۱)......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:102

قسم مال بیچنے اور برکت ختم کر دینے والی (چیز) ہے۔(۱۷۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین (قسم کے) آدمی ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ ماں باپ کا نافرمان، عادی شرابی اور احسان جتلانے والا۔(۱۷۳)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین (قسم کے) آدمی ہیں۔ نہ تو اللہ تعالیٰ ان کے نوافل قبول فرماتا ہے اور نہ ہی فرائض۔ ماں باپ کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔ (۱۷۴)

نبی کریم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے۔

---

(۱۷۲)......صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:12......صحیح مسلم، جلد:3، صفحہ:1228......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:148......سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، حدیث نمبر:4087......سنن ترمذی، کتاب البیوع، حدیث نمبر:1211......سنن النسائی، کتاب الزینۃ، حدیث نمبر:5333......سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، حدیث نمبر:2208......الاحسان فی تقریب ابن حبان، حدیث نمبر:4887

(۱۷۳)......الترغیب للترہیب، صفحہ:538......سنن النسائی، جلد:5، صفحہ:80......مختصر الزوائد مسند البزار، حدیث نمبر:1785......مجمع الزوائد، جلد:8، صفحہ:147......المستدرک للحاکم، جلد:4، صفحہ:147......صحیح ابن حبان، حدیث نمبر:7296

(۱۷۴)......مسند طیالسی، حدیث نمبر: 1 3 1 1......کتاب السنۃ، لابن ابی عاصم، حدیث نمبر:323......المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر:7547......مجمع الزوائد، جلد:7، صفحہ:206......کنز العمال، صفحہ:2127، حدیث نمبر:43996

نیکی پر احسان جتلانے سے بچو، یہ شکر کو باطل کر دیتا ہے اور اجر کو مٹا دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى"

اے ایمان والو! اپنے صدقات تکلیف دے کر اور احسان جتلا کر باطل نہ کرو۔(۱۷۵)

☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱۷۵)......الکبائر للذہبی، صفحہ:129
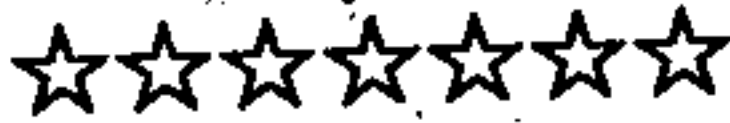
گیارویں آفت......❁

کسی کو شہنشاہ کہہ کر پکارنا

کسی کو شہنشاہ کہہ کر پکارنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام یہ ہے کہ کوئی شخص ''شہنشاہ'' کہلائے۔(۱۷۶)

اس حدیث شریف کی شرح میں ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فیبین ان الملك الحقیقی لیس الا هو وملکیة غیرہ مستعارة فمن سمی بهذا الاسم نازع الله بردائه وکبریائه وقد قال تعالیٰ فی الحدیث القدسی "الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی فیهما قصمته"

حقیقی بادشاہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی نہیں ہے اور غیر اللہ پر اس لفظ (بادشاہ یا مالک) کا اطلاق مجازا کیا جاتا ہے۔ پس جس شخص نے یہ نام رکھا اس نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی چادر کو اتارنے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''بڑائی میری چادر اور عظمت

---

(۱۷۶)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:119......صحیح مسلم، جلد: 3، صفحہ:1688......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:315......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:70......مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآداب، حدیث نمبر:4755،......کنز العمال، حدیث نمبر:45245......شرح السنۃ للبغوی، جلد:12، صفحہ:337

میرا ازار ہے لہذا جس شخص نے یہ مجھ سے چھیننے کی کوشش کی (یعنی بڑائی اور عظمت کی نسبت اپنی طرف کی) تو میں (اپنی شان کے لائق) اس کے دانت توڑ دوں گا۔(۱۷۷)

اللہ کے بعد نبی کریم ﷺ شہنشاہ ہیں:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

یہ شعر اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نعتیہ غزل کا ہے جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کو "شہنشاہ" کہہ کر یاد کیا ہے۔آپ علیہ الرحمہ سے اس کی بابت سوال ہوا تو آپ نے اس کے جواب میں ایک عظیم رسالہ ترتیب دیا جس میں یہ ثابت کیا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کی عطا سے "شہنشاہ" کہلائے جاتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے۔آپ کا یہ رسالہ فتاوی رضویہ ،جلد: ۲۱،صفحہ: ۳۳۹ پر موجود ہے۔سیدی اعلیحضرت نے مذکورہ حدیث شریف پر بڑی عالمانہ بحث فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث شریف میں ممانعت کی وجہ اور علت تکبر ونخوت ہے۔یعنی خود کو شہنشاہ کہلوانے میں تکبر اور بڑائی کا عنصر پایا جاتا ہے اس لئے اس کو منع قرار دیا گیا ہے،جیسا کہ حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کی عبارت سے بھی واضح ہے۔اور یہ تب ہوتا ہے جب کوئی خود اپنے آپ کو شہنشاہ کہے یا کہلوائے،جبکہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کو شہنشاہ کہنے سے ایسا کوئی مفہوم ظاہر نہیں ہوتا۔

نبی کریم ﷺ کو شہنشاہ،سردار،مالک اور آقا و مولا جیسے القابات سے یاد کرنا کثیر صحابہ کرام،تابعین عظام اولیاء ملت اور علماء ذی وقار کا طریقہ کار رہا کرتا تھا۔تفصیلی دلائل

کے لئے امام اہلسنت کے مذکورہ رسالے کا مطالعہ فرمائیں۔ سردست ایک روایت پیش خدمت ہے۔

حضرت اعشیٰ مازنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں فریادی بن کر حاضر ہوئے اور اپنی عرضی پیش کرتے ہوئے ان الفاظ سے حضور ﷺ کو یاد کیا:

یا مالك الناس و دیان العرب (☆)

اے تمام انسانوں کے مالک اور عرب کے جزاء وسزاء دینے والے۔

مسند ابو یعلی میں "یا ملک الناس" کے الفاظ ہیں یعنی اے تمام انسانوں کے بادشاہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی فریاد سن کر حاجت روائی فرمائی اور یہ نہ فرمایا کہ میں بادشاہ اور مالک نہیں ہوں لہذا تم مجھے ان القابات سے یاد نہ کرو۔

جب حضور ﷺ تمام آدمیوں کے بادشاہ ہیں اور آدمیوں میں دنیا کے دیگر بادشاہ، سردار اور سلطان وغیرہ بھی شامل ہیں تو نبی کریم ﷺ کا شہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) ہونا بالکل واضح و روشن ہے۔ (☆☆)

❋❋❋❋❋❋❋

---

(۱۷۷)......المرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد:9، صفحہ:13

(☆)......مسند احمد، جلد:۲، صفحہ:۲۰۱......شرح معانی الآثار، کتاب الکراہیۃ، جلد:۲، صفحہ:۴۱۰......مسند ابی یعلی، جلد:۶، صفحہ:۲۳۰، حدیث نمبر:۶۸۳۶......مجمع الزوائد، جلد:۸، صفحہ:۱۲۷

(☆☆)......ملخصا فتاوی رضویہ، جلد:۲۱، صفحہ:۳۶۴

بارھویں آفت......

زمانے کو برا کہنا

زمانے کو برا کہنا:

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے ایذاء دیتا ہے جب زمانے کو گالی دیتا ہے کیونکہ زمانہ میں ہوں، میں ہی دن رات کو تبدیل کرتا ہوں۔(۱۷۸)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانے کو گالی مت دو، بے شک اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔(۱۷۹)

---

(۱۷۸)......صحیح بخاری، جلد:6، صفحہ:40......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:1762

(۱۷۹)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:1763......تاریخ بغداد، جلد:3، صفحہ:308......الکامل فی الضعفاء، جلد:6، صفحہ:2066......زاد المسیر لابن الجوزی، جلد:7، صفحہ:363......مسند ابی حنیفہ، صفحہ:167......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:395......مجمع الزوائد، جلد:8، صفحہ:137......اتحافات السنیۃ، صفحہ:290......جامع مسانید ابی حنیفۃ، جلد:1، صفحہ:186......حلیۃ الاولیاء، جلد:8، صفحہ:258......تاریخ اصفہان، جلد:1، صفحہ:120......تہذیب تاریخ دمشق، جلد:2، صفحہ:210......المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، جلد:7، صفحہ:391 عن ابی قتادۃ

امام نووی فرماتے ہیں:

قال العلماء: وهو مجاز وسببه ان العرب كان شأنها ان تسب الدهر عند النوازل والحوادث والمصائب النازلة بها من موت او هرم او تلف مال او غير ذالك فيقولون يا خيبة الدهر ونحوهذا من الفاظ سب الدهر فقال النبي ﷺ لا تسبوا الدهر فان الله هو الدهر اى لا تسبوا فاعل النوازل فانكم اذا سببتم فاعلها وقع السب على الله تعالىٰ فانه هو فاعلها ومنزلها۔(۱۸۰)

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر زمانے کا اطلاق مجازی طور پر کیا گیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ عربوں کی عادت تھی کہ موت بڑھاپے یا مال ضائع ہوجانے جیسے حوادثات و مصائب پر پر زمانے کو برا کہتے تھے اور کہتے "ہائے زمانے کی بربادی" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانے کو گالی نہ دیا کرو کیونکہ زمانہ اللہ تعالیٰ خود ہے یعنی ان حوادثات و مصائب کا خالق حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور وہی ان کو اتارنے والا ہے۔ جب تم مصائب کو گالی دوگے تو در حقیقت یہ گالی اللہ تعالیٰ پر واقع ہوگی کیونکہ درحقیقت ان کا فاعل وخالق اللہ تعالیٰ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱۸۰)......شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:15، صفحہ:3

تیرھویں آفت...... ❁

میت پر نوحہ اور ماتم کرنا

میت پر نوحہ کرنا:

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت لیتے وقت ہم سے اس بات پر بھی بیعت لی تھی کہ ہم میت پر نوحہ نہیں کریں گی۔ پانچ عورتوں کے سوا اس عہد کو (کما حقه) کسی نے پورا نہیں کیا، ام سلیم، ام العلاء، ابوسبرہ کی بیٹی، حضرت معاذ کی بیوی اور ایک اور عورت۔ (۱۸۱)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت میں چار چیزیں زمانہ جاہلیت کی ایسی ہیں جن کو لوگوں نے پوری طرح نہیں چھوڑا (یعنی ایک گروہ چھوڑتا ہے تو دوسرا اپنا لیتا ہے۔) حسب ونسب پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، ستاروں کو بارش کا سبب جاننا، اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا: نوحہ کرنے والے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کریں تو قیامت کے روز ان کو گندھک اور خارش کی قمیص پہنائی جائے گی۔ (۱۸۲)

---

(۱۸۱)...... صحیح البخاری، جلد:2، صفحہ:87...... صحیح مسلم، جلد:2، صفحہ:645...... اللؤلؤ والمرجان، جلد:1، صفحہ:188

(۱۸۲)...... صحیح مسلم، جلد:2، صفحہ:644...... مسند احمد، جلد:5، صفحہ:342...... صحیح ابن حبان، کتاب النیاحۃ، حدیث نمبر:3133...... السنن الکبریٰ، کتاب الجنائز، جلد:4، صفحہ:63

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نوحہ کرنے والی عورتوں کو قیامت کے روز دو قطاروں میں (کھڑا) کیا جائے گا اور وہ جہنمیوں پر کتوں کی طرح بھونکیں گی۔ (۱۸۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے دو بے وقوفی اور فسق و فجور پر مبنی آوازوں سے منع کیا گیا ہے۔ ایک گانے اور اس کے آلات جو شیطانی مزامیر ہیں، کی آواز سے اور دوسری جو مصیبت کے وقت (ماتم اور نوحہ کرتے ہوئے) نکالی جاتی ہے۔ چہرہ نوچا جاتا ہے، گریبان پھاڑا جاتا ہے اور شیطان کی طرح رونے کی آواز نکالی جاتی ہے۔ (۱۸۴)

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو شدید درد ہوئی جس کے سبب آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور آپ کا سر اہل خانہ میں سے ایک عورت کی گود میں تھا۔ انہیں میں سے ایک عورت نے چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا حضرت ابو موسیٰ اشعری اس کو کچھ نہ کہہ سکے جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا: جن کاموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تھے، ان سے میں بھی بیزار ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے والی، سر منڈانے والی اور گریبان پھاڑنے والی

---

(۱۸۳)......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:1271، حدیث نمبر: 2067......میزان الاعتدال، جلد:2، صفحہ:203......لسان المیزان، جلد:4، صفحہ:141

(۱۸۴)......الدر المنثور، جلد:11، صفحہ:621......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:6، صفحہ:457......تلبیس ابلیس، صفحہ:233......شرح السنۃ للبغوی، جلد:5، صفحہ:431

عورتوں سے بیزار تھے۔(۱۸۵)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت جیسی چیخ و پکار کرے۔(۱۸۶)

❊❊❊❊❊❊❊
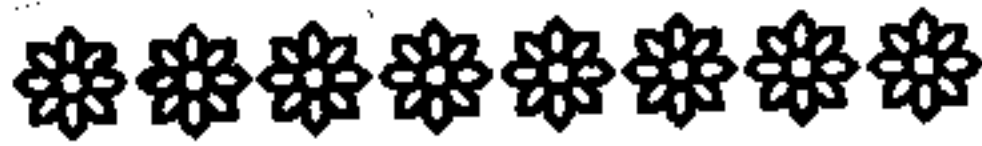
(۱۸۵)......صحیح بخاری، جلد:2، صفحہ:83......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:100......اللولؤوالمرجان، جلد:1، صفحہ:20

(۱۸۶)......صحیح بخاری، جلد:2، صفحہ:83......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:99......اللولؤ والمرجان، جلد:1، صفحہ:19......مسند احمد، جلد:1، صفحہ:456......سنن النسائی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر:1853......جامع ترمذی، ابواب الجنائز، حدیث نمبر:999......سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، حدیث نمبر:1584......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:4، صفحہ:63

چودھویں آفت...... ❁

محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی لگانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجارتی قافلے (کے شہر پہنچنے سے پہلے) اس سے ملاقات نہ کرو، نہ تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع پر بیع کرے (یعنی ایک آدمی کی خریدی ہوئی شے کو نہ خریدے) اور محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی نہ لگاؤ۔ اور شہری دیہاتی کے مال کو فروخت نہ کرے۔ اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو۔ اور اگر کوئی شخص ایسے جانور کو خرید لے تو اس کا دودھ دوہنے کے بعد اس کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔ اگر جانور اس کو پسند ہے تو اسی قیمت پر رکھ لے اور اگر اس کو پسند نہیں تو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع (چار کلو ڈھائی سو گرام) کھجوریں واپس کرے۔ (۱۸۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی لگانے سے منع فرمایا ہے۔ (۱۸۸)

---

(۱۸۷)......صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:26......صحیح مسلم، جلد:3، صفحہ:1154

(۱۸۸)......صحیح بخاری، کتاب البیوع، حدیث نمبر: 2142...... السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:5، صفحہ:561

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی لگانے والا سود خور ملعون ہے۔(۱۸۹)

حضرت عصمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دین اسلام میں کسی چیز کو (قیمت بڑھ جانے کے انتظار میں) روک کر رکھنا جائز نہیں اور نہ ہی محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی لگانا جائز ہے۔(۱۹۰)

ان احادیث مبارکہ میں "نجش" سے منع کیا گیا ہے۔علماء لغت نے اس لفظ کے متعدد معانی بیان کئے ہیں، مثلاً جوش دلانا، دھوکا دینا، تعریف میں مبالغہ کرنا وغیرہم۔امام نووی "نجش" کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وهو ان يزيد فى ثمن السلعة لا لرغبة فيها بل ليخدع غيره ويغره ليزيد ويشتريها وهذا حرام بالاجماع والبيع صحيح والاثم مختص بالناجش ان لم يعلم به البائع فان واطأه على ذالك اثما جميعا ولا خيار للمشترى ان لم يكن من البائع مواطأة وكذا ان كانت فى الاصح لانه قصر فى الاغترار(۱۹۱)

نجش یہ ہے کہ ایک آدمی مبیع کی قیمت زیادہ لگائے اور اس سے اس کا مقصد چیز

---

(۱۸۹)......مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:149

(۱۹۰)......مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:149

(۱۹۱)......شرح مسلم للنووی، جلد:10، صفحہ:159

خریدنے کا شوق نہیں بلکہ دوسرے کو دھوکہ دینا اور پھنسانا ہو۔ تا کہ دوسرا آدمی اس چیز کی قیمت بڑھا کر اس کو خرید لے۔ اور ایسا کرنا حرام ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔ اگر دوسرے شخص نے چیز خرید لی تو بیع صحیح ہوگی اور اس (قیمت بڑھانے کیلئے بولی لگانے) کا گناہ نجش کرنے والے پر ہوگا اگر بائع کو اس کا پتہ نہ ہو اور اگر بائع اور ناجش دونوں کی ملی بھگت سے ایسا ہوا تو دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہونگے۔

نجش تمام علماء کرام اور تمام فقہی مذاہب کے فقہاء کے نزدیک حرام اور ناجائز ہے۔ لیکن اگر نجش کے ساتھ بیع ہو جائے یعنی کسی چیز کی محض قیمت بڑھائی جارہی تھی اور کسی شخص نے دھوکے میں آکر سب سے زیادہ قیمت لگا کر اس چیز کو خرید لیا تو امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک بیع صحیح ہے اور امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس طرح بیع باطل ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

نجش، یعنی محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی لگانے کا مدار زبان پر ہے اس لئے اس کو زبان کی آفات میں شمار کیا گیا ہے۔ جو آدمی ایسا کام کرنے میں شریک ہو وہ دوسرے مسلمان بھائی کو دھوکہ دیتا ہے اور اس کے نقصان کا باعث بنتا ہے، اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس کو ممنوع اور حرام قرار دیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

پندرھویں آفت......❁

کسی کی ایسی تعریف کرنا جو اس کو فتنے میں مبتلا کردے یا اس میں حد سے تجاوز ہو

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص نے دوسرے کی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تیرے لئے خرابی ہو، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار ارشاد فرمایا، جب تم نے اپنے بھائی کی لامحالہ تعریف کرنی ہو تو یوں کہو کہ میرا فلاں کے متعلق یہ گمان ہے اور اس کو حقیقت میں اللہ ہی جانتا ہے۔ اور میں کسی کو اللہ کے نزدیک سراہا ہوا نہیں کہتا۔ اگرچہ وہ اس آدمی کے متعلق ایسا ہی علم رکھتا ہو۔ (۱۹۲)

---

(۱۹۲)......صحیح بخاری، جلد:3، صفحہ:158......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2296......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: 10، صفحہ: 242......اتحاف السادۃ المتقین، جلد: 4، صفحہ: 182......شرح السنۃ للبغوی، جلد:13، صفحہ:149......مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد:9، صفحہ:7 کتاب الاذکار صفحہ:245......فتح الباری، جلد:10، صفحہ:476......عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی، صفحہ:327......الزہد لابن المبارک، جلد:2، صفحہ:130

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دوسرے کی تعریف کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تو نے اس کو ہلاک کر دیا یا فرمایا کہ تو نے اس کی پشت کاٹ دی۔ (۱۹۳)

علامہ ابن بطال کہتے ہیں کہ ممانعت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص کسی کی ان اوصاف کے ساتھ تعریف کرے گا جو اس میں نہ ہوں تو ہو سکتا ہے وہ اپنے متعلق ان اوصاف کا یقین کر لے اور ان اوصاف پر اعتماد کر کے اپنے اعمال ضائع کر دے اور نیکی کی کوشش کرنا چھوڑ دے اور جس حدیث میں یہ ہے کہ "تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈال دو" اس کا علماء کرام نے یہی معنی بیان کیا ہے کہ منہ پر جھوٹی تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (منہ پر) تعریف کرنا، ذبح کر دینے کے مترادف ہے۔ (۱۹۴)

حضرت ہمام بن حارث سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کی تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے ان کے منہ پر کنکریاں پھینکیں، حضرت عثمان نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا ہے؟ تو مقداد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم (بے جا) تعریفیں کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ (۱۹۵)

---

(۱۹۳)......صحیح بخاری، جلد: 3، صفحہ: 158......صحیح مسلم، جلد: 4، صفحہ: 2297......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: 10، صفحہ: 410

(۱۹۴)......فتح الباری لابن حجر، جلد: 10، صفحہ: 477

(۱۹۵)......صحیح مسلم، جلد: 4، صفحہ: 2297......مسند احمد، جلد: 6، صفحہ: 5......شرح السنۃ لبغوی، جلد: 13، صفحہ: 150......تاریخ بغداد، جلد: 11، صفحہ: 107......>

حضرت مقداد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریفیں کرنے والوں کے منہ میں مٹی بھر دیں۔(۱۹۶)

تعریف کرنا جائز بھی ہے:

بلا شک وریب کسی کے منہ پر تعریف کرنا زبان کی آفات میں سے ہے جب کہ ممدوح کے فتنہ میں پڑ جانے کا خوف ہو یا تعریف میں بہت زیادہ مبالغہ اور حد سے تجاوز ہو ،لیکن اگر ایسا نہ ہو تو تعریف کرنا جائز ہے۔جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باقاعدہ باب ترتیب دیا ہے"باب من أثنی علی اخیه بما یعلم "پھر فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ﷺ نے کہا کہ میں نے کبھی نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی زمین پر چلنے والے کو جنتی کہا ہو سوائے حضرت عبداللہ بن سلام ﷺ کے۔(۱۹۷)

حضرت موسیٰ بن عقبہ ﷺ سالم کے واسطے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے تہبند کے (ٹخنوں سے نیچے آنے

......>

تہذیب تاریخ دمشق، جلد:2، صفحہ:83......مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:9، صفحہ:5......سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، جلد: 2، صفحہ: 9......حلیۃ الاولیاء، جلد: 4، صفحہ: 377......منحۃ المعبود للساعاتی، صفحہ:2246-2247 ......کشف الخفاء، جلد:1، صفحہ:94

(۱۹۶)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2297

(۱۹۷)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2297

کے) متعلق وعید فرمائی تو جناب ابوبکر صدیق ﷛ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا تہبند تو نیچے لڑھک آتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر تو ان میں سے نہیں ہے۔ (۱۹۸)

(ان احادیث سے ثابت ہے کہ) ایسی تعریف جس میں ممدوح کے عجب و تکبر میں پڑ جانے کا خوف، مبالغہ اور حد سے تجاوز نہ ہو، جائز ہے۔ ان احادیث کے علاوہ وہ احادیث جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل اور ان کے اوصاف کو بیان کیا گیا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جس تعریف میں جھوٹ اور مبالغہ نہ ہو وہ جائز ہے اور اوپر ذکر کی گئی وعید میں داخل نہیں ہے (خلاصہ)۔ (۱۹۹)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صحیحین میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں منہ پر تعریف کی گئی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ان میں روایات میں تطبیق اس طرح ہے کہ جن احادیث میں منہ پر تعریف سے منع کیا گیا ہے اس سے مراد ایسی تعریف ہے جس میں مبالغہ اور اوصاف میں زیادتی بیان کی جائے یا جس سے ممدوح کے فتنہ اور غرور و تکبر میں پڑ جانے کا خوف ہو۔ اور جس آدمی کے متعلق کمال تقویٰ، عقل کامل اور معرفت کے سبب اس طرح کا کوئی خوف نہ ہو تو اس کے منہ پر تعریف کرنا جائز ہے، لیکن تعریف میں جھوٹ نہ ہو۔ بلکہ اگر اس کی تعریف کرنا اعمال حسنہ میں زیادتی اور بھلائی کو پھیلانے کا سبب ہو اور اس کی تعریف کرنے سے لوگ اس کی پیروی کرنے جائیں تو اس کی تعریف کرنا مستحب ہے۔ (۲۰۰)

---

(۱۹۸)......صحیح بخاری، جلد: 7، صفحہ: 87

(۱۹۹)......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: 10، صفحہ: 477

(۲۰۰)......شرح النووی علی مسلم، جلد: 18، صفحہ: 126

سولہویں آفت...... ۞

دوسروں کے سامنے گناہوں کا اظہار کرنا

زبان کی آفات میں سے ایک بڑی آفت گناہ کرنے کے بعد دوسرے کے سامنے اس کا اظہار کرنا ہے۔ آج لوگ اس بات کو اہمیت نہیں دیتے بلکہ گناہ کرنے کے بعد برملا اس کا اظہار کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ میں نے شراب پی ہے، جوا کھیلا ہے، زنا کیا ہے وغیرہ۔ یہ اور ان جیسی دیگر برائیاں آج ہمارے معاشرے کا ناسور ہیں اور اس سے بڑھ کر خطرناک بات یہ ہے کہ ان گناہوں کو کرنے کے بعد نادم ہونے کی بجائے دوسروں کے سامنے اپنے کیے ہوئے گناہوں کا اظہار اور اس پر اپنی بڑائی جتلائی جاتی ہے۔ ہمارا مذہب ہمیں گناہوں اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور اگر خدانخواستہ کسی سے گناہ سرزد ہو جائے تو دوسروں کو اس کی اطلاع دینے کی بجائے اپنے کیے ہوئے گناہ پر نادم ہونے کا درس دیتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کسی کے سامنے اپنے گناہوں کا اظہار کرتے ہیں تو گویا اپنے جرم پر اس کو گواہ بنا لیتے ہیں۔ اور اگر کسی سے کوئی گناہ ہو گیا اور اس نے خاموشی اختیار کی اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہی تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے، ضرور اس کو معاف فرما دیگا لیکن جب وہ کسی کے سامنے گناہ کا اظہار کر کے اس کو اپنے گناہ پر گواہ بنا لیتا ہے تو اب معافی میں مشکل پیش آتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اسی وجہ سے گناہ کے اظہار کو بھی گناہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت

ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

علی الاعلان گناہ کرنے والوں کے سوا میری امت کا ہر فرد بخش دیا جائے گا۔ اور علی الاعلان گناہ کرنے میں اس کا بھی شمار ہے کہ کوئی شخص رات کو گناہ کرے اور صبح اس حال میں کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا ہوا تھا اور وہ کسی سے یہ کہے: اے فلاں! میں نے گذشتہ رات کو یہ یہ کام کیا ہے۔ حالانکہ اس کے رب نے اس کا پردہ رکھا اور اس نے صبح ہوتے ہی اللہ کے رکھے ہوئے پردے کو چاک کر دیا۔ (۲۰۱)

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہئے کہ کسی سے اس کا ذکر نہ کرے اور اس کو لوگوں میں مت پھیلائے۔ جب وہ اپنا پردہ قائم رکھے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا پردہ قائم رکھے گا اور اسے رسوا نہیں ہونے دے گا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس بندے پر پردہ رکھا، اس کو قیامت کے دن رسوا نہیں فرمائے گا۔ (۲۰۲)

---

(۲۰۱)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:89......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2291......مجمع الزوائد، جلد:10، صفحہ:314......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:6، صفحہ:172......التمہید لابن عبد البر، جلد:5، صفحہ:339......الدر المنثور، جلد:8، صفحہ:330......المعجم الصغیر، جلد:1، صفحہ:227 حدیث نمبر:632......کنز العمال، حدیث نمبر:10337......المغنی عن حمل الاسفار، جلد:2، صفحہ:199......الاذکار النوویۃ، صفحہ:327......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد:14، صفحہ:61......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:10، صفحہ:461......تاریخ اصبہان لابی نعیم، جلد:2، صفحہ:64......اللؤلؤ والمرجان، جلد:3، صفحہ:326 ......>

حضرت علقمہ مزنی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کے جس گناہ پر دنیا میں پردہ رکھتا ہے، اس پر آخرت میں بھی پردہ رکھے گا۔(۲۰۳)

حضرت صفوان بن محرز ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے اس کا رب قریب ہوگا حتیٰ کہ (اپنی شان کے لائق) اس پر اپنا بازو رکھ دے گا، پھر دو بار فرمائے گا، تم نے یہ یہ کام کیا تھا؟ وہ کہے گا ہاں، پھر فرمائے گا، تم نے یہ یہ کام کیا تھا، وہ کہے گا ہاں، اس سے اقرار کروا کے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تمہارا پردہ رکھا تھا اور آج میں تمہیں بخش دیتا ہوں۔(۲۰۴)

---

(۲۰۲)......مجمع الزوائد، جلد:10۔صفحہ:314......المعجم الصغیر للطبرانی، جلد:1، صفحہ:71......التاریخ الکبیر للبخاری، جلد:1، صفحہ:372......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:8، صفحہ:284

(۲۰۳)......مجمع الزوائد، جلد:10، صفحہ:315......کنز العمال، حدیث نمبر:10299......المغنی عن حمل الاسفار، جلد:3، صفحہ:299......تاریخ بغداد، جلد:5، صفحہ:8......الکامل لابن عدی، جلد:5، صفحہ:1705

(۲۰۴)......صحیح بخاری، کتاب الاداب، حدیث نمبر: 6070......مسند احمد، جلد: 2، صفحہ:74......مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5551......تفسیر ابن کثیر، جلد:4، صفحہ:247......الدر المنثور، جلد:3، صفحہ:325......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:5، صفحہ:96......الاتحافات السنیۃ، صفحہ: 137......اتحاف السادۃ المتقین، جلد: 10، صفحہ: 469......کنز العمال، حدیث نمبر:39017......جمع الجوامع للسیوطی، حدیث نمبر:5255

سترہویں آفت......❁

سب وشتم اور مومنوں کا تمسخر اڑانا

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٥(٢٠٥)

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے ہوسکتا ہے وہ اس سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کے عیب نہ نکالو اور نہ برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لے آنے کے بعد کسی کا برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں تو یہی لوگ ظالم ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو میرے صحابہ میں سے کسی کے ایک مُد یا آدھا مُد جو خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو

---

(٢٠٥)......سورۃ الحجرات، آیت: 11

سکتا۔(۲۰۶)

امام نووی فرماتے ہیں:

صحابہ کرام کو گالی دینا بڑے بڑے حرام کاموں میں سے ہے خواہ وہ صحابہ (آپس میں ہونے والی جنگوں) میں شریک ہوئے ہوں یا نہ، کیونکہ تمام صحابہ ان جنگوں میں مجتہد تھے۔(اور مجتہد پر کوئی گناہ نہیں ہوتا)(۲۰۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

کوئی شخص کسی دوسرے کو نہ تو گالی دے اور نہ ہی کافر کہے۔ کیونکہ اگر اس کا ساتھی ایسا نہیں ہے تو اس کی دی ہوئی گالی یا کفر خود اس پر لوٹ آتا ہے۔(۲۰۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۲۰۶)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:1967......سنن ابی داؤد، حدیث نمبر:4658......سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3861......سنن ابن ماجہ، صفحہ: 161...... المستدرک للحاکم، جلد: 2، صفحہ: 478-479...... مصنف ابن ابی شیبہ، جلد: 12، صفحہ: 175...... الدر المنثور، جلد: 6، صفحہ: 172...... کنز العمال، حدیث نمبر: 32463......المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، جلد: 3، صفحہ:122......البدایۃ والنہایۃ، جلد:7، صفحہ:163......تاریخ بغداد، جلد:7، صفحہ:144

(۲۰۷)......شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:16، صفحہ:93

(۲۰۸)......صحیح بخاری مع فتح الباری، جلد:10، صفحہ:464......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:181......مجمع الزوائد، جلد:8، صفحہ:73......مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4816......شرح السنۃ للبغوی، جلد:13، صفحہ:132......المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، جلد:3، صفحہ:121......الادب المفرد، صفحہ:432

مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ کبیرہ) اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔(۲۰۹)

اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے دو عادتوں کا ذکر کیا ہے جو اکثر اوقات معاملات میں ظاہر ہا جاتی ہیں۔ ایک مسلمان کو گالی دینا۔ اور دوسرا اس سے لڑائی کرنا۔ ان دونوں کی قدرے تفصیل وتشریح حسب ذیل ہے:

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے:

گالی کسے کہتے ہیں؟ غصے کی حالت میں یا بغیر غصے کے کسی کو ایسی نامناسب بات کہہ دینا جسے کوئی معقول آدمی پسند نہ کرے۔ چاہے اس کی طرف برے اقوال یا افعال

---

(۲۰۹)......صحیح بخاری، جلد:1، صفحہ:17......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:18......اللؤلؤ والمرجان، جلد:1، صفحہ:13......سنن ترمذی، حدیث نمبر:1983......سنن النسائی، جلد:7، صفحہ:122......سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:3939......مسند احمد، جلد:1، صفحہ:385......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:1، صفحہ:209 وجلد:8، صفحہ:20......المعجم الکبیر، جلد:1، صفحہ:107......مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:172......مسند حمیدی، صفحہ:104......التمہید لابن عبدالبر، جلد:4، صفحہ:236......مسند ابی عوانہ، جلد:1، صفحہ:24......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4814......مشکل الآثار للطحاوی، جلد:1، صفحہ:365......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:199......الاذکار النوویۃ، صفحہ:324......الدر المنثور، جلد:1، صفحہ:220......شرح السنۃ للبغوی، جلد:1، صفحہ:76......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:7، صفحہ:483......التاریخ الصغیر للبخاری، جلد:1، صفحہ:229......تفسیر ابن کثیر، جلد:1، صفحہ:345......الجامع لاحکام القرآن، جلد:2، صفحہ:408......حلیۃ الاولیاء، جلد:5، صفحہ:23......تاریخ بغداد، جلد:3، صفحہ:397

منسوب کیئے جائیں یا اس کو جانوروں کے ساتھ تشبیہ دی جائے یا اس کے والدین یا قریبی لوگوں کو برا بھلا کہا جائے۔ یہ سب گالی کے زمرے میں آتے ہیں۔ بعض لوگ اخلاق اعتبار سے اس قدر گر جاتے ہیں کہ ان میں انسانی صفات ختم ہو جاتی ہیں اور وہ حیوانوں کی سی قبیحہ صفات کے حامل ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کسی جانور سے تشبیہ دے دی جاتی ہے مثلاً، کتا، گدھا وغیرہ۔ مسلمان کو تنگ کرنے اور ستانے کیلئے اسے اس طرح کے الفاظ سے یاد کرنا سراسر ناجائز اور گناہ ہے۔

''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے'' اس جملے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''کافر'' کو گالی دی جا سکتی ہے خصوصاً جب وہ حالت جنگ میں مسلمانوں کے ساتھ برسر پیکار ہے تو اس کو ذلیل و رسوا کرنے کیلئے اس کو برا کہا جا سکتا ہے۔ جیسے حدیبیہ کے مقام پر عروہ بن مسعود نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا: آپ کے گرد گرد لوگ اکٹھے ہیں جب جنگ ہوئی تو یہ سب بھاگ جائیں گے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

امصص بظر اللات آنحن نفر عنه وندعه۔(☆)

جاؤ جا کر اپنے بت لات کی شرمگاہ چوسو، بھلا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

اور مسلمان سے لڑائی کرنا کفر ہے:

لڑائی چونکہ گالی سے زیادہ سخت ہے اس لئے اس کا حکم بھی سخت لگایا اور اس کو کفر

(☆)......صحیح بخاری، کتاب الشروط، حدیث نمبر:۲۷۳۲

قرار دیا۔ اکثر علماء کرام کے نزدیک اس سے مراد "کفر اصغر" ہے۔ یعنی اس سے بندہ دائرہ اسلام سے تو خارج نہیں ہوتا لیکن سخت گناہگار ہوتا ہے۔ بعض علماء کرام نے کہا ہے کہ اس سے مجازی کفر (یعنی ناشکری) مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا آدمی اللہ کی نعمت، اس کے احسان کی ناشکری اور اخوت و بھائی چارے جیسی رحمت کی ناقدری اور ناشکری کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص جب کسی مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ (۲۱۰)

اور امام مسلم کی روایت میں ہے کہ جب کوئی آدمی کسی مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ جس کو کہا ہو اگر وہ واقعی ایسا ہے تو ٹھیک، ورنہ اس کا کہا ہوا خود اس پر لوٹ آتا ہے۔ (۲۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو لڑائی کرنے والے جب گالی گلوچ کرتے ہیں تو اس کا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ (۲۱۲)

---

(۲۱۰)......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:79......مسند حمیدی، صفحہ: 306، حدیث نمبر:698......السنن الکبریٰ للبیھقی، جلد:1، صفحہ:39

(۲۱۱)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:97......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:79......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:60......جمع الجوامع للسیوطی، حدیث نمبر:9460......مسند ابی عوانہ، جلد:1، صفحہ:23

(۲۱۲)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:274......سنن الترمذی، جلد:4، صفحہ:352، حدیث نمبر:1981......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:235......السنن الکبریٰ للبیھقی، جلد:10، صفحہ:235......>

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ دو آدمی لڑتے ہوئے جب گالی گلوچ شروع کر دیں تو جس آدمی نے اس برے فعل کی ابتداء کی ہو دونوں کا گناہ اس آدمی پر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی گالیاں دوسرے سے زیادہ اور فحش ہوتی ہیں، مگر یہ اس وقت تک ہے جب تک سننے والا حد سے تجاوز نہ کرے اور اگر وہ بھی جواباً گالیاں دینا شروع کر دے اور حد سے بڑھے تو جتنی زیادتی کرے گا اس کا گناہ اس پر ہوگا اور باقی گناہ ابتداء کرنے والے پر ہوگا۔ (۲۱۳)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے علم ہونے کے باوجود اپنے نسب کو کسی اور کی جانب منسوب کیا اس نے کفر کیا اور جس نے کسی اور کی چیز کا دعویٰ کیا (کہ یہ میری ہے) وہ ہم میں سے نہیں ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، اور جس نے کسی شخص کو کافر کہا یا دشمنِ خدا کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کفر اس کی اپنی طرف لوٹ آئے گا۔ (۲۱۴)

......>

الادب المفرد للبخاری، صفحہ:423......موارد الظمان للہیثمی، حدیث نمبر:1976......مجمع الزوائد، جلد: 8، صفحہ: 75......اتحاف السادۃ المتقین، جلد: 74، صفحہ: 483......شرح السنۃ، جلد: 13، صفحہ: 133......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4818......زاد المسیر لابن الجوزی، جلد: 2، صفحہ:236......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:466......المعجم الکبیر، جلد:17، صفحہ:366...... تاریخ بغداد، جلد:3، صفحہ:222

(۲۱۳)......ملخصاً عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، جلد:13، صفحہ:237

(۲۱۴)......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:80......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:166......>

امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

بعض علماء نے اس حدیث کو مشکل احادیث میں شمار کیا ہے کیونکہ اس حدیث کا ظاہر معنی مراد نہیں ہے۔ اس لئے اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ قتل، زنا اور اس طرح کے دوسرے کبیرہ گناہوں کی وجہ سے مسلمان کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو "اے کافر" کہے درآں حالیکہ اس کا یہ عقیدہ نہیں کہ اسلام باطل دین ہے، تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اس وجہ سے اس حدیث کی درج ذیل توجیہات کی گئی ہیں۔

(۱) جو شخص حلال اور جائز سمجھ کر کسی مسلمان کو کافر کہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

(۲) جو شخص مسلمانوں کو کثرت سے کافر کہے گا تو اس کے وبال کے طور پر وہ خود کافر ہو جائے گا۔

(۳) جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہہ رہا ہے وہ درحقیقت خود کو کافر کہہ رہا ہے۔ کیونکہ جس کو یہ کافر کہہ رہا ہے اس کے عقائد اسی کی طرح ہیں اور وہ اسی کی طرح مسلمان ہے۔

(۴) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے گا تو اس کی تکفیر کا گناہ اس پر لوٹے گا۔

>......

الترغیب والترھیب، جلد:3، صفحہ:73...... مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4817......الاذکار النوویۃ، صفحہ:319...... فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:10، صفحہ:466

(۵) اگر کسی شخص نے مسلمان کو سب و شتم کے طور پر کافر کہا تو یہ گناہِ کبیرہ ہے اور اگر اس کے اسلامی عقائد کی وجہ سے کافر کہا تو یہ کفر خود کہنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔(۲۱۵)

امام نووی کہتے ہیں کہ عام عادت میں استعمال ہونے والے برے الفاظ (گالی) میں یہ بھی شامل ہے کہ کوئی شخص لڑتے ہوئے دوسرے آدمی سے کہے "اے گدھے، اے کتے وغیرہ" اور یہ دو وجہ سے قبیح ہیں، ایک تو جھوٹ ہونے کی وجہ سے اور دوسرا اس کے ساتھ اذیت اور تکلیف ہوتی ہے۔(۲۱۶)

ایک انسان کو گالی دینا تو بڑی بات ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی حیوان، پرندے یا چوپائے وغیرہ کو بھی گالی دینے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کیلئے جگاتا ہے۔(۲۱۷)

☆☆☆☆

---

(۲۱۵)......شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:1، صفحہ:49

(۲۱۶)......الاذکار النوویۃ، صفحہ:314

(۲۱۷)......سنن ابی داود، جلد:4، صفحہ:327......مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4136......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:474......کنز العمال، حدیث نمبر:35271......الاذکار النوویۃ صفحہ:324......الاسرار المرفوعۃ، صفحہ:430

اٹھارویں آفت...... ❁

والدین کو گالی دینا

زبان کی آفات میں سے بڑی آفت اور کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ، اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔ اور لازم نہیں کہ کوئی شخص خود اپنی زبان سے گالی دے بلکہ اگر وہ گالی کا سبب بنے یعنی کسی کے والدین کو برا کہے تو جواباً اس کے والدین کو گالی دی جائے یا برا بھلا کہا جائے تو یہ اس گناہ میں برابر کا شریک تصور کیا جائے گا۔ اس لئے حکم ہے کہ کسی کے والدین کو بھی برا نہ کہو ورنہ جواباً وہ تمہارے والدین کو برا کہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب وہ کسی کے والد کو گالی دے گا تو اس کے والد کو گالی دی جائے گی اور جب کسی کی ماں کو گالی دیگا تو جواباً اس کی ماں کو گالی دی جائے گی۔ (یعنی وہ اپنے والدین کو گالی دیے جانے کا سبب بنا تو گویا اس نے خود اپنے والدین کو گالی دی۔) (۲۱۸)

---

(۲۱۸)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:223...... صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:92...... اللؤلؤ والمرجان، جلد:1، صفحہ:3......الترغیب والترہیب، صفحہ:539......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:164......سنن ترمذی، حدیث نمبر:1902

اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کو والدین کی رضا مندی کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔ لہذا جس شخص کے والدین اس سے راضی اور خوش ہونگے، اس کا رب تعالیٰ بھی اس سے راضی اور خوش ہوگا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے:

رضاء الرب فی رضاء الوالدین و سخط الله فی سخط الوالدین (۲۱۹)

اللہ کی رضا والدین کے راضی ہونے میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کے ناراض ہونے میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

"اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا" (۲۲۰)

اگر تمہارے پاس ان (دونوں) میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے (کی عمر) کو پہنچ جائیں تو اس کو "اف" تک نہ کہو اور ان کو جھڑکو۔

والدین کی نافرمانی کرنا، ان کو مارنا پیٹنا، گالی گلوچ وغیرہ تو نہایت بے ہودگی اور واضح لغزشیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی پسند نہیں کہ کوئی آدمی والدین کو "اف" بھی کہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ "اف" سب سے کمتر اور کمزور لفظ ہے جو کسی کو اذیت پہنچانے کیلئے بولا

---

(۲۱۹)......الترغیب والترہیب، صفحہ:537، حدیث نمبر: 3796......کنز العمال، صفحہ:45551
......الدر المنثور، جلد:4، صفحہ:172......کشف الخفاء، جلد:1، صفحہ:520

(۲۲۰)......سورۃ بنی اسرائیل، آیت:23

جاسکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان اقدس ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں لفظ "اف" کہنے سے کوئی ہلکی چیز ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی منع فرماتا، پس ماں باپ کا نافرمان جو عمل چاہے کرے وہ ہرگز جنت میں نہیں جائے گا اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا جو عمل چاہے کرے وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔(۲۲۱)

سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے والدین کو گالی دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔(۲۲۲)

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے

کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔(۲۲۳)

حضرت عوام بن حوشب کہتے ہیں کہ ایک بار میں ایک بستی میں گیا، اس بستی کی ایک جانب پر قبرستان تھا۔ جب نمازِ عصر کے بعد کا وقت ہوا تو وہاں کی ایک قبر پھٹی اور اس میں سے ایک آدمی باہر نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی کا دھڑ انسان جیسا تھا۔اس شخص نے تین مرتبہ گدھے کے بولنے جیسی آواز نکالی اور دوبارہ قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہوگئی۔

---

(۲۲۱)......(بحر العلوم (تفسیر سمرقندی) جلد:2،صفحہ:264-265......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد:13، صفحہ:59......الدر المنثور، جلد:9، صفحہ:289......المسند الفردوس للدیلمی، جلد:3، صفحہ:353، حدیث نمبر:5063......تنزیہ الشریعۃ، جلد:2، صفحہ:233

(۲۲۲)......مسند احمد، جلد:1، صفحہ:308......موارد الظمآن، صفحہ:53

(۲۲۳)......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:261

وہاں (اس بستی میں) ایک بوڑھی عورت تھی جو روئی کات رہی تھی۔ مجھے ایک خاتون نے کہا: تم بڑھیا کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ اس نے کہا یہ اس آدمی کی ماں ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس شخص کا قصہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ شراب پیا کرتا تھا اور ایک مرتبہ رات کو جب وہ شراب کے نشے میں دھت گھر لوٹا تو اس کی ماں نے کہا: اے میرے بیٹے! تو کیوں شراب پیتا ہے؟ اس نے کہا، تو ایسی ہنکتی ہے جیسے گدھا ہنکتا ہے۔

پھر وہ آدمی عصر کے بعد مر گیا، اب ہر روز عصر کے بعد اس کی قبر پھٹتی ہے اور وہ اپنی قبر سے نکل کر تین بار گدھے جیسی آوازیں نکالتا ہے اور دوبارہ قبر میں چلا جاتا ہے اور قبر بند ہو جاتی ہے۔ (۲۲۴)

اللہ اکبر! ماں باپ کو زبان سے اذیت پہنچانا بلاشبہ زبان کی آفات میں سب سے بڑی آفت ہے۔ جس طرح مذکورہ واقعہ میں اس آدمی نے زبان کے ساتھ اپنی ماں کو اذیت اور تکلیف پہنچائی تو اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا والوں کیلئے عبرت کا نشان بنا دیا جو لوگوں کو رہتی دنیا تک والدین کی خدمت گزاری اور ان سے زبان درازی نہ کرنے کا رستہ دکھاتا رہے گا۔

❁❁❁❁❁❁

---
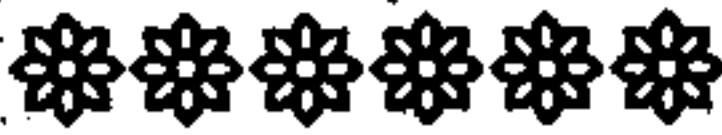
(۲۲۴)......الترغیب والترھیب للمنذری، صفحہ:540......الترغیب والترھیب للاصبھانی، جلد:1، صفحہ:292

انیسویں آفت......❀

مسلمان پر لعنت کرنا

"لعن" کا مطلب ہے "اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرنا" یعنی جب آپ کسی کو لعنت کے کلمات سے یاد کرتے ہیں تو گویا آپ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کر دینا چاہتے ہیں۔ ایک سچے مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ مسلمان کو لعنت، ملامت، طعنہ زنی، بے حیا اور بدزبان جیسے برے القابات سے یاد کرے۔ اس طرح کرنا تو فاسقوں اور ناقص الایمان لوگوں کا شیوہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی صدیق (سچے مومن) کیلئے جائز نہیں کہ وہ (کسی مسلمان پر) لعنت کرے۔ (۲۲۵)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ (۲۲۶)

---

(۲۲۵)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2005......جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:371......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:193......شرح السنۃ، جلد:13، صفحہ:133...... الترغیب والترہیب، صفحہ:588، حدیث نمبر:4223

(۲۲۶)......صحیح بخاری، جلد:7، صفحہ:223......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:104......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:33......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:8، صفحہ:23......المعجم الکبیر للطبرانی، جلد:2، صفحہ:65......>

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت کرنے والے، قیامت کے روز نہ تو کسی کی شفاعت کریں گے اور نہ شہادت دیں گے۔ (۲۲۷)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت، غضب اور جہنم کی پھٹکار نہ بھیجو۔ (۲۲۸)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت زیادہ لعنت کرنے والے، طعنے دینے والا، بے حیاء اور بدزبان (کامل) مومن نہیں ہوسکتا۔ (۲۲۹)

.....>

مسند ابی عوانہ، جلد:1، صفحہ:44.....مجمع الزوائد، جلد:8، صفحہ:73.....المطالب العالیۃ، حدیث نمبر:2696.....الادب المفرد للبخاری، صفحہ:763..... الترغیب والترہیب، صفحہ:589-588، حدیث نمبر:4229

(۲۲۷).....صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2006.....سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:278.....السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:193.....مسند احمد، جلد:6، صفحہ:448.....الادب المفرد للبخاری، صفحہ:316.....مصنف عبدالرزاق، حدیث نمبر:19530.....المغنی عن حمل الاسفار، جلد:3، صفحہ:120.....شرح السنۃ، جلد:13، صفحہ:135

(۲۲۸).....جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:350 سنن ابی داؤد، جلد:5، صفحہ:211.....مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4849..... مسند احمد، جلد:5، صفحہ:15.....الجامع الصغیر معہ فیض القدیر، جلد:6، صفحہ:420، حدیث نمبر:9863

(۲۲۹).....جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:350.....السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:193.....مجمع الزوائد، جلد:1، صفحہ:97.....المستدرک للحاکم، جلد:1، صفحہ:12.....موارد الظمان، صفحہ:48.....>

حضرت ابودرداء ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بندہ جب کسی پر لعنت کرتا ہے تو اس کی لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے، آسمان کے دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف آنے لگتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس پر بند ہوجاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں کوشش کرتی ہے مگر راہ نہیں پاتی تو اس آدمی کی طرف آجاتی ہے جس پر لعنت کی گئی اور وہ اسکا مستحق ہو، اور اگر وہ اس کا مستحق نہ ہو تو لعنت کرنے والے کی لوٹ جاتی ہے۔(۲۳۰)

حضرت ابن عباس ﷺ سے کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے سامنے ہوا پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوا کو لعنت نہ کرو وہ تو حکم ربی کے تابع چلتی ہے اور جب کوئی آدمی کسی ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو اس کی مستحق نہیں ہوتی تو لعنت خود کرنے والے ہی کی طرف لوٹ آتی ہے۔(۲۳۱)

......>

شرح السنۃ، جلد:13، صفحہ:134......کنز العمال، حدیث نمبر:720......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:7، صفحہ:487......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4847......حلیۃ الاولیاء، جلد:4، صفحہ:235......المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، جلد:3، صفحہ:117......تاریخ بغداد، جلد:5، صفحہ:339

(۲۳۰)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:277......الترغیب والترہیب، صفحہ:589......جمع الجوامع للسیوطی، حدیث نمبر:5692......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:10، صفحہ: 467......تہذیب تاریخ دمشق، جلد:5، صفحہ:300......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:7، صفحہ:490......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4850

(۲۳۱)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:278......جامع ترمذی، جلد:4، صفحہ:351......>

حضرت عمران بن حصین ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر پر تشریف لے جا رہے تھے، ایک عورت اونٹنی پر سوار تھی کہ اونٹنی مضطرب ہوئی تو خاتون نے اس پر لعنت کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی پر سے سامان اٹھا لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔

حضرت عمران کہتے ہیں میرے سامنے اب بھی وہ منظر ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان پھر رہی ہے اور کوئی آدمی اس پر توجہ نہیں کر رہا۔ (۲۳۲)

حضرت ابو برزہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ (دورانِ سفر) اونٹنی پر ایک باندی سوار تھی اور لوگوں کا کچھ سامان بھی اس پر رکھا ہوا تھا، اچانک اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا درآں حالیکہ ان کے درمیان پہاڑ کا ایک تنگ درہ تھا تو اس باندی نے اونٹنی سے کہا "چل، اے اللہ اس پر لعنت بھیج" جب رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا، ہمارے ساتھ ایسی اونٹنی نہ چلے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ (۲۳۳)

......>

موارد الظمآن، حدیث نمبر:1988......الترغیب والترہیب، صفحہ:590......الدر المنثور، جلد:1، صفحہ:165......سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر:528

(۲۳۲)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2004......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:431......المعجم الکبیر، جلد:18، صفحہ:190......مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد:8، صفحہ:485......ارواء الغلیل للالبانی، جلد:7، صفحہ:240......الترغیب والترہیب، صفحہ:589

(۲۳۳)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2005......ارواء الغلیل للالبانی، جلد:7، صفحہ:241

کسی کا نام متعین کیے بغیر کافروں اور گناہگاروں پر لعنت کا جواز:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

محفوظ مسلمان پر لعنت کرنا بالاتفاق حرام ہے، اور برے اوصاف رکھنے والے لوگوں پر (کسی خاص بندے کا نام لئے بغیر) لعنت کرنا جائز ہے مثلاً آپ کہتے ہیں "ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو" "کافروں پر اللہ کی لعنت ہو" "یہودیوں اور نصرانیوں پر اللہ کی لعنت ہو" "فاسقوں پر اللہ کی لعنت ہو" "مصوروں پر اللہ کی لعنت ہو" وغیرہ (۲۳۴)

بری عادات کے حامل لوگوں پر نام لئے بغیر لعنت کرنے پر بے شمار دلائل ہیں جن میں سے معدودے چند درج ذیل ہیں۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"اللہ تعالیٰ یہودیوں اور نصرانیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (۲۳۵)

---

(۲۳۴)......الاذکار النوویۃ، صفحہ:303

(۲۳۵)......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:376......صحیح بخاری، جلد:2، صفحہ:90......مسند احمد، جلد:1، صفحہ: 218......دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد: 7، صفحہ: 264...... التمہید لابن عبد البر، جلد: 1، صفحہ:196......مجمع الزوائد، جلد:2، صفحہ:27......تلخیص الحبیر، جلد:1، صفحہ:277......مشکوۃ المصابیح، صفحہ:712......کنز العمال، حدیث نمبر:1876......تفسیر ابن کثیر، جلد:5، صفحہ:143......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد:2، صفحہ:35......مسند ابی عوانہ، جلد:1، صفحہ:399......مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد:2، صفحہ:376......البدایۃ والنہایۃ، جلد:2، صفحہ:116

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

"جس نے غیر اللہ کیلئے ذبح کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے، جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت ہے، جس نے اپنے والدین کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس نے زمین کی حد بندی کے نشانات تبدیل کئے اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔(۲۳۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے اس کے چہرے کو داغا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔(۲۳۷)

اسی طرح فرمان حبیب ﷺ ہے:

"اے اللہ! رعل، ذکوان اور عصیۃ پر لعنت فرما، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔(۲۳۸)

---

(۲۳۶)......صحیح مسلم، جلد:3، صفحہ:1567......مسند احمد، جلد:1، صفحہ:108......السنن الکبریٰ للبیہقی ،جلد: 6، صفحہ: 99......کنز العمال ،حدیث نمبر: 45546......تہذیب تاریخ دمشق ، جلد: 3، صفحہ:20...... المعجم الکبیر، جلد:11، صفحہ:218

(۲۳۷)......صحیح مسلم ، جلد:3، صفحہ:1673...... السنن الکبریٰ للبیہقی ، جلد:7، صفحہ:35...... مشکوٰۃ المصابح ، حدیث نمبر:4078...... الترغیب والترہیب ، جلد:3، صفحہ:218...... سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ، حدیث نمبر:1549

(۲۳۸)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:1953......السنن الکبریٰ للبیہقی ، جلد:2، صفحہ:200......مسند احمد ،جلد:4، صفحہ:57......شرح معانی الآثار، جلد:1، صفحہ:243

انسان کا کسی شخص کو لعنت کرنا جو کبیرہ گناہوں میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو، مثلاً یہودی، عیسائی، ظالم، زانی، مصور، چور اور سود کھانے والا، تو احادیث کا ظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان پر لعنت کرنا حرام نہیں ہے۔ اور امام غزالی علیہ الرحمہ نے بھی لعنت کی حرمت کا اشارہ کیا ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں علم ہو کہ ان کی موت حالت کفر میں ہوئی ہے، مثلاً ابولہب، ابوجہل، فرعون، ہامان وغیرہم تو ان پر لعنت کرنا حرام نہیں ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ لعنت کا مطلب ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرنا اور ہمارے علم کے مطابق فاسق اور کافر پر اللہ نے رحمت سے دوری کی مہر نہیں لگائی (۲۳۹) (تو ممکن ہے وہ توبہ کر کے ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل ہو جائے، اس لئے کسی کافر یا فاسق کا نام لے کر اس پر لعنت نہیں کرنی چاہئے البتہ اگر یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ اس کی موت حالت کفر میں ہوئی ہے تو اس پر لعنت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ پچھلے بیان سے ظاہر ہے۔)

❁❁❁❁❁❁

---

(۲۳۹)......الاذکار النوویہ، صفحہ: 304

بیسویں آفت......❁

اگر اللہ نے اور فلاں نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا

یہ کہنا کہ "اگر اللہ نے اور فلاں نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا" زبان کی آفات میں سے ہے۔ اور رسول کریم ﷺ نے ایسا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ایسا مت کہو کہ اگر اللہ نے اور فلاں نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا، بلکہ اس طرح کہو کہ اگر اللہ نے اور پھر فلاں نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا۔" (۲۴۰)

یعنی جب کسی وعدہ یا آئندہ خبر کو تم اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف کرو اور ساتھ ہی کسی اور کے ارادہ کا بھی ذکر کرو تو رب اور ربوب، خالق اور مخلوق کے ناموں کو "واو" (اور) کے ساتھ ملا کر نہ بولو کیونکہ اس میں مساوات (برابری) یا بے ادبی کا احتمال ہے۔

---

(۲۴۰)......سنن ابی داؤد، جلد:7، صفحہ:335......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:384......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:3، صفحہ:216......المستدرک للحاکم، جلد:3، صفحہ:462......مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد:9، صفحہ:117......مجمع الزوائد، جلد:47، صفحہ:208......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:7، صفحہ:574......شرح السنۃ، جلد:12، صفحہ:360......عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی، صفحہ:660......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4778......سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر:137......الدر المنثور، جلد:1، صفحہ:35......الاذکار النوویۃ، صفحہ:318

بلکہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی چاہت کا ذکر کرنا ہو تو ''ثم'' (پھر) کہہ کر بیان کرو کیونکہ ''ثم'' تراخی (تاخیر، After, Later) کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس کو استعمال کرنے سے ربوبیت اور عبدیت کا فرق معلوم ہو جائے گا۔

''ثم'' کہنے سے ایک اور لطیف معنی کی طرف اشارہ ہے، ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ، علامہ طیبی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ:

''ثم ھھنا یحتمل التراخی فی الزمان وفی الرتبة فان مشیئة الله تعالیٰ ازلیة ومشیئة غیرہ حادثة تابعة لمشیئة الله تعالیٰ قال تعالیٰ " ماتشاؤون الا ان یشآء الله رب العالمین'' (۲۴۱)

ثم یہاں زمانے اور مرتبے میں تراخی کا احتمال رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت و چاہت ازلی اور قدیم ہے اور اس کے سوا دوسروں کی چاہت، حادث اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہوتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے ''ماتشاؤون الا ان یشآء الله رب العالمین'' تم کیا چاہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے سارے جہانوں کا رب۔

اس طرح کہنے کے تین مراتب ہیں۔

(۱)......کوئی شخص صرف اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کہے کہ، اگر اللہ نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا یا اگر اللہ نہ چاہتا تو میرا فلاں کام نہ ہوتا۔ یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔

(۲)......کوئی شخص اللہ تعالیٰ اور کسی اور شخصیت کا ذکر کرے لیکن اللہ تعالیٰ کی

---

(۲۴۱)......مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد:9، صفحہ:28

چاہت کو پہلے ذکر کرے اور کہے "اگر اللہ نے چاہا اور پھر فلاں نے چاہا تو میرا فلاں کام ہو جائے گا" ایسا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳)......کوئی شخص اللہ تعالیٰ اور کسی دوسرے شخص کی چاہت کو ایک ساتھ ملا کر کہے "اگر اللہ اور فلاں نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا" ایسا کہنا ناجائز ہے اور مذکورہ حدیث شریف میں اسی کی ممانعت کا ذکر ہوا ہے۔

بعض نادانوں نے اس طرح کی احادیث کو آڑ بنا کر خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے یہ تک کہہ ڈالا کہ "محمد ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" یقین مانیے یہ بہت بڑی جسارت اور دریدہ دہنی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی چاہت کا کیا کہنا کہ ان کی چاہت پر اللہ کریم نے قبلے کا رخ بدل دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد نری تقلب وجهك فی السمآء فلنولینك قبلة ترضٰها فول وجهك شطر المسجد الحرام○(☆)

بے شک آپ کے چہرے کا بار بار اٹھنا ہم (بڑے ناز سے) دیکھ رہے ہیں۔ ہم ضرور آپ کو اس قبلے کی طرف موڑ دیں گے جسے آپ پسند فرمائیں، لو اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔

حضور ﷺ کی چاہت پورا کرنے میں اللہ کریم کا محبت بھرا انداز ملاحظہ کیجئے اور ان نادانوں کے لکھے ہوئے جملے پر "استغفار" پڑھیے۔

(☆)......سورۃ البقرہ، آیت:۱۴۴

اکیسویں آفت......❁

''اگر اور کاش'' جیسے الفاظ بولنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قوی مومن ضعیف مومن سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے، اور ہر ایک میں خیر ہے جو چیز تم کو نفع دے اس میں حرص کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو اور تھک کر نہ بیٹھو۔ اور اگر تم پر کوئی مصیبت آجائے تو یہ نہ کہو ''کاش میں ایسا ایسا کر لیتا'' بلکہ کہو یہ اللہ کی تقدیر ہے اس نے جیسا چاہا کر دیا۔ اور لفظ ''کاش'' شیطان کا عمل کھولتا ہے۔ (۲۴۲)

امام یحییٰ بن شرف نووی رقمطراز ہیں:

قاضی عیاض نے کہا، کہ بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ ''کاش اور اگر'' کے الفاظ کی ممانعت اس وقت ہے جب کسی شخص کا یہ وجوبی اعتقاد ہو کہ اگر وہ یہ کام کر لیتا تو اس کو یہ مصیبت نہ پہنچتی اور جو شخص اس کو اللہ کی مشیت کے حوالے کر دے اور یہ کہے کہ اللہ کی چاہت کے بغیر اس کو کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی وہ اس ممانعت کے حکم میں داخل نہیں ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار میں کہا ''اگر ان میں سے کوئی شخص

---

(۲۴۲)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2052......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:1، صفحہ:89......الاسماء والصفات، صفحہ:159......السنۃ لابن ابی عاصم، جلد:1، صفحہ:157

سر اٹھائے گا تو ہمیں دیکھ لے گا" قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد مستقبل کے متعلق ہے اور اس میں کسی واقع ہو چکی مصیبت کے بارے میں اگر کا لفظ نہیں ہے کہ یہ تقدیر کو ماننے کے خلاف ہو۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "اگر تمہاری قوم نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں بیت اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیادوں پر مکمل کر دیتا۔" اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو مسواک کرنے کا (لازمی) حکم دیتا" ان تمام احادیث میں مستقبل کے متعلق ذکر ہے اور ان میں تقدیر سے کوئی تعرض نہیں، لہذا اس قسم کے کلام میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ قاضی عیاض نے کہا، میرے نزدیک حدیث میں نہی اپنے عموم پر ہے لیکن یہ نہی تنزیہی ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں، حدیث میں "کاش یا اگر" کا لفظ ماضی میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمان اقدس ہے "اگر میں پہلے اس چیز کو جان لیتا جس کو بعد میں جانا تو میں ہدی روانہ نہ کرتا" اس لئے (حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ان الفاظ کو مستقبل کیلئے استعمال کریں تو قباحت نہیں اور ماضی کیلئے استعمال کرنے سے ممانعت ہے، بلکہ) حدیث کا مقتضی یہ ہے کہ بغیر کسی فائدے کے اس لفظ کو استعمال نہ کیا جائے۔ اس لئے یہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی عبادت کے رہ جانے پر بطور افسوس کہے مثلاً "اگر میں جلدی جاگ جاتا تو میری نماز قضا نہ ہوتی" یا کسی مشکل در پیش ہونے پر اگر کا لفظ کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور احادیث ماضی میں جو اگر کا لفظ آیا ہے وہ اسی پر محمول ہے۔ (۲۴۳)

(۲۴۳)......شرح النووی علی مسلم، جلد: 16، صفحہ: 216

کسی مصیبت یا پریشانی کے آنے پر لوگ عام طور پر یوں کہتے ہی کہ اگر میں فلاں جگہ یا مقام پر نہ جاتا تو یہ مصیبت نہ آتی، یا کاش میں سفر پر روانہ نہ ہوا ہوتا تو یہ ایکسیڈنٹ نہ ہوتا وغیرہ، اس طرح نہیں کہنا چاہئے کیونکہ اس طرح کہنے سے گویا آدمی تقدیر الٰہی کا انکار کرتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا ہے وہ اس کی تقدیر میں لکھا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر یا کاش کا لفظ اس طرح استعمال نہ کیا جائے کہ تقدیر کے انکار کا وہم پیدا ہو۔

☆☆☆☆☆☆

بائیسویں آفت...... ❁

یہ کہنا کہ "لوگ ہلاک ہو گئے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ"

جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ "لوگ ہلاک ہو گئے" تو وہ ان سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ (۲۴۴)

اس حدیث پاک میں "اَهْلَكُهُمْ" کے کلمہ میں دو قراٴتیں ہیں، ایک کاف کے ضمہ کے ساتھ یعنی "اَهْلَكُهُمْ" (اسم تفضیل) اور دوسری کاف کے فتحہ کے ساتھ یعنی "اَهْلَكَهُمْ" (فعل ماضی) اگر یہ اسم تفضیل کے معنی میں ہو تو مطلب ہوگا کہ جو آدمی مسلمانوں کے متعلق کہتا رہے کہ سب ہلاک ہو گئے، رحمت خداوندی سے دور ہو گئے، بے دین ہو گئے وغیرہ تو یہ ان سب سے زیادہ ہلاکت میں پڑنے والا ہے کیونکہ مسلمانوں کو رحمت الٰہی سے دور سمجھ رہا ہے۔

---

(۲۴۴)......صحیح مسلم، جلد: 4، صفحہ: 2024، حدیث نمبر: 3623......سنن ابی داؤد، کتاب الاداب، جلد:4، صفحہ:296، حدیث نمبر:4983......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:342......موطا امام مالک، جلد:2، صفحہ:984، ......مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4821......تاریخ اصفہان لابی نعیم، جلد:2، صفحہ:364

اور اگر یہ کاف کے فتحہ کے ساتھ ہو (فعل ماضی) تو اس کا معنی ہوگا کہ جو یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے لوگوں کو رحمت الٰہی سے مایوس کردے اور لوگ مایوس ہو کر گناہگار بن گئے تو ان کو اللہ نے ہلاک نہیں کیا بلکہ اس آدمی نے ہلاک کیا ہے، لہذا مجرم یہ آدمی ہوگا جو لوگوں کو رحمت خداوندی سے مایوس کر رہا ہے۔(۲۴۵)

امام نووی فرماتے ہیں:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو اذیت دینے کیلئے یا تکبر کی وجہ سے یا لوگوں کو حقارت کی وجہ سے ایسا کلمہ بولتا ہے تو وہ خود تکبر کی وجہ سے لوگوں سے بڑھ کر ہلاکت کا شکار ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص اپنے میں یا لوگوں میں دینی نقصان کی وجہ سے یا لوگوں کے دین سے دور ہو جانے کی بنیاد پر ایسا کہتا ہے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔(۲۴۶)

امام نووی مزید رقمطراز ہیں:

اور اس حدیث کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو آدمی ہمیشہ لوگوں کی عیب جوئی میں لگا رہتا ہے اور ان کے گناہوں کا تذکرہ کرتا رہتا ہے اور لوگوں کی کوتاہیاں اور برائیاں ظاہر کر کے کہتا ہے "لوگ ہلاک ہو گئے" تو یہ شخص عیب جوئی کی وجہ سے ان سے بڑھ کر ہلاکت میں پڑے گا اور لوگوں سے زیادہ بری حالت میں رہے گا۔ کیونکہ ایسا کرنا کبھی آدمی کو تکبر و عجب کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اور یہ عمل اور بھی زیادہ حرام اور قبیح ہے۔(۲۴۷)

---

(۲۴۵)......ماحصل، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد:9، صفحہ:58

(۲۴۶)......شرح النووی علی مسلم، جلد:16، صفحہ:175

(۲۴۷)......شرح النووی علی مسلم، جلد:16، صفحہ:176

تیسویں آفت......

گانے باجے اور حرام شعر گوئی

فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ (۲۴۸)

کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے، اسے ہنسی بنالیں۔ ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے کہ جیسے انہیں سنا ہی نہیں جیسے ان کے کان بہرے ہیں۔ سو اسے درد ناک عذاب کا مژدہ دو۔

اس آیت میں (لہوالحدیث سے) کیا مراد ہے۔ اس کے بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

الغناء واللہ الذی لاالہ الا ھو یرددھا ثلاث مرات (۲۴۹)

---

(۲۴۸)......سورۃ لقمان، آیت: 6-7

(۲۴۹)......تفسیر ابن کثیر، جلد: 3، صفحہ: 443

اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اس سے مراد "غناء" (گانا) ہے۔اور آپ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

"لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف......" (۲۵۰)

میری امت میں ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے باجوں کو اپنے لئے حلال کرلیں گے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ o وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ o وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ o (۲۵۱)

---

(۲۵۰)......صحیح بخاری مع فتح الباری، جلد: 10، صفحہ: 51، حدیث نمبر: 5590...... الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:102......مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5343......سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر:91

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی روایت کی گئی ہے اور اس میں "من امتی" کی بجائے "فی امتی" کے الفاظ ہے۔

السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:10، صفحہ:221......المعجم الکبیر، جلد:3، صفحہ:319......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:6، صفحہ:472......کنز العمال، حدیث نمبر:30926......المغنی عن حمل الاسفار، جلد:2، صفحہ:269

(۲۵۱)......سورۃ النجم، آیات:59-61

تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو، اور ہنستے ہو اور روتے نہیں، اور تم کھیل میں پڑے ہوئے ہو۔

شعر گوئی اور اس کی اقسام:

اشعار کو بنیادی طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔(شعر وشاعری کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ اس کے متعلق فقیر کا ایک تحقیقی مقالہ شائع ہو چکا ہے۔ذیل میں اسی کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔)

(۱)......پہلی قسم کے اشعار وہ ہیں جن میں اسلام اور مسلمانوں کی مدح اور حق اور اہل حق کی مدد و نصرت کو بیان کیا جائے۔اس قسم کے اشعار کہنے اور بولنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲)......دوسری قسم کے اشعار ہیں جن میں کسی قوم کی باطل طریقے سے مدح کی جائے یا ان میں جھوٹی باتیں کی جائیں اور کسی پر بہتان باندھے جائیں۔ یہ قسم حرام اور ناجائز ہے۔

پہلی قسم کے اشعار کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَo اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَo وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَo (۲۵۲)

یعنی شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نہیں دیکھا

(۲۵۲)......سورۃ الشعراء، آیات: 224 تا 226

کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور بے شک وہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر خود عمل نہیں کرتے۔

یعنی شعر کی ہر صنف میں طبع آزمائی کرتے ہیں، کسی کی مدح کرتے ہیں اور کسی کی مذمت، ان کے اشعار میں بے حیائی کی باتیں ہوتی ہیں، گالی گلوچ، لعن طعن، افتراء و بہتان، تکبر اور اظہار فخر، حسد و دکھاوا، کسی کی تذلیل و توہین اور بہت سی اخلاق سوز باتیں ہوتی ہیں۔ اس بنا پر وہ گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیتے ہیں۔ انہیں وجوہ کی بنیاد پر اشعار کی ان قسم کو حرام اور ناجائز کہا گیا ہے۔

دوسری قسم کے اشعار کے متعلق قرآن مجید میں ان آیات سے اگلی آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ فرمانِ خداوند ہے۔

"اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَاظُلِمُوْا" (۲۵۳)

(شاعر گمراہ لوگ ہیں) سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کیا اور اپنے مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا۔

(۱) **واجب:** جب گستاخانِ خدا اور رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم شاعری کے ذریعے اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور دین مبین اسلام پر اعتراضات کر رہے ہوں اور معاذ اللہ ان ذوات قدسیات کی گستاخیاں کر رہے ہوں تو ان لوگوں کو ان کے منہ کے مطابق طمانچہ

(۲۵۳)......سورۃ الشعراء، آیت: 227

مارنے کیلئے شاعری کرنا اوران کے اعتراضات کے جوابات دینا واجب ہے۔جس طرح کہ حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبداللہ بن رواحہ وغیرہما رضی اللہ عنہما کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۲)مستحب: حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول مکرم ﷺ کیلئے شاعری کرنا مستحب اور کار ثواب ہے۔صحابہ کرام اور اولیاء اللہ کی منقبتیں بھی اسی میں شامل ہیں۔

(۳) جائز و مباح: ایسے اشعار جن میں کفریہ کلمات، کذب وغیبت، خوبصورت عورتوں کی باتیں ، شراب نوشی کی ترغیب ، عشق مجازی کی قلا بازیاں اور کسی مسلمان کی توہین وتذلیل کی بدبو نہ ہوان کو پڑھنا جائز ومباح ہے۔چاہے ان کا تعلق کسی بھی زمانے یا کسی بھی مذہب وعقیدے سے تعلق رکھنے والے شاعر سے ہو۔

(۴)حرام ومکروہ: ایسے اشعار جن میں، کذب وغیبت، خوبصورت عورتوں کی باتیں، شراب نوشی کی ترغیب، عشق مجازی کی قلابازیاں اور کسی مسلمان کی توہین و تذلیل کی بدبو ہوانکو پڑھنا حرام وگناہ ہے۔

(۵) کفر: ایسے اشعار جن میں اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ و دیگر انبیاء ورسل کی تنقیص پائی جائے۔چاہے وہ کسی نے حمد باری تعالیٰ کے ضمن میں لکھے ہوں یا وہ نعتیہ کلام میں ہوں۔جس میں بھی کفریہ کلمات ہوں ان کو پڑھنا کفر وحرام ہے۔

❁......❁......❁......❁......❁......❁
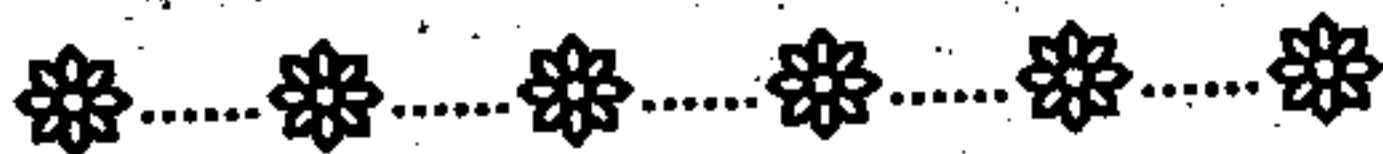
چوبیسویں آفت...... ❀

جھوٹا وعدہ کرنا

نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے۔

آیة المنافق ثلاثة : اذا حدث کذب، واذا وعدأ خلف، واذا اؤتمن خان۔ (۲۵۴)

منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے گا جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی کرے گا اور جب اس کو امانت دی جائے گی تو خیانت کرے گا۔

اسی طرح رسول کریم ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے۔

چار خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے۔

---

(۲۵۴)......صحیح بخاری معہ فتح الباری، جلد:1، صفحہ:89......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:78......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:357......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:6، صفحہ:85......شرح السنۃ، جلد:1، صفحہ:72......تاریخ بغداد، جلد:14، صفحہ:70......الکامل لابن عدی، جلد:3، صفحہ:1129......تفسیر ابن کثیر، جلد: 1، صفحہ: 299......کنز العمال، حدیث نمبر: 842......اتحاف السادۃ المتقین، جلد: 6، صفحہ:263......تاریخ اصفہان لابی نعیم، جلد:1، صفحہ:325

جب اسے امانت دی جائے گی تو خیانت کرے گا، جب بات کرے گا تو جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی کرے گا اور جب لڑائی لڑے گا تو گالی گلوچ سے کام لے گا۔(۲۵۵)

امام بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں:

منافق کی علامتوں کو تین میں منحصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ثواب اور عذاب کا مدار تین چیزوں پر ہے، نیت، قول اور فعل، اور منافق میں یہ تینوں چیزیں فاسد ہیں۔ نیت کا فساد اس میں ہے کہ جب منافق وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے، کیونکہ وعدہ کی خلاف ورزی اس وقت قابل مذمت ہے جب وعدہ کرتے ہی دل میں اس کے خلاف کرنے کی نیت کر لے، لیکن جب وعدہ کرتے ہی اس کو پورا کرنے کا ارادہ ہو اور بعد میں کوئی مانع پیش آجائے یا کسی اور سبب سے اس کی رائے بدل جائے تو یہ منافقت کی صفت

---

(۲۵۵)......صحیح بخاری معہ فتح الباری، جلد:1، صفحہ:89......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:78......سنن ترمذی، حدیث نمبر:2632......مسند احمد، جلد:2، صفحہ:189......السنن الکبریٰ للبیھقی، جلد:9، صفحہ:230......شرح السنۃ، جلد:1، صفحہ:74......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:56......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:2، صفحہ:269......کنز العمال، حدیث نمبر:848......تہذیب تاریخ دمشق، جلد:10، صفحہ:489......مکارم الاخلاق للخرائطی، صفحہ:13......المغنی عن حمل الاسفار، جلد:3، صفحہ:130......تفسیر ابن کثیر، جلد:8، صفحہ:131......الترغیب والترھیب، جلد:3، صفحہ:593......حلیۃ الاولیاء، جلد:7، صفحہ:204......الدر المنثور، جلد:1، صفحہ:239......مسند ابی عوانہ، جلد:1، صفحہ:20......صفۃ النفاق للفریابی، صفحہ:86

نہیں ہے، کیونکہ امام طبرانی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے طویل روایت نقل کی ہے ،اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ”وعدہ کرتے وقت اس کے دل میں یہ تھا کہ وہ اس کی خلاف ورزی کرے گا“

علماء فرماتے ہیں کہ جب کوئی وعدہ کرے تو مستحب یہ ہے کہ اس کو پورا کرے اور وعدہ کو پورا نہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔اور وعدہ کرتے ہوئے ”ان شاء اللہ“ کہنا مستحب ہے تا کہ وعدہ پورا نہ کرنے کی صورت میں ظاہراً جھوٹ کا مرتکب نہ ہو۔اور جب کسی کو سزا دینے کی دھمکی دی ہو اور دھمکی کو پورا کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے تو دھمکی کو پورا نہ کرنا افضل ہے۔(جو مذکور ہوا، یہ منافق کی نیت کا فساد تھا) اور اس کے قول کا فساد یہ ہے کہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور فعل کا فساد یہ ہے کہ جب منافق کے پاس کوئی امانت رکھی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔(۲۵۶)

☆☆☆☆☆☆

(۲۵۶) ..عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد:1، صفحہ:221

پچیسویں آفت......

نیکی کا حکم دینا اور خود نہ کرنا اور برائی سے روکنا لیکن خود باز نہ آنا

حضرت اسامہ بن زید ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ آپ حضرت عثمان ﷺ کے پاس جا کر ان سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ حضرت اسامہ نے کہا تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے ان سے گفتگو نہیں کی؟ کیا میں تم کو نہ سناؤں کہ میں ان سے کیا باتیں کر چکا ہوں۔ خدا کی قسم میں نے اپنے اور ان کے متعلق جو باتیں کرنی تھی وہ کر چکا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا میں ہی پہلا شخص ہوں، اور میں اپنے کسی حاکم کے متعلق یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں سے بہتر ہے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز ایک شخص کو لا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا ،اس کے پیٹ کی آنتیں نکل پڑیں گی وہ ان انتوں کے ساتھ اس طرح گردش کرے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ پھر دوزخی اسکے گرد جمع ہونگے اور اس سے کہیں گے ،اے فلاں شخص! کیا تم ہم کو نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے روکتے نہیں تھے؟ وہ شخص کہے گا کیوں نہیں! میں نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود نہیں کرتا تھا اور میں برائی سے روکتا تھا

اور خود برے کام کرتا تھا۔(۲۵۷)

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ انسان کسی کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ترک کردے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ حتی الامکان کوشش کرے کہ جس کام سے دوسروں کو منع کر رہا ہے خود بھی اس سے اجتناب کرے اور جس نیک عمل کی لوگوں کو ترغیب دلا رہا ہے خود بھی اس پر عمل کی کوشش کرے تاکہ بعد میں شرمندگی سے بچ سکے۔

اس حدیث پاک سے مقصود مسلمان پر دو واجب چیزوں کا بیان کرنا ہے۔

(۱)پہلا واجب : یہ ہے کہ اپنے آپ کو نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کا حکم دے تاکہ وہ اپنے علم کے مطابق عمل کرنے والا ہو جائے۔

(۲)دوسرا واجب : یہ ہے کہ اپنے علم اور بصیرت کی بنیاد پر دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔

مسلمان پر یہ دو واجب ہیں اگر وہ ان میں سے ایک پر عمل کرلے اور دوسرے کو ترک کردے تو جس واجب کو اس نے ترک کیا ہوگا وہ اس کے ذمے باقی رہے گا اور جس پر اس نے عمل کرلیا وہ اس کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا جبکہ اس کی نیت خالص ہو۔

☆☆☆☆☆☆

(۲۵۷)......صحیح بخاری، جلد:4، صفحہ:90......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:2290......اللؤلؤ والمرجان، جلد:3، صفحہ:325

چھبیسویں آفت...... ❁

شوہر یا بیوی کا راز افشاء کرنا

سرور عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز بدترین شخص وہ ہوگا جو اپنے بیوی کے پاس جائے اور اس کی بیوی اپنا جسم اس کے سپرد کر دے اور پھر وہ شخص اس کا راز افشاء کر دے۔(۲۵۸)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ ہے کہ کوئی اپنے بیوی کے پاس جائے اور اس کی بیوی اپنا جسم اس کے سپرد کر دے اور پھر وہ شخص اس کا راز افشاء کر دے۔(۲۵۹)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عورت کے اعضاء مخصوصہ اور ان کی ساخت کے بارے میں کسی کو بتائے یا جماع کے وقت جو بات چیت ہوتی ہے یا جس قسم کے افعال ہوتے ہیں ان کا کسی سے ذکر کرے۔

---

(۲۵۸)......صحیح مسلم، جلد:2، صفحہ:1060......مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:7، صفحہ:63......مسند احمد، جلد:3، صفحہ:69......حلیۃ الاولیاء، جلد:10، صفحہ:236-237......عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، حدیث نمبر:608......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:7، صفحہ:193-194

(۲۵۹)......صحیح مسلم، جلد:2، صفحہ:1061

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں اور دوسرے کئی مرد اور عورتیں بھی موجود تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی سے کیا جانے والا فعل (لوگوں میں) بیان کرتا ہے؟ اور کوئی عورت اپنے شوہر سے کیا جانے والا فعل (عورتوں میں) بیان کرتی ہے؟

حضرت اسماء کہتی ہیں کہ سب لوگ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں اور مرد بھی کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ایسا مت کیا کرو کیونکہ ایسا کرنے والا شیطان کی مثل ہے جو کسی شیطانہ کو بیچ راستے کے ملے اور اس پر کود پڑے اور لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں۔ (۲۶۰)

☆☆☆☆☆☆☆

(۲۶۰)......مسند احمد، جلد:6، صفحہ:456......مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:294......کنز العمال، حدیث نمبر:4909......ارواء الغلیل، جلد:7، صفحہ:74......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:86

ستائیسویں آفت:......

اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا ہو جانے کی قسم کھانا

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہو جانے کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہو جائے گا۔ اور کسی انسان نے اگر غیر مملوکہ چیز کی قسم کھائی تو اس کو پورا کرنا لازم نہیں ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کی تو جہنم میں اسی چیز کے ساتھ اس کر عذاب دیا جائے گا۔ اور جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت دھری تو یہ اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ (۲۶۱)

امام نووی رقمطراز ہیں:

(جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہو جانے کی "جھوٹی قسم" کھائی تو وہ ایسا ہی ہو جائے گا۔) اس حدیث میں "جھوٹی قسم" کی قید احترازی نہیں ہے۔ اس کا یہ

---

(۲۶۱)......صحیح بخاری معہ فتح الباری، جلد:10، صفحہ:464......صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:105......سنن ابی داؤد، کتاب النذور، جلد:3، صفحہ:224......سنن ترمذی، حدیث نمبر:1543......سنن النسائی، جلد:7، صفحہ:6......سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:2098......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:33-34......المعجم الکبیر، جلد:2، صفحہ:64......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:7، صفحہ:492

مطلب نہیں کہ جو سچی قسم کھائے تو اس کا یہ حکم نہ ہوگا، بلکہ اس کا بھی یہی حکم ہے۔ مثلاً کسی نے کہا کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں یہودی ہوں، اگر اس نے یہودیت کو سچا مذہب اور حق جان کر اس کی تعظیم کی خاطر ایسا کہا تو وہ کافر ہو جائے گا، اور اگر اس نے تعظیم کی وجہ سے ایسا نہیں کہا بلکہ اس کا دل اسلام پر مطمئن تھا اور اس نے فقط اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کیلئے ایسا کہا یا عمداً جھوٹی قسم کھائی تو وہ کافر نہیں ہوگا، اور حدیث پاک میں کفر، کفران نعمت یعنی ناشکری کے معنی میں ہوگا یا بطور زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) استعمال ہوا ہے۔(۲۶۲)

آج کل یہ وبا عام ہے کہ آدمی ذرا ذرا سی بات پر اپنے مسلک یا مذہب کو داؤ پر لگا دیتے ہیں، اور کہتے ہیں "اگر تم اپنی فلاں بات یا فلاں نظریہ ثابت کر دو تو میں تمہارا مسلک قبول کر لوں گا" وغیرہ، اس سے احتراز لازم ہے۔ اپنے مسلک اور مذہب پر ثابت قدم رہنا چاہئے اور اس کے بارے میں کسی قسم کے شکوک و شبہات کو دل میں جگہ نہیں دینی چاہئے۔ اور خاص طور سے مسلک اہلسنت کے مطابق عقائد پر قائم رہیں اور ذہن نشین رہے کہ یہی عقائد تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین اور تمام مسلمانوں کے تھے اور ہمیشہ سے یہی عقائد مسلمانوں میں رائج چلے آرہے ہیں۔ تمام فقہی مذاہب کے علماء فقہاء، محدثین، مدرسین، مفکرین، صوفیاء کرام انہی عقائد کے پیروکار گزرے ہیں جس پر تاریخ شاہد ہے اور اس بات کو جھٹلانا آفتاب صبح تاباں کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ بعض فقہی اور فروعی مسائل میں اختلاف ہوسکتا ہے لیکن ماضی میں، عقائد کے متعلق کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھنے والے صاحبان علم و تحقیق کا کوئی اختلاف نہیں رہا اور تمام کے تمام لوگ عقائد اہلسنت کے پیروکار اور انہی عقائد کے پابند رہے ہیں۔ الحمد لله علی ذالك

---

(۲۶۲)......شرح النووی علی مسلم، جلد:2، صفحہ:126

اٹھائیسویں آفت...... ❀

فاسق کی تعظیم کرنا

فاسق کی تعریف اور اس کے مراتب:

فسق کا لغوی معنی ہے "خروج" یعنی نکلنا۔ اور اصطلاح شرع میں فاسق اس شخص کو کہتے ہیں جو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکل آئے۔ گناہِ کبیرہ فرض کے چھوڑ دینے اور حرام کے ارتکاب کو کہتے ہیں۔

فسق کے تین مراتب ہیں:

تغابی: گناہِ کبیرہ کو برا جانتے ہوئے کبھی کبھی شامت نفس سے گناہ کرے۔

انہماک: گناہِ کبیرہ میں لذت محسوس کرے اور اس کا عادی ہو جائے۔

جحود: گناہ کو صحیح اور بہتر سمجھنے لگے اور اس کو صحیح سمجھ کر کرے۔

جب انسان فسق کے اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے تو گمراہی میں مبتلاء ہو جاتا ہے، اگر وہ گناہ حرام قطعی ہو تو اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو جائے گا ورنہ گمراہی میں تو کوئی شبہ نہیں ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ (۲۶۳)

---

(۲۶۳)......شرح صحیح مسلم للسعیدی، جلد:1، صفحہ:488

فاسق کی مدح وتعریف اور اس کی تعظیم وتوقیر کرنا زبان کی آفات میں سے ایک بڑی آفت ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوجاتا ہے اور اس کا عرش کانپنے لگتا ہے۔(۲۶۴)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی منافق کو محترم نہ کہو کیونکہ اگر تم نے اسے محترم بنادیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کردیا۔(۲۶۵)

اول الذکر حدیث کی شرح کرتے ہوئے، ملاعلی قاری علیہ رحمۃ الباری، علامہ طیبی کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

عرش کا کانپنا، کسی امر عظیم اور بڑی مصیبت کے وقوع سے عبارت ہے۔ کیونکہ فاسق کی تعریف کرنا ایسی بات پر راضی ہونا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب پایا

---

(۲۶۴)......شعب الایمان، جلد:6، صفحہ:511......تاریخ بغداد، جلد:7، صفحہ:298......الکامل لابن عدی، جلد:3، صفحہ:1307......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4859......المغنی عن حمل الاسفار، جلد:4، صفحہ:477

(۲۶۵)......سنن ابی داؤد، جلد:4، صفحہ:295......مسند احمد، جلد:5، صفحہ:436-437......مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:3780......الترغیب والترہیب، جلد:3، صفحہ:579......الاذکار النوویۃ، صفحہ:322

جاتا ہے۔ اور قریب ہے کہ ایسا کرنا (یعنی فاسق کی تعریف اور تعظیم کرنا) کفر ہو کیونکہ اس میں اس بات کو حلال سمجھا جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ اور یہ خطرناک بیماری ہمارے وقت کے کثیر علماء، شعراء اور ریاکار قاریوں میں پائی جاتی ہے۔ (۲۶۶)

یہ حال تو اس دور کے علماء، شعراء اور قاریوں کا ہے، اگر علامہ طیبی اس دور کے جاہل مولویوں، شاعروں اور قاریوں کا حال دیکھ لیتے تو شاید ان کے کفر کا فتویٰ جاری کردیتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امراء کی چاپلوسی کرنے والے ملاؤں اور قاریوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

---

(۲۶۶)......مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد:9، صفحہ:89

انیسویں آفت......❀

بخار یا دیگر بیماریوں کو برا کہنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

ام السائب یا ام المسیب تمہیں کیا ہوا تمہارا جسم کیوں کانپ رہا ہے؟ تو اس خاتون نے کہا: بخار ہوا ہے اللہ اس کو برکت نہ دے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو برا مت کہو یہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔(۲۶۷)

یہ صرف بخار کی حد تک نہیں، بلکہ کوئی بھی بیماری، مصیبت یا پریشانی انسان کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں درجات کی بلندی، نیکیوں میں اضافہ اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

---

(۲۶۷)......صحیح مسلم، جلد:4، صفحہ:1993......الادب المفرد للبخاری، حدیث نمبر:516......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:3، صفحہ:377......الاحکام النبویۃ فی الصناعۃ الطبیۃ للکحال، جلد:1، صفحہ:21...... کنز العمال، حدیث نمبر:6751...... الاذکار النوویۃ، صفحہ:323......سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر:715 ...... طبقات ابن سعد، جلد:8، صفحہ:308......صحیح ابن حبان، جلد:4، صفحہ:259

متعدد احادیث میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی بیماری یا پریشانی کو برا نہ جانا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق مانگی جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مومن کو کوئی بھی مصیبت پہنچے حتیٰ کہ پاؤں میں کانٹا بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو نیکی عطا فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ (۲۶۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی چیز ایسی نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ اس کو غم اور پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔ (۲۶۹)

حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۲۶۸)......صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ، حدیث نمبر:2572......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:56......مجمع الزوائد، جلد:2، صفحہ:301......مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:3، صفحہ:231......الدر المنثور، جلد:2، صفحہ:228......مشکل الآثار، جلد:3، صفحہ:70......کنز العمال، حدیث نمبر:6798......کشف الخفاء، جلد:2، صفحہ:497

(۲۶۹)......مسند احمد، جلد:6، صفحہ:157......مجمع الزوائد، جلد:2، صفحہ:291......اتحاف السادۃ المتقین، جلد:5، صفحہ:315......تفسیر ابن کثیر، جلد:2، صفحہ:372......الدر المنثور، جلد:2، صفحہ:227......کنز العمال، حدیث نمبر:6787

جب علم الٰہی میں بندے کیلئے کوئی مرتبہ کمال مقدر ہوتا ہے اور وہ اپنے عمل کے ذریعے اس مرتبہ کو نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم یا مال یا اولاد پر کوئی مصیبت ڈالتا ہے اور پھر اس بندے کو صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے حتی کہ اُسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو علم الٰہی میں اس کیلئے مقدر ہو چکا ہے۔(۲۷۰)

❁❁❁❁❁❁❁

(۲۷۰)......سنن ابی داؤد، حدیث نمبر:3090......السنن الکبریٰ للبیہقی ،جلد:3، صفحہ:373......مجمع الزوائد ،جلد:2، صفحہ:292...... مشکوٰۃ المصابیح ، حدیث نمبر:1568......فتح الباری شرح صحیح بخاری ،جلد10: ،صفحہ:109......الترغیب والترہیب، جلد:4، صفحہ:283

المصادر والمراجع

القرآن الحکیم   المنزل من الله تعالیٰ

(الف)

(۱)...... الادب المفرد ، الامام محمد بن اسماعیل البخاری ، المکتبة السلفیة

(۲)...... اخبار اصبهان ، الحافظ ابو نعیم احمد بن عبدالله اصبهانی ،مطبوعه اروبا

(۳)......اتحاف السادة المتقین ، علامه سید محمد بن محمد المحسینی الزبیدی المعروف بمرتضی الزبیدی ، مطبوعة التصویر بیروت

(۴)......الاذکار النوویة ، الامام یحییٰ بن شرف النووی الشافعی ، مطبوعه عیسی الحلبی

(۵)...... ارواء الغلیل ، الشخ ناصر الدین البانی ، المکتب الاسلامی

(۶)...... الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة ، علامه علی بن سلطان محمد القاری الحنفی ، موسسة الرسالة

(۷)......احیاء علوم الدین ، الاما م ابو حامد محمد بن

محمد الغزالی ، دار الشعب قاهره و کریاطه فوترا انڈونیشیا

(۸)...... الاحسان فی تقریب ابن حبان ،الامیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی ، موسسة الرسالة

(۹)......الا تحافات السنیةبالاحادیث القدسیة ،الامام المحدث زین الدین عبد الرؤف بن علی الحدادی المناوی ،الکلیات الازهریة

(۱۰)......الاسماء والصفات ، الامام ابو بکر احمد بن حسین البیهقی الشافعی ، الطبعة الاولی

(۱۱)...... الاحکام النبویة فی الصناعة الطبیة ،مطبوعةعیسی الحلبی

(الباء)

(۱۲)...... بحر العلوم المعروف بالتفسیر السمرقندی ، الامام ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی ، دارالکتب العلمیة بیروت

(۱۳)...... البدایة والنهایة ، الحافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر الخطیب بن کثیر البصروی ، دارالفکر بیروت

(التاء)

(۱۴)......تفسیر القرآن العظیم ، الحافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر الخطیب بن کثیر البصروی ، دارالشعب

(۱۵)......الترغیب والترهیب ، الحافظ ابو زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری ، بیت الافکار الدولیة

(۱۶)......الترغیب والترهیب ، الحافظ ابو القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الجوزی الاصبهانی ، دارالحدیث قاهره

(۱۷)......تغلیق التغلیق ، الامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی ، رسالة الدکتورة

(۱۸)......تهذیب تاریخ دمشق ، الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن ابن هبة الله الشافعی المعروف بابن عساکر ، مطبوعه بیروت

(۱۹)...... تطهیر العیبة من دنس الغیبة ، الامام احمد بن حجرالمکی الهیتمی ، مکتبة القرآن ،قاهره

(۲۰)...... تاریخ بغداد ، الامام الحافظ ابو بکراحمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی ، دارالکتب العلمیة بیروت

(۲۱)......التاریخ الکبیر ، الامام محمد بن اسماعیل البخاری ، بیروت

(۲۲)...... التاریخ الصغیر ، الامام محمد بن اسماعیل البخاری ، دارالتراث العربی

(۲۳)......تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر الکلام المنان

المعروف بالتفسير السعدى ، الشيخ عبد الرحمن بن ناصر السعدى

(۲۴)...... تلخيص الحبير ، الامام احمد بن على بن حجر العسقلانى، الفنية المتحدة

(۲۵)...... تلبيس ابليس ، ابو الفرج عبد الرحمن الجوزى

(۲۶)...... التمهيد ، الامام ابو عمر يوسف بن عبد البر الاندلسى المالكى ، مطبوعة المغرب

(۲۷)...... تنزيه الشريعة المرفوعة عن الاخبار الشنيعة الموضوعة ،ابو الحسن على بن محمد بن عراق الكنانى ، مطبوعه القاهره

(الجيم)

(۲۸)...... الجامع الصحيح ، الامام ابو عيسىٰ محمد بن عيسىٰ الترمذى ، مصطفى الحلبى

(۲۹)...... جمع الجوامع المعروف بالجامع الكبير ، الامام الحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطى الشافعى ، مجمع البحوث

(۳۰)...... الجامع لاحكام القرآن ، ابو عبد الله محمد بن احمد بن ابى بكر القرطبى ،دارالكتب المصرية

(۳۱)......جامع البیان فی تاویل آی القرآن ، الامام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری ، دارالفکر بیروت

(۳۲)......جامع بیان العلم وفضله ، الامام ابو عمر یوسف بن عبد البر الاندلسی المالکی ، ادارة الطباعة المنیریة

(۳۳)...... جامع مسانید ابی حنیفة ، الحافظ ابو نعیم احمد بن عبدالله اصبهانی ، الطبعة الاولیٰ

(الحاء)

(۳۴)......حسن السمت فی الصمت ، الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی الشافعی ، الطبعة الاولیٰ

(۳۵)...... حلیة الاولیاء ، الحافظ ابو نعیم احمد بن عبدالله اصبهانی ، دارالکتب العلمیة بیروت

(الدال)

(۳۶)...... الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور ، الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی الشافعی ، دارالفکر بیروت

(۳۷)...... دلائل النبوة ، الامام ابو بکر احمد بن حسین البیهقی الشافعی ، دارالکتب العلمیة بیروت

(الراء)

(۳۸)......الروض المربع بشرح زاد المستقنع ، الشیخ

منصور بن یونس البھوتی،مکتبة الریاض الحدیثة

(۳۹)......روح المعانیٰ فی تفسیر القرآن والسبع المثانی ، العلامه ابو الفضل شھاب الدین السید محمود الآلوسی البغدادی الحنفی ، إدارة الطباعة المنیریة بیروت

(الزاء)

(۴۰)...... زاد المسیر فی علم التفسیر ، الامام ابو الفرج عبد الرحمن الجوزی ، دارالفکر بیروت

(۴۱)...... الزھد ،الامام عبد الله بن مبارك ، بیروت

(السین)

(۴۲)......السنن الدارمی ، الامام الحافظ عبدُ الله بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی ، قدیمی کتب خانه کراچی پاکستان

(۴۳)......السنن لابی داؤد ، الامام الحافظ ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی ، المکتبة العصریة بیروت

(۴۴)......السنن النسائی ، الامام الحافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی ، دارالکتب العربیه

(۴۵)...... السنن لابن ماجه ،الامام ابو عبد الله محمد بن یزیدابن ماجه الربعی القزوینی، عیسی الحلبی

(۴۶)...... السنن الکبریٰ ، الامام ابو بکر احمد بن حسین

البیهقی الشافعی ، دارالکتب العلمیه

(۴۷)......سلسلة الاحادیث الصحیحه ، الشیخ محمد ناصر الدین البانی ، المکتب الاسلامی

(الشین)

(۴۸)...... شرح السنة ، الامام الفقیه الحسین بن مسعود البغوی ، المکتب الاسلامی

(۴۹)......شرح معانی الآثار ، الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة المصری الحنفی ، بیروت

(۵۰)......الشعب الایمان ، الامام ابو بکر احمد بن حسین البیهقی الشافعی ،مکتبۃ الرشد

(۵۱)......شرح صحیح مسلم ، علامه غلام رسول سعیدی ، فرید بك ستال لاهور

(الصآد)

(۵۲)...... الصحیح للبخاری معه الفتح الباری ، الامام محمد بن اسماعیل البخاری ، المکتبة السلفیة

(۵۳)...... الصحیح لمسلم الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری النیشا پوری ، دارالکتب العلمیة

(۵۴)...... الصحیح لابن حبان معه الاحسان ، الامام

الحافظ ابو حاتم محمد بن حبان البستی ، مؤسسة الرسالة
(۵۵)...... صفة النفاق للفریابی ،ابو بکر جعفر بن محمد الحسن الفریابی الکتب الاسلامی
(۵۶)...... صفوة التفاسیر ، الشیخ محمد علی الصابونی ، دارالقرآن الکریم ، بیروت

(الضآد)

(۵۷)......الضعفاء للعقیلی ، ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی بن حماد العقیلی ،دارالکتب العلمیة

(الطاء)

(۵۸)...... الطبقات الکبریٰ ، محمد بن سعد بن منیع الزهری ،مکتبة التحریر

(العین)

(۵۹)...... عون المعبود علی شرح سنن ابی داؤد ، الشیخ ابو عبد الرحمن شرف الحق العظیم آبادی ، دار ابن حزم
(۶۰)...... عمدة القاری شرح صحیح بخاری ، العلامه الامام بدر الدین محمد بن احمد العینی الحنفی ، ادارة الطباعة المنیریة
(۶۱)...... عمل الیوم واللیلة لابن سنی ،الحافظ ابو بکر

احمد بن محمد بن اسحاق دُینوری المعروف بابن السنی ،مطبوعة الهند

(الفاء)

(٦٢)...... فتح الباری شرح صحیح بخاری ، الامام العلامه احمد بن علی بن حجر العسقلانی ، المکتبة السلفیة

(٦٣)...... فتح المجید شرح کتاب التوحید ، عبد الرحمن بن حسن بن محمد بن عبد الوهاب النجدی ، مکتب دارالبیان

(٦٤)......فیض القدیر شرح جامع الصغیر ،الامام المحدث عبد الرؤف المناوی ، دارالمعرفة

(القاف)

(٦٥)...... القاموس المحیط ، العلامه مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی ، دارالفکر

(الکاف)

(٦٦)......کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، العلامه ابو الحسن علاؤ الدین علی المتقی الهندی ، بیت الافکار الدولیة

(٦٧)...... کشف الخفاء ومزیل الالباس ، الامام اسماعیل بن محمد العجلونی ، دار التراث العربی

(٦٨)...... الکامل فی الضعفاء ،الامام الحافظ ابو احمد

عبد الله بن عدی الجرجانی ، دارالفکر بیروت
(۶۹)......کتاب الصمت ، الحافظ عبد الله بن محمد بن عبیدالمعروف با بن ابی الدنیا ، مؤسسة الکتب الاسلامیه
(۷۰)......کتاب السنة ،ابو بکر احمد بن عمرو ضحاك المعروف بابن ابی عاصم ، المکتب الاسلامی
(اللام)
(۷۱)...... اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیه الشیخان ،محمد فواد عبد الباقی ، دار احیاء التراث العربی
(۷۲)...... لسان المیزان ،الامام العلامه احمد بن علی بن حجر العسقلانی، دارلفکر بیروت
(المیم)
(۷۳)...... المسند: الامام احمد بن محمد بن حنبل ، مکتبة المیمنیة ۔
(۷۴)......المسند : الامام الهمام شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی الموصلی ، دارالقبله للثقافة الاسلامیه
(۷۵)...... المستدرك: الامام ابو عبد الله الحاکم نیشا پوری ، بیروت
(۷۶)...... المطالب العالیه ،الامام العلامه احمد بن علی

بن حجر العسقلانی ، دار التراث العربی
(۷۷)...... مجمع الزوائد ، العلامه نو ر الدین علی بن ابی بکر الهیثمی ،مکتبة القدسی
(۷۸)...... مشکل الآثار ،الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة المصری الحنفی ، مجلس دار النظام بالهند
(۷۹)...... المغنی عن حمل الاسفار لعراقی ، الحافظ زین الدین عبد الرحیم بن الحسین العراقی ، عیسیٰ الحلبی
(۸۰)...... المعجم الکبیر ، الامام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی ، طبعة العراق
(۸۱)...... المعجم الصغیر ، الامام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی ، المکتبة السلفیة
(۸۲)...... مکارم الاخلاق للخرائطی ، ابو بکر محمد بن جعفر بن سهل الخرائطی ،المکتبة السلفیة
(۸۳)...... المؤ طا ، الامام الحافظ المحدث مالك بن انس ، دارالفکر بیروت
(۸۴)...... المنهاج فی شرح الصحیح لمسلم ابن الحجاج (شرح النووی علی مسلم) الامام یحییٰ بن شرف النووی الشافعی ، الطبعة المصریة ازهر

(۸۵)...... المصنف: الامام ابو بکرعبد اللہ بن محمد بن ابراهیم ابو شیبة العبسی ، دار الفکر بیروت

(۸۶)...... المصنف: الامام الهمام ابو بکر عبد الرزاق بن الهمام الصنعانی ، المکتب الاسلامی

(۸۷)...... موارد الظمآن ، العلامه نو ر الدین علی بن ابی بکر الهیثمی ، المکتبة السلفیة

(۸۸)...... المنتقی : الامام ابو محمد عبد اللہ بن علی بن الجارود النیشابوری ، الطبعة الاولی

(۸۹)......منهاج الجدل فی القرآن

(۹۰)......المصباح المنیر معجم عربی ، العالم العلامه احمد بن محمد بن علی المقری ، مکتبه لبنان ناشرون

(۹۱)...... منحة المعبود للساعاتی ، ادارة الطباعة المنیریة

(۹۲)...... مختصر زوائد مسند البزار ، شهاب الدین ابو الفضل ابن حجر العسقلانی ، مؤسسة الکتب الثقافیة

(۹۳)......المسند: الامام سلیمان بن داؤد بن الجارود ، مرکز البحوث والدراسات العربیة والاسلامیة بدار هجر

(۹۴)...... المرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح ، الامام العلامه علی بن سلطان محمد القاری الحنفی ، دار الکتب العلمیة

بیروت

(۹۵)...... مسند ابی حنیفہ ، الامام الاعظم الفقیہ الافخ
نعمان بن ثابت المعروف بابی حنیفہ ، الطبعۃ الاولیٰ

(۹۶)...... المسند الفردوس ، ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار
بن شیرویہ الدیلمی الھمدانی ، دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۹۷)...... المسند للحمیدی: الامام ابو بکر عبد اللہ بن
الزبیر بن عیسیٰ الحمیدی ، بیروت

(۹۸)......میزان الاعتدال ، ابو عبد اللہ محمد بن احمدبن
عثمان الذھبی ، عیسٰی الحلبی

(النون)

(۹۹)...... نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ ، الامام البارع
العلامہ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف الزیلعی
الحنفی ، المکتبۃ الاسلامیۃ

☆☆☆☆☆☆